روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY
MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:09
طلوع آفتاب	06:24
زوال آفتاب	12:39
غروب آفتاب	06:54

آج کی حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''سبیل'' کیا ہے؟ (یعنی قرآن میں حج کے سلسلے میں جو یہ فرمایا گیا کہ مَنِ اسْتَطَاعَ سَبِيلًا (اللہ کی خوشنودی کے لئے لوگوں پر کعبہ کا حج ضروری ہے اور یہ اس شخص پر ہے جو وہاں تک جاسکے'' (تو اس آیت میں سبیل سے کیا مراد ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زادِراہ اور سواری'' (مشکوٰۃ)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 103, Monday- 13 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۰۳ ۞ پیر، ۱۳؍اپریل ،۲۰۲۶، ۲۴؍شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

معروف گلوکارہ آشا بھوسلے نے ۹۳؍سال کی عمر میں دنیا کو کہا الوداع

۸؍ستمبر ۱۹۳۳ء کو آشا بھوسلے کی پیدائش موسیقی سے وابستہ ایک خاندان میں ہوئی۔ ان کے والد پنڈت دینا ناتھ منگیشکر ایک اداکار اور کلاسیکی گلوکار تھے۔ آشا بھوسلے معروف گلوکارہ لتا منگیشکر کی چھوٹی بہن تھیں۔

معروف گلوکارہ آشا بھوسلے اب ہمارے درمیان نہیں رہیں۔ 92 سال کی عمر میں انہوں نے اس دنیا کو الوداع کہہ دیا ہے۔ تقریباً 7 دہائیوں تک فلمی دنیا میں اپنی سریلی آواز کا جادو چلانے والی گلوکارہ کو ہفتہ (11 اپریل) کو طبیعت خراب ہونے کے باعث اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال کے ایمرجنسی میڈیکل سروسز یونٹ میں ان کا علاج چل رہا تھا۔ پوری دنیا میں موجود ان کے مداح دعائیں کر رہے تھے، مگر اتوار کے روز گلوکارہ نے دنیا کو الوداع کہہ دیا۔ ان کے بیٹے آنند بھوسلے نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے موت کی خبر کی تصدیق کی۔ واضح رہے کہ ہفتہ کو آشا بھوسلے کی طبیعت بگڑنے کی خبر آئی تھی۔ گلوکارہ کی پوتی زنائی بھوسلے نے 'انسٹاگرام' پوسٹ کے ذریعے ان کی صحت کے بارے میں بتاتے ہوئے لکھا تھا کہ ''شدید تھکن اور سینے میں انفیکشن کی وجہ سے انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری پرائیویسی کا احترام کریں۔ ان کا علاج چل رہا ہے اور امید ہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا''۔ گلوکارہ کی طبیعت خراب ہونے کے بعد اسپتال کے باہر مداحوں کی بھیڑ جمع ہونے لگی تھی، ساتھ ہی آشا بھوسلے کی رہائش گاہ کے باہر بھی ان کے چاہنے والے اکٹھے ہونے لگے تھے۔ سب کو امید تھی کہ گلوکارہ صحت یاب ہو کر لوٹیں گی، مگر مداحوں کی یہ امید ٹوٹ گئی۔ آشا بھوسلے کی آخری رسومات پیر (13 اپریل) کو ادا کی جائیں گی۔ گلوکارہ کے جسد خاکی کو صبح 11 بجے لوئر پرل میں واقع ان کی رہائش گاہ پر آخری دیدار کے لیے رکھا جائے گا۔ شام 4 بجے دادر کے شیواجی پارک میں ان کی آخری رسومات ادا کی جائیں گی۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں ان کی بہن لتا منگیشکر کی بھی آخری رسومات ادا کی گئی تھیں۔ قابل ذکر ہے کہ 8 ستمبر 1933 کو آشا بھوسلے کی پیدائش موسیقی سے وابستہ ایک خاندان میں ہوئی۔ ان کے والد پنڈت دینا ناتھ منگیشکر ایک اداکار اور کلاسیکی گلوکار تھے۔ آشا بھوسلے معروف گلوکارہ لتا منگیشکر کی چھوٹی بہن تھیں۔ جب آشا بھوسلے محض 9 سال کی تھیں، تبھی ان کے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ان کا خاندان پونے سے کولہاپور اور بعد میں ممبئی آ گیا۔ بڑی بہن لتا منگیشکر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہ بھی موسیقی کی دنیا میں آ گئیں۔ آشا بھوسلے نے پہلا گانا مراٹھی فلم 'ماجھا بال' (1943) میں 'چلا چلا نو والا' گایا تھا، جبکہ بالی ووڈ میں ان کا پہلا گانا فلم 'چنریا' (1948) میں 'ساون آیا' تھا۔ یہاں سے شروع ہونے والا موسیقی اور گیتوں کا سفر 5 دہائیوں سے زیادہ عرصے تک جاری رہا اور دیکھتے ہی دیکھتے آشا بھوسلے ہندوستانی موسیقی کی عظیم شخصیات میں شامل ہو گئیں۔ جنوبی ہندوستانی زبانوں میں بھی آشا بھوسلے کا جادو سر چڑھ کر بولا۔ تمل میں ''ویتیلا ویتیلا'' اور ''نی پارتھا پاروائی'' جیسے گیتوں کے ذریعے انہوں نے اپنی پہچان بنائی۔ اسی طرح تیلگو اور ملیالم میں بھی انہوں نے متعدد فلموں کے لیے گیت گائے اور اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ان کی آواز ہر زبان میں اس قدر فطری لگتی تھی کہ سننے والا یہ محسوس ہی نہیں کرتا تھا کہ وہ اس زبان کی اصل گلوکارہ نہیں ہیں۔ آشا بھوسلے کے کچھ مقبول بھوجپوری گیت بھی رہے، جن میں ''مورے ہوتھوا سے نتھنیا''، ''گورکی پتر کی رے'' اور ''راجا توری بگیا سے'' شامل ہیں، جنہوں نے علاقائی موسیقی میں بھی انہیں نمایاں مقام دیا۔ اردو اور غزل کے میدان میں بھی ان کا کردار بے حد اہم رہا۔ ''دل چیز کیا ہے۔

بنگال میں انتخابی مہم کے دوران ۴۳؍ٹی ایم سی رہنماؤں کو این آئی اے کا نوٹس، ۱۷؍اپریل کو دہلی طلب

مرکزی جانچ ایجنسی نے نندی گرام کو آپریٹو انتخابات کے دوران بمباری اور تشدد کے معاملے میں ٹی ایم سی کے لیڈروں کو نوٹس جاری کر کے 17 اپریل کو دہلی واقع ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں حاضر ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ مغربی بنگال میں اسمبلی انتخابات کے لیے ووٹنگ سے عین قبل قومی تفتیشی ایجنسی (این آئی اے) نے حکمراں پارٹی کے دو درجن سے زائد رہنماؤں کو نوٹس جاری کر کے دہلی طلب کر لیا ہے۔

ایسے وقت میں جب تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈر انتخابی مہم میں مصروف ہیں، جانچ ایجنسی کی تازہ کارروائی کی وجہ سے ریاست کے سیاسی درجہ حرارت میں شدت آ گئی ہے۔ خبروں کے مطابق ڈیڑھ سال پرانے نندی گرام تشدد معاملے میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رہنماؤں کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق این آئی اے نے نوٹس جاری کر کے ٹی ایم سی کے 43 لیڈروں کو طلب کیا ہے اور انہیں 17 اپریل کو دہلی میں جانچ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں حاضر ہونے کے لیے کہا ہے۔ یہ مقدمہ تقریباً ڈیڑھ سال قبل ہونے والے تشدد اور بمباری سے متعلق ہے۔ دسمبر 2024 میں نندی گرام کو آپریٹو انتخابات کے دوران ہوئے بڑے پیمانے پر تشدد کی تحقیقات کر رہی ہے۔ نندی گرام بلاک 1 کے کنچن نگر دیدار الدین ودیا بھون پولنگ اسٹیشن پر بی جے پی اور ٹی ایم سی کے حامیوں کے درمیان ہوا تنازع بمباری میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اس معاملے میں 43 لوگوں کے خلاف شکایت درج کی گئی تھی جس کی جانچ اب این آئی اے کو سونپی گئی ہے۔ تملوک تنظیمی ضلع کے سربراہ ٹی ایم سی لیڈر شیخ سفیان، ابو طاہر اور شنکو نائک سمیت کئی بااثر مقامی رہنما اس فہرست میں شامل ہیں۔ انتخابی موسم کے درمیان این آئی اے کی تازہ کارروائی نے مغربی بنگال کی سیاست میں ہلچل مچا دی ہے۔ جوں جوں اسمبلی انتخابات قریب آ رہے ہیں، بیان بازی تیز ہو گئی ہے۔ تملوک ضلع ٹی ایم سی کے صدر سوجیت رائے نے نوٹس پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ این آئی اے کے نوٹس کا مطالعہ کیا جا رہا ہے اور اس کے بعد پارٹی مناسب جواب جاری کرے گی۔

خواتین ریزرویشن بل: 'یہ ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی ہے'

انتخاب کے درمیان خصوصی اجلاس بلائے جانے پر جے رام رمیش کا ردعمل

پی ایم مودی کے خط کے جواب میں کھڑگے نے مرکزی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ وہ خواتین کو بااختیار بنانے کے بجائے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کے لیے خواتین ریزرویشن بل کے نفاذ میں جلد بازی کر رہی ہے۔ راجیہ سبھا رکن اور کانگریس کے جنرل سکریٹری (مواصلات) جے رام رمیش نے 'ناری شکتی وندن ادھینیم' پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کے خط کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ''انتخابات کے درمیان خصوصی اجلاس بلایا جانا ضابطہ اخلاق کی واضح خلاف ورزی ہے۔'' جے رام رمیش نے اتوار (12 اپریل) کو نریندر مودی کے نام پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے کا لکھا ہوا خط سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کیا۔ جے رام رمیش نے 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ ''کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم کو خط لکھ کر پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس بلائے جانے پر اپنی بات رکھی ہے۔ یہ اجلاس آئندہ ہفتہ تمل ناڈو اور مغربی بنگال میں جاری انتخابی مہم کے دوران بلایا جا رہا ہے جو کہ 'مثالی ضابطہ اخلاق' کی صریح خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے (کھڑگے نے) اپوزیشن کے اس مطالبے کو دوہرایا ہے کہ کل جماعتی اجلاس 29 اپریل کے بعد ہی کسی بھی وقت بلایا جائے۔'' دراصل خواتین ریزرویشن (ترمیمی) بل پر غور و خوض کرنے اور اسے منظور کرنے کے لیے ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے ہفتہ (11 اپریل) کو لوک سبھا اور راجیہ سبھا، دونوں ایوانوں میں تمام پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈران کو خط لکھ کر 'ناری شکتی وندن ادھینیم' کو اتفاق رائے سے منظور کرانے کے لیے حمایت مانگی ہے، تاکہ 2029 کے انتخابات سے قبل خواتین ریزرویشن کے نفاذ کو یقینی بنایا جا سکے۔ حالانکہ کانگریس نے خصوصی اجلاس بلانے سے قبل حد بندی کے متعلق کل جماعتی اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ یہ سب 29 اپریل کے بعد کیا جائے، جب تمل ناڈو اور مغربی بنگال میں اسمبلی انتخابات کے لیے جاری انتخابی مہم ختم ہو جائے گی۔ وزیر اعظم مودی کے خط کے جواب میں ملکارجن کھڑگے نے مرکزی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ وہ خواتین کو بااختیار بنانے کے بجائے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کے لیے خواتین ریزرویشن (ترمیمی) بل کے نفاذ میں جلد بازی کر رہی ہے۔ کانگریس صدر نے مزید لکھا کہ ''خصوصی اجلاس اپوزیشن کو اعتماد میں لائے بغیر بلایا گیا ہے۔

ہم امریکہ کی وعدہ خلافی کی عادت کو نہیں بھولے

بے نتیجہ امن مذاکرات کے بعد ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان کا بیان

ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ 'ایران اپنے ملکی مفادات کو محفوظ بنانے اور ملک کی فلاح و بہبود کے تحفظ کے لیے سفارت کاری سمیت تمام طریقہ کار استعمال کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے۔' ایران نے امریکہ کے ساتھ جاری بات چیت کے درمیان سخت موقف اختیار کیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ ملک امریکہ کی ماضی کی وعدہ خلافیوں کو نہ بھولا ہے اور نہ بھولے گا۔ اس سے اسلام آباد میں بات چیت جاری رہنے کے باوجود گہرے عدم اعتماد کا پتہ چلتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی نے بھی ایک راؤنڈ کی بات چیت میں نتیجے کی امید نہیں کی تھی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک تفصیلی پوسٹ میں اسماعیل بقائی نے کہا کہ ''ہمارے لیے سفارت کاری ایرانی سرزمین کے محافظوں کے مقدس جہاد کو جاری رکھنا ہے۔ ہم امریکہ کی وعدہ خلافیوں اور غلط کاموں کے تجربات کو نہ بھولے ہیں اور نہ ہی بھولیں گے۔ بالکل اسی طرح جیسے ہم دوسری اور تیسری مسلط کردہ جنگوں کے دوران ان کے اور صیہونی حکومت کی طرف سے کیے گئے سنگین جرائم کو معاف نہیں کریں گے۔' حالانکہ ایران مذاکرات کے آغاز سے قبل بھی یہ دوہراتا رہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ اعتماد کی کمی ہے۔ اسماعیل بقائی نے مزید لکھا کہ ''آج اسلام آباد میں ایران کے وفد کے لیے ایک مصروف اور طویل دن تھا۔ ہفتے کی صبح سے پاکستان کی اچھی کوششوں اور ثالثی سے شروع ہونے والی گہری بات چیت اب تک بغیر کسی رکاوٹ کے جاری ہے اور دونوں فریق کے درمیان کئی پیغامات اور متن کا تبادلہ ہوا ہے۔'' ایرانی وفد کے پختہ ارادے پر زور دیتے ہوئے بقائی نے کہا کہ ''ایرانی مذاکرات کار ایران کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لیے اپنی پوری قابلیت، تجربے اور معلومات کا استعمال کر رہے ہیں۔ ہمارے بزرگوں، عزیزوں اور ہم وطنوں کے بھاری نقصان نے ایرانی قوم کے مفادات اور حقوق کو آگے بڑھانے کے ہمارے ارادے کو پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط کر دیا ہے۔

سائبر جعلسازوں نے ایم بی بی ایس طالبہ سمیت ۳؍خواتین کو بنایا نشانہ، 'ڈیجیٹل اریسٹ' کر لوٹ لیے لاکھوں روپے

جعلسازوں نے تینوں خواتین کو اس حد تک خوفزدہ کر دیا تھا کہ وہ پوری طرح ان کے اشاروں پر چلنے کے لیے مجبور ہو گئی تھیں۔ شدید دباؤ اور پریشانی کے باوجود متاثرین نے اس سلسلے میں کسی سے رابطہ تک نہیں کیا۔ ملک میں بڑھتے ہوئے سائبر فراڈ پر شکنجہ کسنے اور شہریوں کے مالی لین دین کو محفوظ بنانے کے لیے حکومت کی جانب سے کئے جا رہے دعوؤں کے درمیان قومی راجدھانی سے ملحق نوئیڈا کے سیکٹر 74 میں واقع سپرٹیک کیپ ٹاؤن سوسائٹی سے سائبر فراڈ کا ایک چونکا دینے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ سائبر جعلسازوں نے 'ڈیجیٹل اریسٹ' کی حرکت کر کے 2 بزرگ خواتین اور ایک ایم بی بی ایس طالبہ کو 6 دن تک اپنے جال میں پھنسا کر رکھا اور پھر اس دوران ان کے لاکھوں روپے ہڑپ کر لیے۔ اس واردات سے متاثرین اس قدر خوفزدہ ہوئے کہ انہوں نے کسی سے رابطہ تک نہیں کیا۔ اطلاعات کے مطابق جعلسازوں نے سرکاری ایجنسیوں اور پولیس افسران کا روپ دھار کر خواتین کو فون کالز کے ذریعے ڈرایا دھمکایا۔ انہیں کہا گیا کہ ان کے خلاف سنگین مقدمہ درج ہے اور انہیں ڈیجیٹل گرفتاری میں رکھا گیا ہے۔ اس کے بعد فون اور ویڈیو کالز کے ذریعے ان پر مسلسل نظر رکھی گئی جس سے وہ شدید ذہنی تناؤ کا شکار ہو گئے۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب سوسائٹی میں پڑوسیوں نے دیکھا کہ خواتین کئی دنوں سے اپنے فلیٹ سے باہر نہیں نکلی ہیں۔ اس پر انہیں شک ہوا اور فوراً سوسائٹی کے اے او اے کو اطلاع دی۔ اے او اے کی ٹیم سیکورٹی عملے کے ساتھ فلیٹ پر پہنچی۔ دروازہ کافی دیر تک نہیں کھلا۔ کافی دیر بعد جب کسی طرح دروازہ کھولا گیا تو اندر کا منظر دیکھ کر سبھی حیران رہ گئے۔ خواتین انتہائی خوف کی کیفیت میں تھیں۔ اس معاملے کا سب سے چونکا دینے والا پہلو یہ رہا کہ ایک ایم بی بی ایس کی طالبہ بھی سائبر فراڈ کرنے والوں کے کنٹرول میں تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ طالبہ پریکٹیکل کے لیے کالج جاتی تھی لیکن جعلساز اس کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ جب طالبہ کالج گئی تو اس کی ماں کو کار بٹھا کر فون پر ڈیجیٹل گرفتاری میں رکھا جاتا تھا۔

کھاپ پنچایت کے فرمان پر ہائی کورٹ سخت

حقہ پانی بند' جیسے احکامات کو بتایا بنیادی حقوق کی خلاف ورزی

معاملے میں عدالت نے پولیس کو ہدایت کی کہ وہ سماجی بائیکاٹ کے تمام کیسیز کی تحقیقات کے لیے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سطح کے افسر کی تقرری کی جائے اور ہر معاملے کی جانچ 90 دنوں کے اندر مکمل کی جائے۔ راجستھان ہائی کورٹ نے کھاپ اور ذات پنچائتوں کے جاری کئے جانے والے فرمانوں کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے سخت ریمارکس دیے ہیں۔ عدالت نے کہا کہ ایسے فرمان نہ صرف لوگوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں بلکہ قانون کی حکمرانی کو بھی کمزور کرتے ہیں۔ عدالت نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ سماجی بائیکاٹ جیسے واقعات سے نمٹنے کے لیے ایک ٹھوس اور واضح پالیسی اختیار کرے۔ ہائی کورٹ کے جج جسٹس فرزند علی کی سنگل بنچ نے 11 درخواستوں پر سماعت کرتے ہوئے یہ فیصلہ سنایا۔ ان درخواستوں میں کئی اضلاع میں سماجی بائیکاٹ اور جبر کے معاملات اٹھائے گئے تھے جن میں سروہی، باڑمیر، ناگور، بلوترا، جالور اور جودھپور شامل ہیں۔ درخواست گزاروں نے عدالت کو بتایا کہ شکایات کے باوجود انتظامیہ اکثر ایسے معاملات میں ٹھوس کارروائی کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ کھاپ اور ذات پنچایتیں بغیر کسی قانونی اختیار کے متوازی انصاف کا نظام چلا رہی ہیں۔ یہ گروپ 'حقہ پانی بند' جیسے فرمان جاری کر کے لوگوں اور ان کے خاندانوں کو سماج سے الگ کر دیتے ہیں جو شخصی وقار اور آزادی کی براہ راست خلاف ورزی ہے۔ عدالت نے یہ بھی تسلیم کیا کہ کئی معاملات میں لوگوں کو اپنی پسند کی شادی کرنے یا روایات کے خلاف بات کرنے پر سزا دی گئی۔ کچھ خاندانوں پر بھاری جرمانہ لگایا گیا اور انہیں سماجی طور پر الگ تھلگ کر دیا گیا۔ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ ایک اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر (ایس او پی) کے ساتھ پالیسی بنائے تا کہ ایسے معاملات سے مؤثر طریقے سے نپٹا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی۔ عدالت نے کہا کہ ان رہنما خطوط کو تمام اضلاع میں یکساں طور پر نافذ کیا جائے اور لوگوں کو اس سے آگاہ کیا جائے۔

مختصر مگر اہم خبریں

اسرو کی کامیابی کیلئے یادگاری ڈاک ٹکٹوں کی نقاب کشائی

نئی دہلی: خلائی تحقیق میں ہندوستان کی کامیابیوں کے ایک اہم جشن میں، محکمہ ڈاک نے اتوار کو دو مخصوص یادگاری ڈاک ٹکٹوں کی نقاب کشائی کی۔ یہ ڈاک ٹکٹ اس کے اہم سیٹلائٹ آریہ بھاٹ سے لے کر گگنیان جیسے آنے والے مشن تک ہندوستان کی پیشرفت کو نمایاں کرتے ہیں۔ اس تقریب میں اسرو کے چیئرمین ڈاکٹر وی نارائنن اور گروپ کیپٹن شو بھانشو شکلا نے شرکت کی، جنہیں بین الاقوامی خلائی اسٹیشن تک پہنچنے والے پہلے ہندوستانی خلاباز ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یادگاری شیٹس کے ساتھ دکھائے گئے ڈاک ٹکٹ، ہندوستان کے بڑھتے ہوئے ٹیکنالوجی کے شعبے اور انسانی خلائی پرواز اور خلائی اسٹیشن کے قیام میں مستقبل کے اہداف کے لیے ایک ثبوت کے طور پر کھڑے ہیں۔ یہ اشیاء ہندوستان کے سائنسی ارتقاء کے جوہر پر قبضہ کرتی ہیں اور 2035 تک ایک خلائی اسٹیشن، بھارتیہ انترکشا، تیار کرنے کے ملک کے عزائم کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے، کیپٹن شکلا نے نوجوان سائنس دانوں میں تحریک پیدا کی، اور زور دیا کہ آسمان کبھی بھی حد نہیں ہوتا۔ دریں اثنا، اسرو کے چیئرمین نارائنن نے آنے والی کوششوں پر زور دیا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سیٹلائٹس کی تعمیر معمول بن گئی ہے، لانچ کی صلاحیتوں کو آگے بڑھانا ایک ترجیح بنی ہوئی ہے۔ پروگرام، وزیر اعظم نریندر مودی کی حمایت سے خوش ہوا، خلابازوں کی حفاظت پر گہری توجہ کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

جموں و کشمیر کے ڈوڈہ میں لرز اٹھی زمین
4.6 شدت کا زلزلہ، لوگوں میں خوف وہراس

ڈوڈہ میں زلزلے کے جھٹکے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس سے قبل یکم مارچ 2026 کو یہاں 2.4 شدت کا زلزلہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس وقت کسی بڑے نقصان کی اطلاع نہیں ملی لیکن لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ جموں و کشمیر کے ڈوڈا علاقے میں اتوار کی صبح جب لوگ گہری نیند میں تھے، زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ ریختر اسکیل پر شدت 6.4 ریکارڈ کی گئی ہے۔ نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی کے مطابق زلزلہ صبح 4 بج کر 32 منٹ پر آیا۔ یہ اطمینان کی بات رہی کہ ابھی تک جان و مال کے نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ زلزلے کے بعد مقامی انتظامیہ کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ پولیس اور امدادی ٹیمیں صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ گھبرائیں نہیں بلکہ چوکس رہیں اور کسی بھی ہنگامی صورتحال کی فوری اطلاع دیں۔ معلوم ہو کہ کچھ دن پہلے دہلی-این سی آر سمیت ملک کے مختلف حصوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے تھے۔ ڈوڈہ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس سے قبل یکم مارچ 2026 کو یہاں 2.4 شدت کا زلزلہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس وقت کسی بڑے نقصان کی اطلاع نہیں ملی لیکن لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ غور طلب ہے کہ ہفتہ (11 اپریل) کو مہاراشٹر کے مراٹھواڑہ علاقے کے ہنگولی ضلع کے کچھ حصوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے تھے۔ ریختر اسکیل پر زلزلے کی شدت 7.4 ریکارڈ کی گئی تھی۔ ناندیڑ اور پربھنی کے پڑوسی اضلاع میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے تھے۔ ہنگولی کے ضلع مجسٹریٹ راہل گپتا نے بتایا کہ زلزلے کے جھٹکے پانگرا شندے گاؤں کے کچھ حصوں میں محسوس کیے گئے۔ یہاں کچھ گھروں اور کمیونٹی سینٹرز کی دیواروں میں دراڑیں دیکھی گئیں۔ تاہم جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ وہیں ناندیڑ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا کہ زلزلے کی شدت 7.4 تھی۔ انہوں نے نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی کی ایک ریڈنگ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہفتہ کی صبح 45:8 پر زلزلہ ریکارڈ کیا گیا۔ زلزلے کا مرکز ہنگولی ضلع کی تحصیل وسمت کے شیرلی گاؤں میں زمین سے تقریباً 10 کلومیٹر کی گہرائی میں تھا۔

ارکان پارلیمنٹ کا ہندوستانی تاریخ میں مسلمانوں کو نظر انداز کرنے پر اظہار افسوس

ارکانِ پارلیمنٹ نے ہندوستانی تاریخ میں مسلمانوں کو نظر انداز کئے جانے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے، صرف تنازعات پر مبنی کہانیاں پیش کرنے سے خبردار کیا ہے،

ارکانِ پارلیمنٹ نے ہندوستانی تاریخ میں مسلمانوں کو نظر انداز کئے جانے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے، صرف تنازعات پر مبنی کہانیاں پیش کرنے سے خبردار کیا ہے، انڈین ہسٹری فورم کے زیر اہتمام سیمینار ''ہندوستان کی تاریخ، معاشرے اور تہذیب میں مسلمانوں کی شراکت کا از سرِنو جائزہ'' میں مقررین نے ہندوستان کی ملی جلی ثقافت (Syncretic culture) پر زور دیا۔ ارکانِ پارلیمان اور مفکرین نے سینچ کو ہندوستان کی پیچیدہ تاریخ کو صرف تنازعات کے تناظر میں پیش کرنے کی کوششوں پر افسوس کا اظہار کیا اور ان کوششوں کو فروغ دینے کی وکالت کی جو یہ ظاہر کریں کہ ملک کا ماضی ثقافتوں کے سنگم سے کس طرح مالا مال ہوا ہے۔ انڈین ہسٹری فورم کے زیر اہتمام سیمینار ''ہندوستان کی تاریخ، معاشرے اور تہذیب میں مسلمانوں کی شراکت کا از سرِنو جائزہ'' میں مقررین نے ہندوستان کی ملی جلی ثقافت پر زور دیا، جسے میڈیا نمایاں کرنے میں ناکام رہا ہے۔ مقررین میں کانگریس کے لوک سبھا رکن ششی تھرور، آر جے ڈی کے راجیہ سبھا رکن منوج جھا، سابق آزاد راجیہ سبھا رکن محمد ادیب، مصنف اشوک کمار پانڈے اور سید سعادت اللہ حسینی اور شاداب موسیٰ شامل تھے۔ موسیٰ نے کہا کہ آج کی تاریخ کی نصابی کتابوں میں اکثر غلط اور غلط تشریح شدہ معلومات دی جاتی ہیں۔ نیز ہندوستان کے عجائب گھر بھی آزادی کی جدوجہد میں مسلمانوں کی شراکت کو مناسب طور پر پیش نہیں کرتے۔ قرونِ وسطیٰ کا دور آج سب سے زیادہ متنازعہ باب ہے۔ این سی ای آر ٹی کی کلاس ہشتم کی معاشرتی علوم کی نصابی کتاب ''ایکسپلورنگ سوسائٹی: انڈیا اینڈ بیونڈ'' میں قرونِ وسطیٰ کے ہندوستان پر باب جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کو حملہ آوروں کے طور پر پیش کرتا ہے جو اپنا مذہب پھیلانے آئے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے غیر مسلموں پر امتیازی جزیہ ٹیکس لگایا، اس طرح مذہب تبدیل کرنے کی ترغیب دی، اور اس دور میں مذہبی عدم رواداری کی بہت سی مثالیں دیکھنے کو ملیں۔ جبکہ کانگریس رکن پارلیمان ششی تھرور نے کہا کہ ہندوستان میں کبھی ایک یکسان ثقافت نہیں رہی، اور ملک کا ارتقاء ثقافتی تعاملات سے نشان زدہ تھا۔ تعمیرات ترکیب کی مثالیں ہیں۔ قطب مینار، ہمایوں کا مقبرہ، تاج محل اس تہذیب کے شواہد ہیں جو اپنے آپ میں مثال ہیں۔ ہندوستان کے ماضی کو ایک ہی بیانیے میں ڈھالنے کی کوئی بھی کوشش ناکام ہوگی۔'' بعد ازاں تھرور نے کہا کہ ہندوستان کی تاریخ کو تنازعات کے ذریعے دیکھنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''تاریخ نویسی یعنی یہ مطالعہ کہ تاریخ کیسے لکھی اور تشریح کی جاتی ہے، ماضی کو سمجھنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ پورے ماضی کو تنازعہ کے ذریعے دیکھنا اصل تاریخ سے محروم رہنا ہے۔ تہذیب کی پیچیدگی کو الگ تھلگ واقعات تک محدود کر دیا جاتا ہے۔ منتخب تشریح ایک رواج بن چکی ہے۔ تاہم جب تاریخ کو منتخب طور پر پیش کیا جائے تو نقطہ نظر میں تنگی آ جاتی ہے۔' جبکہ جھا نے کہا کہ ملک کا ساجھا ڈھانچہ حالیہ برسوں میں بگڑ گیا ہے، اور اسے ٹھیک ہونے میں کافی زیادہ وقت لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج کا معاشرہ مہاتما گاندھی اور جواہر لال نہرو جیسے لوگ پیدا کرنے کا سے قاصر ہے۔

یوسی سی وقت کی ضرورت ہے

ممتا کو خوشامد کی سیاست ترک کرنی چاہئے : شائنا این سی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) شیوسینا کی لیڈر شائنا این سی نے مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پر سخت حملہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ وہ یکساں سول کوڈ (یوسی سی) کے بارے میں جھوٹی داستانیں پھیلانا بند کریں۔ ممبئی میں آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے شیوسینا لیڈر شائنا این سی نے کہا،" یکساں سول کوڈ وقت کی ضرورت ہے۔ آپ ووٹ بینک کی سیاست کیوں کھیل رہے ہیں اور سیوڈو سیکولرازم کا کھیل کھیل رہے ہیں؟ ہم ایک یکساں سول کوڈ لانا چاہتے ہیں تا کہ تمام شہریوں کو یکساں انصاف ملے اور کوئی خوشامد نہ ہو۔" ناری شکتی وندن ایکٹ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس ملک کی خواتین کو اس تاریخی قدم کے لیے 27 سال انتظار کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے اس سلسلے میں واضح سیاسی ارادہ ظاہر کیا ہے۔ شائنا این سی نے کہا کہ یہ بل خواتین کو صنفی مساوات کو یقینی بنا کر تاریخ رقم کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ شیوسینا کے رہنما نے پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان امریکہ اور ایران کے درمیان محض کٹھ پتلی کا کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ شیوسینا کی لیڈر شائنا این سی نے کہا کہ پاکستان کو پہلے اپنے ملک میں پنپنے والے دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے، جنہیں وہاں محفوظ پناہ گاہیں مل رہی ہیں، اس سے پہلے کہ وہ بین الاقوامی معاملات میں ثالثی کرنے پر غور کرے۔ نوآبادیاتی ذہنیت پر سوال اٹھاتے ہوئے، شائنا این سی نے پوچھا کہ ہم اب بھی نوآبادیاتی ذہنیت کے ساتھ کیوں جی رہے ہیں۔ شہروں کے نام تبدیل کرنے کا اقدام خوش آئند ہے۔ شہروں کا نام چھترپتی شیواجی مہاراج اور اہلیہ بائی ہولکر جیسی عظیم شخصیات کے نام پر رکھنا ایک مثبت سمت ہے۔ مہاراشٹر میں، اورنگ آباد کا نام بدل کر سمبھاجی نگر اور احمد نگر کا نام بدل کر اہلیہ نگر کرنا اس سمت میں خوش آئند قدم ہے۔ اتر پردیش میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ بھی اسی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ خواتین ریزرویشن بل پر کانگریس کی میٹنگ پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی جس نے ''ناری شکتی وندن'' اور خواتین ریزرویشن بل کو سب سے زیادہ عرصہ تک روک رکھا تھا، اب وہ جھوٹے بہانے بنا رہی ہے۔ 27 سال گزرنے کے بعد بھی پارلیمنٹ میں خواتین کی نمائندگی محض 13-14 فیصد ہے۔ ناری شکتی وندن ایکٹ کے تحت خواتین کے لیے 181 نشستیں مختص کی جائیں گی۔ اگر کانگریس واقعی ترقی پسند ہے تو اسے خواتین کی حمایت میں کھڑا ہونا چاہیے، جو ہندوستان کی 50 فیصد آبادی پر مشتمل ہیں۔ پی ایم مودی کے دراندازی کے بیان کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ وہ جماعتیں جو دراندازوں کو پناہ دے رہی ہیں اور بنگلہ دیش سے غیر قانونی تارکین وطن کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں، انہیں سمجھنا چاہئے کہ مودی حکومت اور این ڈی اے ہندوستانی شہریوں کے مفادات کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ووٹ بینک کی سیاست کی خاطر دراندازوں کی حفاظت نہیں کریں گے، جو ہندوستان کی سلامتی اور استحکام کو خطرہ ہیں۔

روپالی چاکن کر سے سونیترا اپوار کو خطرہ؟ بیڑ سے ایس آئی ٹی کو خط

وزیر اعلیٰ نے تحقیقات کی اور سونیترا اپوار کو سیکوریٹی فراہم کرنے کی یقین دھانی کروائی، انجلی دمانیا کی حکومت پر تنقید

اشوک کھرات کے معاملے میں ایک سنسنی خیز موڑ آیا ہے۔ بیڑ سے کسی شخص نے اس معاملے کی جانچ کر رہی ایس آئی ٹی کے نام ایک خط بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سونیترا اپوار کی جان کو خطرہ لاحق ہے اور جن لوگوں سے انہیں خطرہ ہوسکتا ہے ان میں اشوک کھرات کی قریبی ہونے کی بنا پر خواتین کمیشن کی چیئر پرسن کے عہدے سے ہٹائی گئی روپالی چاکن کر بھی شامل ہیں۔ اس معاملے کے سامنے آنے کے بعد سیاسی اور سماجی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ سوال پوچھا جا رہا ہے کہ حکومت اس معاملے میں کوئی ٹھوس قدم کیوں نہیں اٹھا رہی ہے۔ بیڑ سے بھیجے گئے اس خط میں یہ واضح نہیں ہے کہ اشوک کھرات معاملے سے سونیترا اپوار کا کیا تعلق ہے اور انہیں جان کا خطرہ کیوں ہے؟ اہم بات یہ ہے کہ انہیں جن لوگوں سے خطرہ ہے ان میں روپالی چاکن کر کا نام لکھا گیا ہے۔ اس لئے پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ واقعی یہ خط پولیس کا اطلاع دینے کیلئے لکھا گیا ہے یا اس کے پیچھے کوئی سیاسی مقصد ہے؟ کہیں کسی نے تفتیش کو متاثر کرنے کیلئے جعلی خط تو نہیں بھیجا ہے؟ اس معاملے پر وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے پونے میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کی پولیس سونیترا اپوار کے تحفظ کا خیال رکھے گی۔ پولیس نے اس سے قبل بھی عمدہ کارکردگی دکھائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سونیترا اپوار کے تعلق سے جو خط آیا ہے اس کی ہر طرح سے جانچ کی جائے گی۔ اس دوران سماجی کارکن انجلی دمانیا نے کہا کہ اشوک کھرات کا معاملہ اب محض ایک دھوکہ دہی کی تفتیش تک محدود نہیں رہ گیا بلکہ اس کے وسیع سیاسی اثرات سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اشوک کھرات کے پاس ایسی اہم معلومات موجود ہوسکتی ہیں جو منظر عام پر آنے کی صورت میں با اثر افراد کو مشکل میں ڈال سکتی ہیں۔ لہٰذا اس کیس کو دبانے کیلئے کھرات کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ دمانیا نے مطالبہ کیا کہ اشوک کھرات کو فوری طور پر مضبوط سیکوریٹی فراہم کی جائے تا کہ تفتیش متاثر نہ ہو۔ مزید برآں، انجلی دمانیہ نے سوال کیا کہ نام نہاد جعلی باباؤں کی سرگرمیوں پر قدغن لگانے کیلئے عملی اقدامات کیوں نہیں کئے جا رہے ہے۔ فی الحال یہ معاملہ ایک عام فوجداری کیس سے آگے بڑھ کر سیاسی رنگ اختیار کر چکا ہے۔ سب کی نگاہیں ایس آئی ٹی کی جانچ پر ہے۔

اب مہنگے آپریشن کا پورا خرچ حکومت اٹھائے گی

مہاراشٹر حکومت نے عوام کو بڑی راحت دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اب ۵ / لاکھ روپے سے زائد اخراجات والے بڑے آپریشن کی مکمل ادائیگی ریاست برداشت کرے گی۔

مہاراشٹر حکومت نے عوام کو بڑی راحت دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اب ۵ / لاکھ روپے سے زائد اخراجات والے بڑے آپریشن کی مکمل ادائیگی ریاست برداشت کرے گی۔ اس فیصلے کو محکمہ صحت کی جانب سے جاری کردہ سرکاری قرارداد کے ذریعے نافذ کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے اس فیصلے کے تحت مہاتما جیوتی راؤ پھلے جن آروگیہ یوجنا اور آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا کے دائرہ کار کو وسیع کر دیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں مہنگے اور پیچیدہ علاج بھی اب عام اور غریب طبقے کیلئے قابل رسائی ہو جائیں گے۔ ان اسکیموں کے تحت دل، جگر اور پھیپھڑوں کے ٹرانسپلانٹ، بون میرو ٹرانسپلانٹ اور ہارٹ والو امپلانٹ جیسے پیچیدہ آپریشن کو شامل کیا گیا ہے، جن کا خرچ اب مکمل طور پر حکومت برداشت کرے گی یا مریضوں کو بغیر کسی ادائیگی کے سہولت فراہم کی جائے گی۔ نظر ثانی شدہ نظام کے تحت مریضوں کیلئے عمل کو بھی آسان بنا دیا گیا ہے۔ اب مختلف دفاتر کے چکر لگانے کے بجائے متعلقہ اسپتال ہی مریضوں کی جانب سے درخواست اور ضروری دستاویزات جمع کروائیں گے۔ فی الحال یہ عمل آف لائن ہے، تاہم حکام کے مطابق جلد ہی اسے مکمل طور پر آن لائن کر دیا جائے گا تا کہ شفافیت اور رفتار میں اضافہ ہو سکے۔ اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے کیلئے درخواست گزار کا مہاراشٹر کا رہائشی ہونا ضروری ہے اور اسے راشن کارڈ اور آدھار کارڈ جیسے ضروری دستاویزات فراہم کرنے ہوں گے۔ پورا نظام کیش لیس ہوگا، یعنی مریض یا ان کے اہل خانہ کو کوئی رقم ادا نہیں کرنی پڑے گی، جبکہ منظور شدہ رقم براہ راست اسپتال کے بینک کھاتے میں منتقل کی جائے گی۔ شفافیت برقرار رکھنے اور منظوری کے عمل کو تیز کرنے کیلئے حکومت نے خصوصی کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ میڈیکل اور فنڈ اپروول کمیٹی ہر جمعہ کو اجلاس منعقد کرے گی تا کہ درخواستوں کا فوری جائزہ لے کر منظوری دی جا سکے۔ ریاستی وزیر صحت پرکاش ابیٹکر نے کہا کہ دونوں اسکیموں کے تحت اب ۵ / لاکھ روپے سے زائد خرچ والے علاج بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ ایسا منظم نظام تیار کیا گیا ہے کہ کوئی بھی غریب مریض مالی مشکلات کی وجہ سے ضروری علاج سے محروم نہ رہے۔

پونے میں ۶ / بدعنوان پولیس والوں کی برطرف کی تیاری، ۳ / فرار

۲ / الگ الگ معاملات میں جھوٹے کیس میں پھنسانے کی دھمکی دے کر رشوت لینے کا الزام درست ثابت ہوا۔

پونے کے پولیس کمشنر امیتیش کمار نے واضح اشارہ دیا ہے کہ شہر کی پولیس فورس کی شبیہ کو خراب کرنے والے ۶ / پولیس اہلکاروں کو برخاست کر دیا جائے گا۔ انہوں نے سختی سے کہا کہ ہفتہ وصولی، بلیک میلنگ اور اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے والوں پر کوئی رحم نہیں کیا جائے گا۔ اطلاع کے مطابق پولیس سب انسپکٹر اجیت بدے، ریل اسٹار کم پولیس اہلکار سونالی ہنگے اور پولیس کانسٹیبل سدام تائیڑے کے خلاف منگوار پیٹھ کے ایک مشہور کالج کے پرنسپل کو پوکسو کے تحت جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دے کر ۷ / لاکھ روپے کی رقم وصول کرنے کا معاملہ درج کیا گیا ہے۔ تینوں کو پہلے ہی معطل کیا جا چکا ہے، اور کمشنر نے واضح کیا ہے کہ اب انہیں برخاست کر دیا جائے گا، ان پر الزام ہے کہ ان کے اقدامات سے پولیس فورس کی شبیہ خراب ہو رہی ہے۔ یاد رہے کہ خاتون اہلکار سونالی ہنگے سوشل میڈیا پر بھی مقبول ہیں۔ دریں اثنا، واگھولی پولیس اسٹیشن میں ایک اور معاملے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پولیس کانسٹیبل کرن ابداگیرے، پولیس کانسٹیبل گنیش کھڈے اور کرن کا مبلے نے ایک آئی ٹی انجینئر کو سیکس ریکیٹ میں پھنسانے کی دھمکی دے کر اس سے ۱۰ / ہزار روپے ہفتہ وصول کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس واقعہ میں نوجوان کی پٹائی بھی کی گئی۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس سومے منڈے نے ان تینوں کو معطل کر دیا ہے۔ متعلقہ نوجوانوں کی جانب سے اس معاملے کی براہ راست پولیس کمشنر سے شکایت کرنے کے بعد انکوائری کا حکم دیا گیا۔ انکوائری میں انکشاف ہوا کہ متعلقہ پولیس نے ڈیوٹی کے دوران اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا اور دھمکیاں دے کر رقم وصول کی۔ مناسب قانونی کارروائی کرنے کے بجائے انہوں نے دھمکیوں کا سہارا لیا۔ ہفتہ وصولی کے معاملے میں کیس درج ہوتے ہی تینوں پولیس سب انسپکٹر اجیت بدے، ریل اسٹار سونالی ہنگے اور پولیس افسر سدام تائیڑے فرار ہو گئے۔ ان کی تلاش کیلئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں اور اعلیٰ حکام نے بتایا ہے کہ انہیں جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ پونے کے پولیس کمشنر امیتیش کمار نے محکمہ پولیس کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والے 6 پولیس اہلکاروں کو برطرف کرنے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ یہ کارروائی بھتہ خوری کے دو مختلف سنگین معاملات سامنے آنے کے بعد کی جا رہی ہے۔ منگلوار پیٹھ کے ایک معروف کالج کے پرنسپل کو پاکسو کے جھوٹے کیس میں پھنسانے کی دھمکی دے کر 7 لاکھ روپے وصول کرنے کا الزام ہے۔ اس معاملے میں درج ذیل تین اہلکار ملوث ہیں جو فی الحال فرار ہیں۔

این سی بی ممبئی بین الریاستی گانجا اسمگلنگ نیٹ ورک بے نقاب کیا، ناگپور سے ۲۱۰ / کلو گانجہ ضبط اور ۴ / گرفتار

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی اپریل ۱۱ کو مخصوص انٹیلی جنس پر عمل کرتے ہوئے، ایک این سی بی نے پی کمار اور آر کمار کو ناگپور، مہاراشٹرا میں مغربی بنگال کے رجسٹریشن والے ٹرک سے زیر حراست لیا تلاشی کے دوران دھاتی چادروں کے جائز کارگو میں چھپایا گیا 210 کلوگرام گانجہ برآمد کر کے ضبط کر لیا گیا۔ مسلسل پوچھ گچھ پر، اس بات کی تصدیق کی گئی کہ ضبط شدہ منشیات اڈیشہ کے سمبل پور علاقے سے حاصل کی گئی تھی، جو کہ غیر قانونی گانجے کی سپلائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ناگپور کے دو گانجا ڈسٹری بیوٹرز پاٹل اور ورما کو مزید کارروائی میں گرفتار کیا گیا۔ تحقیقات کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ 210 کلوگرام گانجے کی ضبط کی گئی یہ کھیپ مہاراشٹر کے مختلف مقامات جیسے ناگپور، امراوتی، اکولہ، ناسک، پونے اور ممبئی پر تقسیم کی گئی تھی جہاں سے اسے آخری گاہکوں اور مقامی دکانداروں کو خوردہ فروخت کیا جانا تھا۔ اس زاویے پر مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ آپریشن منشیات کے منظم گروہوں کو ختم کرنے اور منشیات کے ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے والے عادی مجرموں کو نشانہ بنانے میں این سی بی کی مسلسل کوششوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ بیورو صحت عامہ کی حفاظت اور 2047 تک "نشامکت بھارت کے وژن کو برقرار رکھنے کے اپنے مشن میں ثابت قدم ہے۔ شہریوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ منشیات سے متعلق کسی بھی معلومات کی اطلاع مانس نیشنل نارکوٹکس ہیلپ لائن (ٹول فری نمبر: 1933) کے ذریعے دے کر اپنا کردار ادا کریں۔ اطلاع دینے والوں کی شناخت کو سختی سے صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔

مثبت عالمی اپ ڈیٹس پر ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ کا فائدہ: تجزیہ کار

ہندوستانی اسٹاک مارکیٹس مسلسل چھ ہفتوں کی کمی کے بعد گزشتہ ہفتے مثبت نوٹ پر بند ہونے میں کامیاب ہوئیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ہندوستانی اسٹاک مارکیٹس مسلسل چھ ہفتوں کی کمی کے بعد گزشتہ ہفتے مثبت نوٹ پر بند ہونے میں کامیاب ہوئیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اس کی وجہ عالمی منڈیوں کی حمایت تھی۔ مارکیٹ کے جذبات میں بہتری کی وجہ امریکا اور ایران کے درمیان دو ہفتے کی عارضی جنگ بندی ہے۔ اجیت مشرا، سینئر نائب صدر۔ ریسرچ، ریلی گیئر بروکنگ لمیٹڈ، نے کہا، گھریلو معیشت میں ایک مستحکم بنیاد نے ریلی کو مزید تقویت بخشی، جس سے وسیع مارکیٹوں کو بینچ مارکس کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ ہفتے کے وسط میں تیز ریلی اور اس کے بعد منافع بکنگ کے باوجود، گزشتہ ہفتے انڈیکس میں تیزی رہی۔ نفٹی اور سینسیکس تقریباً 6 فیصد بڑھے اور بالترتیب 24,050.60 اور 77,550.25 پر اپنی ہفتہ وار بلندیوں کے قریب بند ہوئے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق گزشتہ ہفتے عالمی پیش رفت ایک اہم عنصر رہی۔ امریکہ اور ایران کے درمیان عارضی جنگ بندی نے خطرے کی بھوک کو بہتر کیا، اگرچہ غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔ دوسری جانب، خام تیل کی قیمتوں میں 100 ڈالر سے نیچے کی شدید کمی نے گھریلو خدشات کو کم کیا اور مارکیٹوں میں تیزی کو سہارا دیا۔ گھریلو محاذ پر، آر بی آئی نے ریپو ریٹ کو 25.5 فیصد پر برقرار رکھا اور ایک غیر جانبدارانہ موقف اپنایا، ترقی کی حمایت کرتے ہوئے افراط زر کے خطرات کو متوازن کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ مرکزی بینک نے مالی سال 2026 کے لیے اپنی جی ڈی پی کی شرح نمو کی پیشن گوئی کو 7.6 فیصد کر دیا، جب کہ مالی سال 2027 کے لیے شرح نمو 6.9 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا۔ توانائی کی بلند قیمتوں اور ممکنہ موسمی رکاوٹوں سے لاحق خطرات کو دیکھتے ہوئے، مرکزی بینک نے مالی سال 2027 کے لیے اپنی افراط زر کی پیشن گوئی کو بڑھا کر 4.6 فیصد کر دیا۔ مارکیٹ کے تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ عالمی اشارے، خام تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کی سرگرمیوں کی وجہ سے مجموعی طور پر مارکیٹ کا جذبہ متوازن لیکن محتاط ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کمی نسبتاً محدود دکھائی دیتی ہے، لیکن اوپر کی رفتار محدود رہتی ہے، جو ایک غیر یقینی اور کمزور اقتصادی بحالی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اقتصادی اشاریوں نے اعتدال کی علامات ظاہر کیں، خدمات کا پی ایم آئی مارچ میں 57.5 اور جامع پی ایم آئی 57.0 تک گر گیا۔ تاہم، تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ عالمی ایجنسیاں مثبت رہیں، عالمی بینک نے مضبوط گھریلو طلب اور ساختی عوامل کی مدد سے ہندوستان کی ترقی

سیبی کی چیئر توہین کانتانے

ہندوستان کے مالیاتی منظر نامے کی تعریف کی

ممبئی: سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (سیبی) کے چیئرمین توہین کانتا پانڈے نے ہندوستان کے مالیاتی منظر نامے کی تعریف کی اور عالمی سرمایہ کاروں کو یقین دلایا کہ یہ ملک ایک کھلا اور پر کشش مقام بنا ہوا ہے۔ پوری دنیا سے عالمی سرمایہ حاصل کرنے کی کوشش میں، اس نے ہندوستان کے مضبوط معاشی بنیادی اصولوں، تیزی سے پھیلتے ہوئے سرمایہ کاروں کی بنیاد، اور اصلاحات کے ذریعے کارفرما پالیسی ماحول کو آگے بڑھایا۔ کانتا نے یہ تبصرے سلیکون ویلی کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ایک انٹرایکٹو سیشن میں کیے، جس کا اہتمام کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (CII) اور سان فرانسسکو میں قونصلیٹ جنرل آف انڈیا (CGI) نے مشترکہ طور پر کیا تھا، جس نے صنعت کے لیڈروں اور وینچر کیپیٹلسٹوں کو سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کرنے کے لیے اکٹھا کیا اور بھارت امریکہ اقتصادی شراکت داری پر تبادلہ خیال کیا۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق، پانڈے نے فارن پورٹ فولیو انویسٹر (ایف پی آئی) کے رجسٹریشن اور ری۔ کے وائی سی کے عمل کو آسان بنانے، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے بڑھتے ہوئے استعمال، ابتدائی عوامی پیشکشوں (آئی پی اوز) میں اضافہ، متبادل سرمایہ کاری کے فنڈز کے بڑھتے ہوئے کردار، اور گھریلو سرمایہ کاروں کی مضبوط موجودگی جو مارکیٹ کی گہرائی اور لچک میں حصہ ڈالنے کے لیے کیے گئے حالیہ اقدامات کا بھی خاکہ پیش کیا۔ پانڈے نے کہا، ہندوستان عالمی سرمائے کے لیے کھلا اور خوش آئند ہے۔ سیبی کا نقطہ نظر خطرے پر مبنی اور سہولت پر مبنی ہے، جس میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے رسائی کو آسان بنانے، مارکیٹ کی سالمیت کو مضبوط بنانے، اور ہماری کیپیٹل مارکیٹوں کے طویل مدتی استحکام کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا ہے۔

بیڑ کے ایک اسکول میں عیسائی مذہب کی تبلیغ کا الزام

سکل ہندو سماج کے کارکنان 'جانچ' کرنے اسکول پہنچے، کارروائی کا مطالبہ

بیڑ ضلع کے امباجوگائی علاقے میں واقع ایک معروف تعلیمی ادارے کی اسکول میں عیسائی مذہب کی تبلیغ کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ یہ الزام سکل ہندو سماج کی طرف سے لگایا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق، سوامی رامانند تیرتھ سرکاری اسپتال کے احاطے میں موجود اس اسکول میں عیسائی مذہب کی تبلیغ ہونے کی شکایت ملنے ''سکل ہندو سماج'' کے کارکنان نے اسکول پہنچ کر ہنگامہ کیا اور وہاں رکھی چیزوں کی جانچ کی۔ اس دوران ایک الماری پر 'ایس آئی این' لکھا ہوا پایا گیا، جس میں مبینہ طور پر مذہبی کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔'' تنظیم کے کارکنان کا الزام ہے کہ اس میں جادو ٹونے سے متعلق اشیاء اور کچھ نشہ آور ادویات بھی تھیں۔ کارکنان نے الزام لگایا کہ یہ تمام سرگرمیاں اسکول کے بعض اساتذہ اور عملے کی ملی بھگت سے چل رہی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا کہ ایک غیر متعلقہ شخص گزشتہ تقریباً ۱۵ / برس سے ہر اتوار کو اسکول میں آ کر عیسائی مذہب کی دعائیہ تقریب کرواتا ہے۔ اس معاملے پر اعتراض کرتے ہوئے سکل ہندو سماج نے کہا کہ تعلیمی ادارے علم کا مرکز ہوتے ہیں، وہاں اس طرح کی مذہبی سرگرمیوں کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے؟ اسکے بعد کارکنان نے ادارے کے دفتر جا کر ذمہ داران سے وضاحت طلب کی۔ سکل ہندو سماج کی جانب سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ دو دن کے اندر اندر اس معاملے میں ملوث اساتذہ، عملے اور غیر مجاز شخص کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ درج کیا جائے، بصورت دیگر ادارے کے سامنے شدید احتجاج کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او)، تحصیلدار اور گروپ ایجوکیشن آفیسر کو بھی تحریری شکایت پیش کی گئی ہے۔ دوسری جانب، تعلیمی ادارے کے صدر نے وضاحت کی کہ کوئی بھی تعلیمی ادارہ مذہب کی تبلیغ کا مقام نہیں ہوتا۔ اگر اسکول میں اس نوعیت کی کوئی سرگرمی ہوئی ہے تو اس کی فوری جانچ کی جائے گی اور قصورواروں کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

پیغامِ انسانیت اور بین المذاہب رواداری کا پرکشش سنگم

جماعت اسلامی ہند ممبئی سٹی کے زیر اہتمام ۱۱ / اپریل ۲۰۲۶ کو اسلام جمخانہ میں ایک پروقار عید ملن تقریب منعقد ہوئی

ممبئی: جماعتِ اسلامی ہند ممبئی سٹی کے زیر اہتمام 11 اپریل 2026 کو اسلام جمخانہ میں ایک پُروقار 'عید ملن' تقریب منعقد ہوئی، جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں اور شہر کی ممتاز شخصیات کی تقریباً 220 کی تعداد نے اتحاد و یگانگت کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ مہمانِ خصوصی، نائب امیرِ جماعت جناب سلیم انجینئر نے اپنے خطاب میں کہا کہ عید کا حقیقی پیغام اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک ایسے عادلانہ معاشرے کی تشکیل ہے جہاں ظلم و ناانصافی کی کوئی جگہ نہ ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ انسانیت کی خدمت ہی تمام مذاہب کا مشترکہ جوہر ہے۔ ناظم شہر جناب ہمایوں شیخ نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ عید ملن جیسی تقریبات کا مقصد صرف ملاقات تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں مختلف نظریات کے لوگ مشترکہ انسانی اقدار پر اکٹھا ہو کر معاشرتی خلیج کو پاٹ سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "سدبھاونا" یعنی خیر سگالی ہی وہ بنیاد ہے جس پر ایک پرامن ملک کی عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے۔ امیر حلقہ مہاراشٹر جناب الیاس خان فلاحی نے رمضان کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے زکوٰۃ و فطرہ کو سماجی انصاف اور محروم طبقات کی کفالت کا اہم ذریعہ قرار دیا۔ اس موقع پر سابق ایم ایل اے اور چیئرمین اسلام جمخانہ جناب یوسف ابرہانی نے جماعت کی اس پہل کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسی مشترکہ تقریبات اعتماد کی فضا بحال کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں اور اسلام جمخانہ ایسی مثبت کوششوں کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہے گا۔ تقریب کے دیگر اہم مقررین میں ابو عاصم اعظمی (ایم ایل اے) نے کہا کہ موجودہ سیاسی و سماجی تناظر میں بھائی چارے کی گفتگو کرنا ہی سب سے بڑی حب الوطنی ہے، ہمیں مل کر نفرت کے سوداگروں کو شکست دینی ہوگی۔ ریٹائرڈ جسٹس ابھے تھپسے نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مذہب کا اصل مقصد انصاف قائم کرنا ہے، لہٰذا تمام مذاہب کے ماننے والوں کو چاہیے کہ وہ مظلوم چاہے کسی بھی طبقے سے ہو، اس کے حق کے لیے ایک آواز ہو کر کھڑے ہوں۔ دیگر مقررین میں ستیہ نام داس مہاراج، اینوال رخشک (پارسی سماج کے نمائندے)، ہرویندر سنگھ (سکھ سماج کے نمائندے)، فادر میچیل سبستین، مولانا انیس اشرفی، ہیتا کشی جین وغیرہ اور مزید کی شرکت شامل حال رہی۔ اس موقع پر سماجی خدمات کے اعتراف میں جناب کیشو چندر داس کو ہیرو آف دی سوسائٹی" ایوارڈ سے نوازا گیا۔ شاکر شیخ سیکریٹری اے پی سی آر، مہاراشٹر نے نظامت کے فرائض انجام دیے اور رسمِ شکریہ کے کلمات شریف سید (پی آر سیکریٹری، جماعتِ اسلامی ہند ممبئی) نے پیش کیے۔ تقریب کا اختتام روایتی شیر خورمے اور پرتکلف عشائیے پر ہوا، جہاں تمام شرکاء نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں محبت اور بھائی چارے کے اس پیغام کو عام کریں گے۔

بنگلہ دیش میں ہجوم کے حملے میں روحانی رہنما ہلاک

ہندو گھروں اور دکانوں کو نشانہ بنایا گیا، ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ کشیدگی پر تشویش

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں ہجوم کے پرتشدد واقعات میں ایک روحانی رہنما ہلاک جبکہ الگ واقعات میں ہندو برادری کے گھروں اور دکانوں کو نقصان پہنچایا گیا، جس سے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ کشیدگی پر تشویش بڑھ گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ایک واقعے میں ایک مسلم روحانی رہنما کو ہجوم نے قتل کر دیا، جب کہ دوسرے واقعے میں شمال مغربی علاقے رنگپور میں مشتعل افراد نے ہندو برادری کو نشانہ بنایا۔ رنگپور میں پیش آنے والے واقعے کی وجہ ایک مقامی مسلم نوجوان، راکب حسن، کے قتل کے بعد پیدا ہونے والی کشیدگی بتائی جا رہی ہے۔ اس واقعے کے بعد مشتعل ہجوم نے قریبی ہندو آبادی کے گھروں اور کاروباری مقامات پر حملہ کیا، حالانکہ مقتول کے اہل خانہ نے واضح کیا کہ ہندو برادری کا اس قتل سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ پولیس حکام کے مطابق، ابتدائی تحقیقات سے اشارہ ملتا ہے کہ ہندو املاک پر حملے کسی "تیسرے فریق" کی جانب سے توجہ ہٹانے کے لیے کیے گئے ہو سکتے ہیں، جبکہ اصل قتل کے ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ حکام نے متاثرہ علاقوں میں صورتحال پر قابو پانے کے لیے سکیورٹی بڑھا دی ہے اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا یقین دلایا ہے۔ تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے واقعات ملک میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور ہجوم کے تشدد کے رجحان کو ظاہر کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ حالیہ مہینوں میں بنگلہ دیش میں ہجوم کے تشدد اور اقلیتوں پر حملوں کے متعدد واقعات سامنے آئے ہیں، جس سے قانون و نظم اور اقلیتی برادریوں کے تحفظ پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش میں معاشی سرگرمیوں کی رفتار میں نمایاں سست روی دیکھنے میں آئی ہے، جہاں نئے معاشی یونٹس کی شرح نمو 1996 کے بعد کم ترین سطح پر ریکارڈ کی گئی ہے۔ یہ انکشاف حالیہ سرکاری اعداد و شمار اور تجزیاتی رپورٹس میں سامنے آیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ملک میں کاروباری اداروں اور اقتصادی یونٹس کے قیام کی رفتار گزشتہ برسوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہوئی ہے، جو معیشت میں مجموعی سست روی اور سرمایہ کاری میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ رجحان صنعتی توسیع، روزگار کے مواقع اور نجی شعبے کی ترقی پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار، جو معیشت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھے جاتے ہیں، خاص طور پر اس سست روی سے متاثر ہوئے ہیں۔ نئی صنعتوں کے قیام میں کمی اور موجودہ کاروباروں کی توسیع میں رکاوٹیں بھی اس رجحان کی اہم وجوہات میں شامل ہیں۔ ماہرین معاشیات کے مطابق، بلند افراطِ زر، درآمدی لاگت میں اضافہ، توانائی بحران اور مالیاتی دباؤ جیسے عوامل نے کاروباری ماحول کو متاثر کیا ہے، جس کے باعث سرمایہ کار نئی سرمایہ کاری سے گریز کر رہے ہیں۔ حکومتی حلقوں کا کہنا ہے کہ معاشی استحکام کے لیے مختلف اصلاحاتی اقدامات کیے جا رہے ہیں، تاہم ماہرین اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ نجی شعبے کا اعتماد بحال کرنے اور کاروباری ماحول کو بہتر بنانے کے لیے مزید مؤثر پالیسی اقدامات کی ضرورت ہے۔ تجزیہ کاروں نے خبردار کیا ہے کہ اگر یہ رجحان برقرار رہا تو بنگلہ دیش کی مجموعی اقتصادی ترقی اور روزگار کے مواقع پر طویل مدتی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، جس کے لیے فوری توجہ اور پالیسی اصلاحات ناگزیر ہیں۔

چین کا ۱۵/واں پانچ سالہ منصوبہ، جنوبی ایشیا کے اسٹریٹجک منظر نامے میں بڑی تبدیلیوں کا اشارہ

بیجنگ/نئی دہلی:۔ چین کے 2026 سے 2030 تک کے 15 ویں پانچ سالہ منصوبے کو جنوبی ایشیا کے اسٹریٹجک توازن میں بڑی تبدیلیوں کا پیش خیمہ قرار دیا جا رہا ہے، جہاں بیجنگ اپنی معاشی، تکنیکی اور جغرافیائی حکمت عملی کو مزید وسعت دے رہا ہے۔ تجزیے کے مطابق، یہ منصوبہ محض داخلی اقتصادی ترقی تک محدود نہیں بلکہ اس کا واضح بیرونی پہلو بھی ہے، جس کے تحت چین اپنی عالمی موجودگی کو مضبوط کرنے، سپلائی چینز کو محفوظ بنانے اور نئی ٹیکنالوجیز کے ذریعے اثر و رسوخ بڑھانے پر توجہ دے رہا ہے۔ خاص طور پر "بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو" (BRI) اس حکمت عملی کا مرکزی ستون برقرار رکھا گیا ہے، جس کے ذریعے چین جنوبی ایشیا سمیت مختلف خطوں میں بنیادی ڈھانچے، توانائی اور ڈیجیٹل روابط کو فروغ دے رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق، یہ اقدامات خطے میں چین کے اسٹریٹجک اثر کو مزید گہرا کر سکتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 15 واں منصوبہ ٹیکنالوجی پر مبنی ترقی، خاص طور پر مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل معیشت اور جدید صنعتوں کی عالمی توسیع پر زور دیتا ہے۔ اس کے ذریعے چین نہ صرف اپنی معیشت کو مضبوط کرنا چاہتا ہے بلکہ عالمی سطح پر تکنیکی برتری حاصل کرنے کی کوشش بھی کر رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس نئی حکمت عملی کے اثرات جنوبی ایشیا پر بھی مرتب ہوں گے، جہاں چین سرمایہ کاری، انفراسٹرکچر اور ڈیجیٹل روابط کے ذریعے اپنی موجودگی بڑھا سکتا ہے، جس سے خطے میں جغرافیائی سیاست کا توازن متاثر ہو سکتا ہے۔ اسی کے ساتھ، چین نے بیرونِ ملک سرمایہ کاری کے حوالے سے زیادہ محتاط اور سکیورٹی پر مبنی نقطہ نظر اختیار کیا ہے، جس میں خطرات کے بہتر انتظام اور اسٹریٹجک منصوبوں پر زیادہ کنٹرول شامل ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، چین کا یہ منصوبہ جنوبی ایشیا میں مسابقت کو مزید تیز کر سکتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب بھارت، امریکہ اور دیگر علاقائی طاقتیں بھی اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ آنے والے برسوں میں چین کا یہ جامع منصوبہ نہ صرف اس کی معیشت بلکہ پورے جنوبی ایشیا کے اسٹریٹجک اور اقتصادی منظر نامے کو نئی شکل دے سکتا ہے۔ چین کے اعلیٰ عدالتی اداروں کے پاس مفصل طریقے ہیں کہ ملک کے فوجداری قانون کو بدعنوان دلالوں پر لاگو کیا جا سکتا ہے، جس سے بدعنوانی کی نئی اور چھپی ہوئی شکلوں" سے نمٹنے کے معیار کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ یہ رہنمائی عدالتی تشریح کا حصہ تھی جسے جمعہ کو سپریم پیپلز کورٹ اور سپریم پیپلز پروکیوریٹ نے مشترکہ طور پر جاری کیا تھا۔ اس میں، ادارے بدعنوانی کے سلسلے میں تمام شرکا کے خلاف قانون نافذ کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔

یورپ میں پاکستان کی "مائیگریشن ڈپلومیسی" داخلی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش قرار

تجزیے کے مطابق، یورپی یونین کی نئی مائیگریشن پالیسیوں اور سخت قوانین کے باعث پاکستان کو بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے۔

اسلام آباد/برسلز: یورپ میں پاکستان کی حالیہ مائیگریشن ڈپلومیسی کو ماہرین نے ایک اسٹریٹجک پیش رفت کے بجائے "ڈیمج کنٹرول" کی کوشش قرار دیا ہے، جس کا مقصد ملک کی اندرونی معاشی اور ساختی کمزوریوں کے اثرات کو کم کرنا ہے۔ تجزیے کے مطابق، یورپی یونین کی نئی مائیگریشن پالیسیوں اور سخت قوانین کے باعث پاکستان کو بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے، جہاں غیر قانونی طور پر مقیم پاکستانی شہریوں کی واپسی کے عمل کو تیز کیا جا رہا ہے۔ اس صورتحال میں پاکستان کی سفارتی سرگرمیاں ان اقدامات کے اثرات کو نرم کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھی جا رہی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یورپ میں مقیم پاکستانیوں کی بڑی تعداد غیر دستاویزی حیثیت رکھتی ہے، اور یہی افراد ترسیلاتِ زر کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ جنوری 2026 میں یورپ سے پاکستان کو بھیجی جانے والی ترسیلات 480 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جو سالانہ بنیاد پر نمایاں اضافہ ظاہر کرتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق، ترسیلاتِ زر پاکستان کی معیشت کے لیے نہایت اہم ہیں اور یہ تقریباً 4.9 فیصد جی ڈی پی کا حصہ ہیں، اس لیے اگر یورپی ممالک بڑے پیمانے پر غیر قانونی تارکین وطن کی واپسی شروع کرتے ہیں تو اس کے سنگین معاشی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ یورپی یونین کے نئے فریم ورک کے تحت غیر قانونی طور پر مقیم افراد کی واپسی کے عمل کو مؤثر بنانے پر زور دیا جا رہا ہے، کیونکہ ماضی میں واپسی کے احکامات پر مکمل عملدرآمد نہیں ہو پاتا تھا۔ تاہم اب اس خلا کو ختم کرنے کے لیے سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں، جس کا براہ راست اثر پاکستان جیسے ممالک پر پڑ سکتا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان کو اپنی مائیگریشن پالیسی کو محض سفارتی بیانیے تک محدود رکھنے کے بجائے داخلی اصلاحات، روزگار کے مواقع اور قانونی ہجرت کے نظام کو بہتر بنانے پر توجہ دینی ہوگی، ورنہ یورپ کی سخت ہوتی پالیسیوں کے باعث اس کی معیشت کو طویل مدتی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق، بدلتے ہوئے عالمی ماحول میں مائیگریشن ڈپلومیسی صرف وقتی حل فراہم کر سکتی ہے، جبکہ پائیدار استحکام کے لیے ساختی اصلاحات ناگزیر ہیں۔ ماہرین اور بین الاقوامی مبصرین نے یورپ میں پاکستان کی حالیہ "مائیگریشن ڈپلومیسی کو ایک اسٹریٹجک پیش رفت کے بجائے "ڈیمج کنٹرول (نقصان کے ازالے) کی کوشش قرار دیا ہے۔ اس سفارت کاری کا مقصد ملک کی اندرونی معاشی اور ساختی کمزوریوں کے اثرات پر پردہ ڈالنا اور بین الاقوامی سطح پر تشخص کو بہتر بنانا سمجھا جا رہا ہے۔ پاکستان کی مائیگریشن ڈپلومیسی کو ان اہم داخلی مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیا جا رہا ہے: ملک میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور معاشی ابتری کی وجہ سے نوجوان غیر قانونی راستوں سے یورپ جانے پر مجبور ہیں۔ یورپی یونین نے غیر قانونی تارکین وطن کی واپسی کے لیے سخت قوانین متعارف کرائے ہیں جو جون 2026 سے نافذ ہوں گے۔

بلوچستان میں ڈرون حملہ، شہری ہلاکتوں پر تشویش میں اضافہ

کوئٹہ: پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں سکیورٹی فورسز کی جانب سے کیے گئے ایک مبینہ ڈرون حملے کے بعد شہری ہلاکتوں پر شدید تشویش سامنے آئی ہے، جس نے جاری فوجی کارروائیوں کے طریقہ کار پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، مستونگ ضلع کے کردگاپ علاقے میں ایک کواڈ کاپٹر ڈرون حملہ کیا گیا، جس میں ایک نوجوان ہلاک جبکہ متعدد خواتین زخمی ہو گئیں۔ یہ کارروائی ایسے وقت میں کی گئی جب سکیورٹی فورسز علاقے میں بلوچ مسلح گروہوں کے خلاف آپریشنز جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق حملے میں ایک رہائشی مکان کو نشانہ بنایا گیا، جس کے باعث شہریوں کے متاثر ہونے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر طبی امداد فراہم کی گئی، تاہم ہلاک ہونے والا شخص راستے میں ہی دم توڑ گیا۔ ان واقعات کے بعد انسانی حقوق کے حلقوں اور مقامی تنظیموں نے شہریوں کے تحفظ پر سوال اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے حملوں کی شفاف تحقیقات کی جائیں اور مستقبل میں شہری نقصانات سے بچنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب بلوچستان میں سکیورٹی صورتحال کشیدہ ہے اور حالیہ مہینوں میں شدت پسند حملوں اور فوجی کارروائیوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔

ٹرمپ نے بیجنگ کو ایران سے ممکنہ ہتھیاروں کی ترسیل کے بارے میں خبردار کیا

واشنگٹن ڈی سی: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہفتے کے روز چین کو سخت انتباہ جاری کیا جب امریکی انٹیلی جنس رپورٹس سامنے آئیں کہ بیجنگ ایران کو جدید فضائی دفاعی ہتھیار بھیجنے کی تیاری کر رہا ہے، یہاں تک کہ پاکستان کے دارالحکومت میں واشنگٹن اور تہران کے درمیان جنگ بندی کی نازک بات چیت دوسرے دن میں داخل ہو گئی۔ میامی کے لیے وائٹ ہاؤس روانگی سے قبل صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے براہِ راست جواب دیتے ہوئے کہا، "اگر چین ایسا کرتا ہے تو چین کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔" یہ تبصرے سی این این کی رپورٹ کے بعد سامنے آئے ہیں کہ امریکی انٹیلی جنس نے اندازہ لگایا ہے کہ چین آنے والے ہفتوں میں ایران کو کندھے سے فائر کرنے والے نئے اینٹی ایئر کرافٹ میزائل سسٹم، MANPADS فراہم کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ ذرائع نے نیٹ ورک کو بتایا کہ ایسا لگتا ہے کہ بیجنگ ترسیل کو تیسرے ممالک کے ذریعے روٹ کر رہا ہے تاکہ ان کی اصلیت کو چھپایا جا سکے۔ اگر لڑائی دوبارہ شروع ہوتی ہے تو یہ نظام کم پرواز کرنے والے امریکی طیاروں کے لیے ایک اہم خطرہ بن سکتے ہیں۔ وقت خاص طور پر حساس ہے؛ کھیپ اس وقت پہنچ جائے گی جب جنگ بندی ابھی اپنے ابتدائی، متزلزل مرحلے میں ہے اور اسلام آباد میں مذاکرات کار طویل مدتی حفاظتی انتظامات کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فی الحال، امریکی نائب صدر جے ڈی وینس امریکی فریق کی قیادت کر رہے ہیں، جب کہ ایرانی وفد کی سربراہی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر غالب اور وزیر خارجہ عباس عراقچی کر رہے ہیں۔

چین تائیوان کے خلاف دھمکیاں ترک کرے اور اپنے رہنماؤں سے بات کرے۔ امریکی سفارت کار

تائی پے: تائیوان میں اعلیٰ امریکی سفارت کار نے کہا کہ چین کو تائیوان کے خلاف اپنی دھمکیاں اور فوجی دباؤ ترک کرنا چاہیے اور جزیرے کے رہنماؤں سے بات کرنی چاہیے کیونکہ اس سے غلط فہمیاں دور ہوں گی اور تعلقات مستحکم ہوں گے۔ مسٹر ریمنڈ گرین، تائیوان میں امریکن انسٹی ٹیوٹ کے سربراہ کے طور پر ڈی فیکٹو ایمبیسیڈر، جو رسمی سفارتی تعلقات کی عدم موجودگی میں تعلقات کو سنبھالتا ہے، نے کہا کہ امریکہ کی مستقل پالیسی آبنائے تائیوان میں تبادلے کی حمایت کرتی رہی ہے۔ وہ 11 اپریل کو تائیوان کے سیاسی ٹاک شو میں تائیوان کے اپوزیشن لیڈر کے دورہ چین پر تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ "تاہم، ہم یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ چین - بیجنگ - تائیوان کی تمام سیاسی جماعتوں، خاص طور پر تائیوان کے عوام کی طرف سے منتخب کردہ رہنماؤں کے ساتھ، غلط فہمیوں سے بچنے اور کراس سٹریٹ تعلقات کو مستحکم کرنے کے لیے کھلے مواصلاتی چینلز کو برقرار رکھے گا۔ مسٹر گرین نے مینڈارن میں کہا کہ ہم مزید توقع کرتے ہیں کہ چین تائیوان کے خلاف دھمکیوں یا فوجی دباؤ کو ترک کر دے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے آبنائے پار کی کشیدگی کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ چین کے تائیوان امور کے دفتر نے فوری طور پر تبصرہ کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ چین جمہوری طور پر حکومت کرنے والے تائیوان کو اپنا علاقہ سمجھتا ہے اور اس نے جزیرے کو اپنے کنٹرول میں لانے کے لیے طاقت کے استعمال سے کبھی دستبردار نہیں ہوا۔ تائیوان کی حکومت نے بیجنگ کے خودمختاری کے دعووں کو مسترد کر دیا۔

چین ایشیا میں اسٹریٹجک فائدہ اٹھانے کے لیے متحرک

بیجنگ/ٹوکیو: مشرقِ وسطیٰ میں جاری تنازع کے دوران چین ایشیا میں اپنے اسٹریٹجک اثر و رسوخ کو بڑھانے کے لیے خاموشی سے اقدامات کر رہا ہے، جس سے خطے کے طاقت کے توازن میں تبدیلی کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ تجزیے کے مطابق، جب عالمی توجہ مشرقِ وسطیٰ کے بحران پر مرکوز ہے، چین ایشیا میں اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لیے تدریجی اور طویل مدتی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ حکمت عملی خطے میں چین کے اثر کو نمایاں طور پر بڑھا سکتی ہے۔ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ چین اس موقع کو سفارتی، معاشی اور تزویراتی سطح پر استعمال کر سکتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب امریکہ کی توجہ اور وسائل مشرقِ وسطیٰ میں مصروف ہیں۔ ماہرین کے مطابق، توانائی کی فراہمی اور عالمی تجارت میں خلل کے باوجود چین نے اپنی طویل مدتی پالیسیوں کے تحت متبادل توانائی ذرائع، ذخائر اور سپلائی چینز کو مضبوط بنا رکھا ہے، جس کے باعث وہ دیگر ایشیائی معیشتوں کے مقابلے میں نسبتاً بہتر پوزیشن میں ہے۔ مزید برآں، چین علاقائی سفارتکاری میں بھی سرگرم دکھائی دیتا ہے، جہاں اس نے ایران تنازع کے حوالے سے ثالثی کی کوششوں میں محدود مگر اہم کردار ادا کیا، جس سے اس کی عالمی سطح پر اثر اندازی کی خواہش ظاہر ہوتی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس صورتحال میں چین ایشیا میں اپنے معاشی اور تزویراتی منصوبوں، خصوصاً انفراسٹرکچر اور تجارتی روابط، کو مزید آگے بڑھا سکتا ہے، جبکہ دیگر بڑی طاقتیں بحران میں الجھی رہیں گی۔

ماریشس نے متنازعہ چاگوس جزائر پر دوبارہ دعویٰ کرنے کا عزم کیا

بحر ہند میں واقع یہ جزائر تزویراتی اہمیت کے حامل ہیں

لندن: ماریشس نے متنازعہ چاگوس جزائر پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے، یہاں تک کہ برطانیہ کے ساتھ مجوزہ معاہدے پر غیر یقینی صورتحال بڑھ رہی ہے۔ بحر ہند میں واقع یہ جزائر تزویراتی اہمیت کے حامل ہیں، خاص طور پر ڈیاگو گارسیا جو کہ امریکہ اور برطانیہ کے مشترکہ فوجی اڈے کی میزبانی کرتا ہے۔ ماریشس میں ایک بحر ہند کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر خارجہ دھننجے رام فل نے زور دیا کہ ان کا ملک تمام ممکنہ ذرائع سے اپنی کوششیں جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا، "ہم بحر ہند کے اس حصے میں کالونائزیشن کے عمل کو مکمل کرنے کے لیے کسی بھی سفارتی یا قانونی راستے پر قبضہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ انصاف کا معاملہ ہے۔ ان کا یہ ریمارکس برطانیہ کے اس اشارہ کے بعد آیا ہے کہ وہ جزائر کی واپسی کے منصوبوں کو روک سکتا ہے جب تک کہ اسے امریکہ کی حمایت حاصل نہ ہو۔ اس ترقی نے دیرینہ تنازعہ میں پیچیدگی کی ایک نئی پرت کا اضافہ کر دیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اس سے قبل اس مجوزہ معاہدے پر تنقید کرتے ہوئے اسے بہت بڑی حماقت قرار دیا تھا، جس نے موجودہ سفارتی صورتحال کو متاثر کیا ہے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم کیر سٹارمر کے ڈاؤننگ سٹریٹ کے دفتر سے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ معاہدہ صرف اسی صورت میں آگے بڑھے گا جب اسے امریکی حمایت حاصل ہو۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ اس معاہدے کے لیے ضروری قانون سازی کا پارلیمنٹ میں وقت ختم ہو سکتا ہے، جس میں کوئی نیا بل پیش کرنے کا کوئی فوری منصوبہ نہیں ہے۔ ماریشس کے اٹارنی جنرل گیون گلوور نے واشنگٹن اور لندن کے درمیان کشیدگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ صورتحال متوقع تھی۔ انہوں نے کہا، "ہم اینگلو امریکن تعلقات پر منحصر ہیں...... امریکا اور برطانیہ کو ایک معاہدے تک پہنچنا ہوگا۔" موریشس 22 اپریل کو برطانوی حکومت کے ساتھ مزید بات چیت کرے گا تاکہ جزائر چاگوس کے مستقبل پر بات چیت کی جا سکے۔

پاکستان آئل انڈسٹری کو ۱۰۰/ارب کے نقصان کا خدشہ

تخمینہ اثر ۱۰۰/بلین روپے سے زائد انوینٹری نقصانات صرف کارپوریٹ دھچکا نہیں ہے

اسلام آباد: پاکستان کی تیل کی صنعت نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اسے 100 ارب روپے کے انوینٹری کے نقصان کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس سے پورے شعبے کو دھچکا لگے گا۔ صنعت کے ایک عہدیدار نے کہا، ڈیزل کی قیمتوں میں کمی انہیں ایندھن کو 135 روپے فی لیٹر تک کے نقصان پر فروخت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ تخمینہ اثر 100 بلین روپے سے زائد انوینٹری نقصانات صرف کارپوریٹ دھچکا نہیں ہے؛ یہ ایک نظامی جھٹکا ہے۔ صنعت کے ایک اہلکار نے مزید کہا کہ ڈیزل کی قیمتوں میں زبردست کمی سے راحت ملی لیکن پاکستان کے لیے ایندھن کی سپلائی میں چھپی قیمت پر۔ جمعہ کے آخر میں ڈیزل کی قیمتوں میں 520 روپے سے 385 روپے فی لیٹر تک کمی کا ملک بھر کے صارفین نے خیر مقدم کیا ہے۔ کسانوں، ٹرانسپورٹرز اور گھرانوں کے لیے، جو پہلے ہی بڑھتی ہوئی مہنگائی سے پریشان ہیں، یہ فیصلہ حقیقی مہلت فراہم کرتا ہے۔ تاہم، راحت کے اس لمحے کے نیچے صنعت کے کھلاڑیوں میں گہری تشویش پائی جاتی ہے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ کیا قیمتیں گرنی چاہئیں لیکن کیا ہمارا نظام توانائی کی سلامتی کو خطرے میں ڈالے بغیر اس طرح کے جھٹکوں کو جذب کر سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صرف آٹھ دنوں میں، پاکستان کے تیل کے شعبے میں ریکارڈ اضافہ ہوا جس کے بعد ڈرامائی تبدیلی آئی۔ تیل کی مارکیٹنگ کمپنیاں، جو ایندھن کی درآمد اور تقسیم کے لیے ذمہ دار ہیں، کو بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اسٹاک کی سطح کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ جب ڈیزل کی قیمت 520 روپے تھی، تو انہوں نے اس کے مطابق درآمد کیا، ان خریداریوں کو بینک کریڈٹ کے ذریعے فنانس کیا۔ اس طرح کے نقصانات کو جذب کرنے کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ جب قیمتیں بڑھ جاتی ہیں تو منافع کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ جب قیمتیں گرتی ہیں، نقصانات کو خاموشی سے اندرونی شکل دی جاتی ہے۔ انہوں نے استدلال کیا کہ یہ توازن پالیسی کے گہرے فرق کو ظاہر کرتا ہے۔ زیادہ تر تجارت پوسٹ ڈیٹڈ چیکوں پر انحصار کرتی ہے۔ ڈیلر کریڈٹ پر ایندھن وصول کرتے ہیں اور مستقبل کی ادائیگیوں کا عہد کرتے ہیں، جبکہ آئل مارکٹنگ کمپنیاں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے ان آمد پر انحصار کرتے ہیں۔ لیکن جب قیمت خرید فروخت کی قیمت سے تیزی سے ہٹ جاتی ہے، تو یہ نظام تناؤ شروع ہو جاتا ہے۔ ڈیلرز، جو ڈیزل 520 روپے میں خریدتے تھے، اب اسے 385 روپے میں فروخت کر رہے ہیں۔ ان کے جاری کردہ چیک اب حقیقت کی عکاسی نہیں کرتے۔

چین نے چھپی ہوئی بدعنوانی کے خلاف نئے سرے سے کریک ڈاؤن میں "بچولئے" افراد کو نشانہ بنایا

چین کے بڑھتے ہوئے نگرانی نظام اور کریک ڈاؤن پر عالمی تشویش میں اضافہ

بیجنگ: چین کے اعلیٰ عدالتی اداروں کے پاس مفصل طریقے ہیں کہ ملک کے فوجداری قانون کو بدعنوان دلالوں پر لاگو کیا جا سکتا ہے، جس سے بدعنوانی کی نئی اور چھپی ہوئی شکلوں" سے نمٹنے کے معیار کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ یہ رہنمائی عدالتی تشریح کا حصہ تھی جسے جمعہ کو سپریم پیپلز کورٹ اور سپریم پیپلز پروکیوریٹ نے مشترکہ طور پر جاری کیا تھا۔ اس میں، ادارے بدعنوانی کے سلسلے میں تمام شرکا کے خلاف قانون نافذ کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں، براہ راست رشوت دینے والوں اور وصول کنندگان کو بیچوانوں، اہلکاروں اور انتظامی اہلکاروں کے لیے۔ تشریح کا مقصد ان بیچوانوں کو روکنا اور ملک بھر میں پراسیکیوٹرز اور ججوں کو فوجداری قانون کو زیادہ درست طریقے سے لاگو کرنے اور متعلقہ مقدمات کو زیادہ مؤثر طریقے سے نمٹانے میں مدد کرنا ہے۔ یہ چھپی ہوئی بدعنوانی کے خلاف ایک وسیع تر دباؤ کا حصہ ہے، یا گرافٹ جو وصول کنندہ اور دینے والے کو مختلف لین دین کی پرتوں کے ذریعے دور کرتا ہے۔ عدالتی تشریح کے مطابق رشوت ستانی کے عمل میں ثالثی یا سہولت کار کے طور پر کام کرنے والوں کو بھی مجرمانہ طور پر ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ اگر کسی فرد کو رشوت 100,000 یوآن سے زیادہ ہے، یا کسی تنظیم کو رشوت 500,000 یوآن سے زیادہ ہے، تو ایک درمیانی شخص کا عمل ایک "سنگین جرم" کے مترادف ہو سکتا ہے اور جرمانے کے ساتھ ساتھ تین سال تک قید کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ چین کے وسیع ہوتے نگرانی نظام اور اندرونِ ملک کریک ڈاؤن پر عالمی سطح پر تشویش بڑھتی جا رہی ہے، جہاں انسانی حقوق کے اداروں اور پالیسی سازوں نے ان اقدامات پر سخت سوالات اٹھائے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، ورلڈ ایغور کانگریس نے اپنی حالیہ بریفنگ میں چین کی نگرانی ٹیکنالوجی کے عالمی پھیلاؤ اور اویغور مسلمانوں پر جاری سخت پالیسیوں کو اجاگر کیا۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ چینی نگرانی نظام نہ صرف ملک کے اندر بلکہ عالمی سطح پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ جرمنی میں بھی اس معاملے نے سیاسی توجہ حاصل کی، جہاں مقامی حکام کی جانب سے ہک ویژن اور داہوا جیسے چینی نگرانی نظام کے استعمال پر سوالات اٹھائے گئے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ ٹیکنالوجیز انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، خصوصاً اویغور کمیونٹی کی بڑے پیمانے پر نگرانی، سے منسلک رہی ہیں۔ اسی دوران، 1990 کے بیرن اپ رائزنگ کی برسی پر یورپ میں مظاہرے کیے گئے، جہاں مظاہرین نے مبینہ ریاستی کارروائیوں پر انصاف کا مطالبہ کیا۔ اس واقعے کو اویغور مزاحمت کی ایک اہم علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مزید برآں، چین نے حال ہی میں ایک جامع اقتصادی سکیورٹی فریم ورک متعارف کرایا ہے، جس کے تحت ریاست کو اہم صنعتی شعبوں پر مزید کنٹرول حاصل ہوگا۔ اس پالیسی میں غیر ملکی اداروں کے خلاف پابندیاں اور دیگر اقدامات شامل ہو سکتے ہیں، جس نے عالمی سطح پر مزید خدشات کو جنم دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق، چین کا بڑھتا ہوا "ڈیجیٹل آمرانہ ماڈل" عالمی نظام پر اثر انداز ہو سکتا ہے، جہاں نگرانی اور کنٹرول کے یہ طریقے دیگر ممالک تک بھی منتقل ہو رہے ہیں، جس سے عالمی سطح پر آزادی اظہار اور رازداری کے حوالے سے نئے چیلنجز پیدا ہو رہے ہیں۔

پاکستان میں افغان طالبات کو ویزے کی تجدید کے رک جانے کے باعث ملک بدری کے خطرے کا سامنا

اسلام آباد/کابل: پاکستان میں افغان طالبات کا کہنا ہے کہ وہ زبردستی ملک بدری اور ویزا کی تجدید کے بارے میں فکر مند ہیں، کیونکہ حکام غیر دستاویزی تارکین وطن کے خلاف کریک ڈاؤن تیز کر رہے ہیں۔ بہت سے لوگ رپورٹ کرتے ہیں کہ بار بار درخواستوں کے بعد بھی ویزا کی توسیع کو مسترد کیا جا رہا ہے، جس سے یونیورسٹیوں میں داخلہ لینے کے باوجود انہیں گرفتاری اور ہٹائے جانے کا خطرہ ہے۔ طلباء بڑھتے ہوئے خوف اور اضطراب کو بیان کرتے ہیں، خاص طور پر ان لوگوں میں جو تعطیلات کے دوران واپس افغانستان گئے تھے اور اب ویزوں کی میعاد ختم ہونے کی وجہ سے واپس نہیں آ سکتے۔ ان کا کہنا ہے کہ بگڑتی ہوئی صورتحال نے بہت سے لوگوں کو ہاسٹل یا کیمپس تک محدود رہنے پر مجبور کر دیا ہے، اگر وہ آزادانہ طور پر باہر نکلتے ہیں تو پولیس کی طرف سے حراست میں لے جانے کا خدشہ ہے۔ کئی طالب علم بڑھتے ہوئے اخراجات اور ویزا پروسیسنگ میں طویل تاخیر کی اطلاع دیتے ہیں، کچھ کو بغیر منظوری کے ایک سال سے زیادہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ غلط فہمیوں کی وجہ سے حراست میں لیے جانے کے کیسز بھی رپورٹ ہوئے ہیں، جس سے ان خدشات کو تقویت ملتی ہے کہ تعلیم پر کوئی باضابطہ پابندی نہ ہونے کے باوجود، عملی رکاوٹیں ان کی پڑھائی اور روزمرہ کی زندگی میں مسلسل خلل ڈال رہی ہیں۔ تعلیمی کارکنوں نے خبردار کیا ہے کہ پاکستان کا افغان طلباء کے ساتھ برتاؤ بین الاقوامی کنونشنز کے تحت اس کی ذمہ داریوں سے متصادم ہو سکتا ہے، خاص طور پر تعلیم کے حق، صوابدیدی حراست سے تحفظ، اور ملک بدری کے معاملات میں قانونی عمل کے حوالے سے۔ افغانستان میں طالبان کی واپسی اور خواتین کی تعلیم پر پابندیوں کے بعد سے، بہت سی لڑکیاں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لیے ملک چھوڑنے پر مجبور ہوئیں، محدود قانونی تحفظات کے باوجود پاکستان ایک اہم مقام بن گیا۔ خواتین کے حقوق، تعلیم پر پابندی، اور معاشی مشکلات کی شدید حدوں کے ساتھ، افغانستان کو ایک گہرے انسانی بحران کا سامنا ہے، جس کی وجہ سے جبری واپسی خاص طور پر طالبات کے لیے خطرناک ہے۔ جب ملک بدری کے دباؤ میں اضافہ ہوتا ہے اور ویزا کی غیر یقینی صورتحال برقرار رہتی ہے، پاکستان میں افغان طالبات طالبان کی اندرون ملک پابندیوں کی پالیسیوں اور بیرون ملک بڑھتی ہوئی عدم تحفظ کے درمیان پھنس جاتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کی تعلیم اور مستقبل کو خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا، فارس اور بازنطین، دونوں ریاستوں کے بادشاہ بن گئے۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

زندگی کا ادراک اور صبر کا فلسفہ، زندگی کا اصل راز

اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو صبر دراصل انسان کے ایمان اور اس کے یقین کا مظہر ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان اپنی محدود بصیرت کے باوجود ایک وسیع تر حکمت پر یقین رکھتا ہے۔ وہ یہ مانتا ہے کہ ہر دکھ، ہر آزمائش، اور ہر محرومی کے پیچھے کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور پوشیدہ ہے۔ پس، زندگی کا اصل راز شاید یہی ہے کہ اسے مکمل طور پر سمجھنا ممکن نہیں، مگر اسے صبر کے ساتھ جینا ممکن ہے۔ زندگی ہمیں اپنے فیصلوں میں شریک نہ بھی کرے، تب بھی ہم اس کے ساتھ چلنے کا ہنر سیکھ سکتے ہیں اور یہ ہنر صبر کے بغیر ممکن نہیں۔ صبر کا ایک اہم پہلو "امید" سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ صبر مایوسی نہیں سکھاتا بلکہ یہ امید کا چراغ روشن رکھتا ہے۔

مسعود محبوب خان (ممبئی)

زندگی یہ مختصر سا لفظ اپنے اندر ایک طویل داستان سموئے ہوئے ہے۔ ایک ایسی داستان جس کے ابواب انسان کی خواہشات، مجبوریوں، امیدوں اور محرومیوں سے ترتیب پاتے ہیں۔ کبھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ زندگی ہمارے ساتھ مشورہ کیے بغیر ہی اپنے فیصلے صادر کرتی چلی جاتی ہے؛ ہمارے لیے راستے چنتی ہے، ہمیں لوگوں سے ملاتی ہے، اور پھر اچانک انہیں ہم سے جدا بھی کر دیتی ہے۔ ایسے میں دل کے نہاں خانوں سے ایک سوال ابھرتا ہے: "اے زندگی! اگر سب کچھ تمہیں ہی طے کرنا تھا تو ہمیں اختیار کا یہ فریب کیوں دیا گیا؟" یہ سوال محض شکوہ نہیں بلکہ انسانی شعور کی ایک گہری پرت کی عکاسی ہے۔ انسان اپنی فطرت میں خودمختاری چاہتا ہے، وہ اپنے راستے خود منتخب کرنا چاہتا ہے، اپنے خوابوں کی تعبیر خود لکھنا چاہتا ہے۔ مگر زندگی کا نظام اس کے برعکس ایک ایسی ترتیب رکھتا ہے جس میں اختیار اور مجبوری ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ انسان ارادہ کرتا ہے، مگر نتیجہ اس کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ جب انسان زندگی کو سطحی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اسے یہ ایک بے ترتیب سلسلہ محسوس ہوتی ہے۔ خوشیوں اور غموں کا ایک ایسا ہجوم جس میں کوئی ربط نظر نہیں آتا۔ لیکن جب وہ ٹھہر کر، غور و فکر کے ساتھ زندگی کے تجربات کو پرکھتا ہے تو ایک حقیقت اس پر منکشف ہوتی ہے: زندگی دراصل صبر کا دوسرا نام ہے۔ اسلامی تعلیمات میں صبر کو غیر معمولی مقام حاصل ہے۔ قرآنِ حکیم میں بارہا صبر کی تلقین کی گئی ہے اور صبر کرنے والوں کے لیے اللّٰہ کی معیت اور خاص رحمت کی بشارت دی گئی ہے۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (بے شک اللّٰہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صبر محض ایک اخلاقی خوبی نہیں بلکہ ایک روحانی قوت ہے جو انسان کو اللّٰہ سے قریب کرتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں صبر، زندگی کے تلخ و شیریں تجربات کے درمیان ایک مضبوط پل بن جاتا ہے۔ انسان جب حالات کے جبر اور آزمائشوں کے ہجوم میں خود کو تنہا محسوس کرتا ہے، تو یہی یقین کہ اللّٰہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، اس کے دل کو سہارا دیتا ہے اور اس کے قدموں کو لغزش سے بچاتا ہے۔ یوں صبر محض برداشت کا نام نہیں رہتا بلکہ ایک زندہ احساس بن جاتا ہے جو انسان کو مایوسی کی گہرائیوں سے نکال کر امید کی روشنی تک لے آتا ہے۔

اسی تناظر میں جب ہم زندگی کے نشیب و فراز پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ صبر دراصل ایک داخلی توازن کا نام ہے۔ یہ وہ کیفیت ہے جو انسان کو دکھ میں بکھرنے نہیں دیتی اور خوشی میں بہکنے نہیں دیتی، بلکہ ہر حال میں اسے اعتدال اور وقار کے ساتھ جینے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ "صبر" یہ ایک ایسا لفظ ہے جو بظاہر سادہ ہے، مگر اپنے اندر ایک عظیم کائنات رکھتا ہے۔ یہ محض برداشت کا نام نہیں، بلکہ یہ شعور، استقامت اور داخلی قوت کا مظہر ہے۔ جب کوئی عزیز بچھڑتا ہے، تو دل کی دنیا ویران ہو جاتی ہے؛ مگر اسی ویرانی میں صبر چراغ بن کر جلتا ہے۔ جب کوئی اپنا روٹھ جاتا ہے اور تعلق کی ڈور کمزور پڑنے لگتی ہے، تب بھی صبر ہی وہ سہارا بنتا ہے جو انسان کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔

اہلِ علم نے صبر کو تین بنیادی اقسام میں تقسیم کیا ہے: (1) اطاعت پر صبر یعنی نیکی اور عبادات پر ثابت قدم رہنا۔ (2) معصیت سے بچنے پر صبر یعنی خواہشات کے باوجود گناہ سے رک جانا۔ (3) مصیبت پر صبر یعنی آزمائشوں اور تکالیف کو حوصلے کے ساتھ برداشت کرنا۔ ان تینوں صورتوں میں صبر انسان کی شخصیت کو متوازن اور مضبوط بناتا ہے۔ درحقیقت یہی تینوں پہلو انسانی زندگی کے مکمل دائرے کا احاطہ کرتے ہیں۔ انسان کا تعلق اپنے ربّ سے ہو، اپنے نفس سے ہو یا خارجی حالات سے ہر سطح پر صبر کی ایک خاص صورت درکار ہوتی ہے۔ اطاعت پر صبر انسان کو روحانی بلندی عطاء کرتا ہے، معصیت سے بچنے کا صبر اس کے باطن کو پاکیزگی بخشتا ہے، اور مصیبت پر صبر اس کے اندر برداشت اور استقامت کی وہ قوت پیدا کرتا ہے جو اسے حالات کے طوفانوں میں بھی ثابت قدم رکھتی ہے۔ یوں جب ان تینوں اقسام کو ایک ساتھ دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ صبر محض ایک وقتی ردِعمل نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر طرزِ زندگی ہے، جو انسان کے فکر و عمل، ظاہر و باطن اور انفرادی و اجتماعی پہلوؤں کو سنوارتا اور نکھارتا ہے۔

زندگی کے اس سفر میں بعض اوقات انسان کو ایسے الزامات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے جو اس کے کردار پر سوالیہ نشان بن کر آتے ہیں۔ یہ لمحے انسان کی باطنی قوت کا امتحان ہوتے ہیں۔ یہاں صبر محض خاموشی اختیار کرنے کا نام نہیں، بلکہ اپنی سچائی پر قائم رہنے کا نام ہے۔ اسی طرح جب انسان اپنی خواہشات کے تعاقب میں رہتا ہے اور پھر وہ خواہشات پوری نہیں ہوتیں، تو دل میں ایک خلا سا پیدا ہوتا ہے۔ یہ خلا بھی صبر ہی سے پُر ہوتا ہے۔ جدید نفسیات بھی اس حقیقت کی تائید کرتی ہے کہ صبر یا emotional resilience انسان کی ذہنی صحت کے لیے ناگزیر ہے۔ جو افراد مشکلات میں صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں، وہ ذہنی دباؤ (stress) کا بہتر مقابلہ کرتے ہیں اور زندگی کے نشیب و فراز میں زیادہ متوازن رہتے ہیں۔ اس طرح صبر نہ صرف روحانی بلکہ نفسیاتی استحکام کا بھی ذریعہ بنتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ داخلی سکون اور نفسیاتی توازن دراصل ایک ہی حقیقت کے دو رُخ ہیں۔ جب انسان صبر کو شعوری طور پر اپنی زندگی کا حصّہ بناتا ہے تو اس کے اندر ایک ایسی مضبوطی پیدا ہوتی ہے جو اسے وقتی جذباتی ردِعمل سے بچاتی ہے۔ وہ حالات کے زیرِ اثر بہنے کے بجائے انہیں سمجھنے اور سنبھالنے کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔ اسی بنا پر صبر کو محض ایک اخلاقی صفت نہیں بلکہ ایک عملی مہارت بھی کہا جا سکتا ہے، جو انسان وقت کے ساتھ سیکھتا اور نکھارتا ہے۔ یہ مہارت اسے نہ صرف آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتی ہے بلکہ زندگی کے پیچیدہ حالات میں درست فیصلے کرنے کی بصیرت بھی عطا کرتی ہے۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر، ہر زخم کے جواب میں، ہر محرومی کے ازالے کے لیے، انسان کو صبر کا ہی دامن تھامنا پڑتا ہے۔ گویا صبر کوئی وقتی عمل نہیں بلکہ ایک مستقل طرزِ حیات ہے۔ یہ وہ قوت ہے جو انسان کو شکستہ دل ہونے کے باوجود جینے کا حوصلہ دیتی ہے، اندھیروں میں روشنی کی امید دلاتی ہے، اور ناامیدی کے بیابان میں امید کے چراغ روشن رکھتی ہے۔ تاریخ انسانیت اس بات کی گواہ ہے کہ عظیم شخصیات نے اپنی کامیابیوں کی بنیاد صبر ہی پر رکھی۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی زندگیاں صبر و استقامت کی روشن مثالیں ہیں۔ خصوصاً حضرت ایوبؑ کا صبر اور حضرت یوسفؑ کی آزمائشوں میں ثابت قدمی اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ صبر کے بغیر عظمت کا حصول ممکن نہیں۔ درحقیقت یہ مثالیں محض قصے یا روایات نہیں بلکہ عملی رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔ یہ ہمیں بتاتی ہیں کہ آزمائشیں زندگی کا لازمی حصہ ہیں، مگر ان کا سامنا کس انداز سے کیا جائے، یہی انسان کی اصل پہچان بنتا ہے۔ حضرت ایوبؑ کی طویل بیماری اور مصائب میں شکر و صبر، اور حضرت یوسفؑ کی تنہائی، قید اور سازشوں کے باوجود پاکدامنی اور استقامت یہ سب اس بات کی دلیل ہیں کہ صبر انسان کو گرا نہیں دیتا بلکہ اسے ایک بلند مقام تک پہنچاتا ہے۔ اسی تسلسل میں یہ حقیقت اور نمایاں ہو جاتی ہے کہ صبر وقتی کامیابی کا نہیں بلکہ دائمی عظمت کا راستہ ہے۔ جو شخص صبر کو اپنا شعار بنا لیتا ہے، وہ نہ صرف آزمائشوں سے سرخرو ہوتا ہے بلکہ وقت کے ساتھ ایک مثالی کردار کے طور پر ابھرتا ہے، جس کی زندگی دوسروں کے لیے مشعلِ راہ بن جاتی ہے۔

اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو صبر دراصل انسان کے ایمان اور اس کے یقین کا مظہر ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان اپنی محدود بصیرت کے باوجود ایک وسیع تر حکمت پر یقین رکھتا ہے۔ وہ یہ مانتا ہے کہ ہر دکھ، ہر آزمائش، اور ہر محرومی کے پیچھے کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور پوشیدہ ہے۔ پس، زندگی کا اصل راز شاید یہی ہے کہ اسے مکمل طور پر سمجھنا ممکن نہیں، مگر اسے صبر کے ساتھ جینا ممکن ہے۔ زندگی ہمیں اپنے فیصلوں میں شریک نہ بھی کرے، تب بھی ہم اس کے ساتھ چلنے کا ہنر سیکھ سکتے ہیں اور یہ ہنر صبر کے بغیر ممکن نہیں۔ صبر کا ایک اہم پہلو "امید" سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ صبر مایوسی نہیں سکھاتا بلکہ یہ امید کا چراغ روشن رکھتا ہے۔ یہ انسان کو یہ یقین دلاتا ہے کہ ہر رات کے بعد صبح ضرور آتی ہے، اور ہر آزمائش کے بعد آسانی مقدر بنتی ہے۔ درحقیقت صبر اور امید ایک ہی حقیقت کے دو لازم و ملزوم پہلو ہیں۔ صبر انسان کو تھامے رکھتا ہے، جب کہ امید اسے آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ اگر صبر نہ ہو تو انسان مشکلات کے بوجھ تلے دب کر ٹوٹ سکتا ہے، اور اگر امید نہ ہو تو وہ جینے کی امنگ ہی کھو بیٹھتا ہے۔ اس لیے یہ دونوں مل کر انسان کے اندر ایک ایسی متوازن کیفیت پیدا کرتے ہیں جو اسے ہر حال میں قائم و دائم رکھتی ہے۔

اسی ربط کے ساتھ جب انسان زندگی کے کٹھن مراحل سے گزرتا ہے تو صبر اس کے قدموں کو استحکام دیتا ہے اور امید اس کی نگاہ کو روشنی عطا کرتی ہے۔ یوں وہ نہ صرف حالات کا مقابلہ کرتا ہے بلکہ ایک مثبت سوچ کے ساتھ مستقبل کی طرف بڑھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ گھڑی بھی آتی ہے جب آزمائشیں آسانیوں میں بدل جاتی ہیں اور صبر کا پھل اپنی پوری مٹھاس کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ آخر کار انسان اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ زندگی ایک سوال نہیں جس کا جواب تلاش کیا جائے، بلکہ ایک سفر ہے جسے صبر کے ساتھ طے کیا جائے۔ اور شاید اسی میں اس کی اصل خوبصورتی پوشیدہ ہے۔ یوں صبر محض ایک ردِعمل نہیں بلکہ ایک شعوری انتخاب ہے۔ ایک ایسا انتخاب جو انسان کو ٹوٹنے سے بچاتا ہے اور اسے زندگی کے ہر امتحان میں سرخرو کرتا ہے۔ یہی صبر انسان کو عام سے خاص، اور کمزور سے مضبوط بنا دیتا ہے۔ درحقیقت یہی شعوری انتخاب انسان کی اصل شخصیت کی تشکیل کرتا ہے۔ جب انسان حالات کے جبر کے سامنے بے بس ہونے کے بجائے صبر کا راستہ اختیار کرتا ہے، تو وہ اپنے اندر ایک نئی قوت کو دریافت کرتا ہے۔ ایسی قوت جو اسے نہ صرف سنبھالتی ہے بلکہ اسے نکھارتی بھی ہے۔ یہ صبر ہی ہے جو انسان کو وقتی شکستوں سے بلند کر کے دائمی کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔ اسی تسلسل میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صبر اختیار کرنا دراصل زندگی کو ایک مثبت زاویے سے دیکھنے کا نام ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

مشرق وسطی کی بساط کی خفیہ چالیں معاہدے کر سکتی ہیں متاثر

پیس پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ ایران کی حکمت عملی کے سامنے امریکہ نے سر تو خم کر دیا، مگر جنگ کا یہ عارضی معاہدہ مشکوک ضرور ہے۔ دنیا کے سامنے جس طرح سے ایران بلاخوف حملوں کا جواب دے کر اسرائیل و امریکہ کو جنگ کو روکنے کے لئے مجبور کر دیا، یہ وہاں کی حکومت و عوام کی خود اعتمادی ہے۔ مشرق وسطی ایک مرتبہ پھر ایسے نازک موڑ پر کھڑا ہے، جہاں حقیقت و پروپگنڈہ اور حقیقت و مفروضہ سب ایک دوسرے میں اس طرح گڈمڈ ہو چکے ہیں کہ عام قاری ہی نہیں، بلکہ سنجیدہ مبصر بھی ششدر رہ جائے۔ امریکہ واسرائیل کی فریبی چالوں پر بھی ایران کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مشرق وسطی کے جنگ بندی معاہدے پر تبصرہ کرتے ہوئے مذکورہ تاثرات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ ایران کی جانب سے جنگ بندی کی پیشکش کو قبول کرنا بظاہر ایک مثبت پیش رفت تھی، جس سے امید بندھی تھی کہ خطے میں کشیدگی کم ہوگی، مگر حیرت انگیز طور پر اسی دوران مختلف ممالک خصوصاً سعودی عرب و دیگر علاقوں میں حملوں کی خبریں سامنے آئی ہے، جنہوں نے اس امن کی کوشش کو مشکوک بنا دیا، جبکہ ایران نے واضح طور پر ان حملوں سے لاتعلقی ظاہر کی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایران براہ راست ملوث نہیں ہے تو، پھر یہ حملے کون انجام دے رہا ہے؟ اور مقصد کیا ہے؟ حالیہ حالات کا تجزیہ کیا جائے تو ایک پہلو بار بار سامنے آتا ہے کہ اسرائیل کی مسلسل جارحانہ حکمت عملی لبنان پر حملہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ نہ صرف فضائی بمباری کی گئی، بلکہ ایک ممکنہ بڑے تصادم کی بنیاد بھی رکھ دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ قوتیں جنگ کو روکنا چاہتی ہیں، جبکہ کچھ اسے مزید پھیلانے پر تلی ہوئی ہیں۔ یہاں اصل سوال اسرائیل کے عزائم کا ہے، وہ اپنی مبینہ سلامتی کے نام پر حملے کا انجام دے کر عرب کو دھمکانے کا بھی کام کر رہا ہے، اور اس کی تاریخ ہے کہ وہ پیشگی حملے کی پالیسی پر گامزن رہا ہے۔ اسرائیل کی بین الاقوامی قانونی کی دھجیاں اڑانا، اور امریکہ کی اندھی حمایت نے اس کو اس طرح غرور میں مبتلا کر دیا ہے کہ اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر ایوب نے کہا کہ اسرائیل محدود انتشار کی پالیسی پر عمل کر رہا ہے، اس کا مقصد پورے خطے کو اس حد تک غیر مستحکم رکھا جائے کہ کوئی ایک طاقت خصوصی طور پر ایران مضبوط ہو کر اس کا مقابلہ نہ کر سکے، اسی تناظر میں اگر مختلف ممالک پر حملے ہو رہے ہیں تو یہ بعید نہیں کہ وہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر اسی پالیسی کا حصہ ہو۔

ہمایوں کبیر کی ویڈیو اور مسلم قیادت

ہمایوں کبیر کی ویڈیو نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ کس طرح سے کچھ مسلم لیڈران ہی مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں لگے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ اج سے نہیں چل رہا ہے بلکہ ملک کی ازادی سے لے کر موجود دور تک ایسے مسلمانوں نے قوم کو نقصان پہنچایا ہے۔ ہمایو کبیر نے ٹی ایم سی سے الگ ہونے کے بعد خود کو مسلم لیڈر کے طور پر پیش کیا اور انہوں نے مسلمانوں کو اپنے قریب کرنے کی پوری کوشش کی اور ملک کے ایک بڑے مسلم لیڈر اسدالدین اویسی سیاسی اتحاد کرنے میں بھی وہ کامیاب ہو گئے۔ ہمایو کبیر کی سیاست زیادہ دن نہیں چلی اور ایک ویڈیو نے ان کے تمام ارمانوں پر پانی پھیر دیا اور قوم کو ان کی اصلیت دکھا دی۔ ہمایو کبیر جیسے لوگوں سے مسلمانوں کو ہمیشہ نقصان پہنچا ہے حالانکہ ہمایو کبیر کو مسلمانوں نے کبھی اپنا لیڈر مانا ہی نہیں کیونکہ ان کے کئی ایسے کام رہے کہ جن پر ہمیشہ مسلمانوں کو شکی رہا اور پھر یہ شک ایک ویڈیو کے بعد یقین میں تبدیل ہو گیا۔ مسلمانوں کو سیاسی طور پر گمراہ کرنے والوں نے کبھی کوئی کمی باقی نہیں رکھی اور اج سیاست میں مسلمان اسی کا کامیاب بھگتنے کو مجبور ہیں کہ کس طرح سے کچھ لیڈران نے جو کہ مسلمان ہی رہے انہوں نے مسلمانوں کو ہی سب سے زیادہ نقصان پہنچایا اور سیاسی طور پر اپنے فائدے کے لیے مسلمانوں کو استعمال کیا گیا اور اج بھی یہ سلسلہ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی طرح سے جاری ہے۔ اج حالات یہ ہو چکے ہیں کہ مسلمان حیران بھی ہے اور پریشان بھی ہے اور وہ یہ سوچ رہا ہے کہ ایسے دور میں وہ کس پر یقین کرے، جو لوگ بی جے پی کو رات دن خوب برا کہتے ہیں ان میں بھی کس پر بھروسہ کیا جائے کہ وہ مسلمانوں کے حق میں بہتر کام کریں گے۔ یہ بھی ایک کڑوی حقیقت ہے کہ بی جے پی کا نام لے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا کچھ لیڈران کے لیے کافی اسان ہو چکا ہے اور وہ اپنا مقصد پورا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے دور میں کہ جب مسلمان سیاست میں کنارے لگ چکا ہے اور دور دور تک اس کو سیاست میں مضبوطی کی کوئی بہتر امید نظر نہیں آتی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۱۳/اپریل۔۲۰۲۶

ہمایوں کبیر کی حقیقت آشکار

مغربی بنگال کی سیاست میں ایک اسٹنگ آپریشن کے ویڈیو نے تہلکہ مچا دیا ہے۔ بابری مسجد کا جذباتی نعرہ لگاتے ہوئے مسلمانوں کو بیوقوف بنانے والے ہمایوں کبیر کی خود حقیقت آشکار ہو گئی ہے اور ان کا پردہ فاش ہو گیا ہے۔ ترنمول کانگریس نے ایک ویڈیو جاری کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ ہمایوں کبیر بی جے پی کے اشاروں پر کام کر رہے ہیں۔ جو ویڈیو ترنمول کانگریس نے جاری کیا ہے وہ بہت تیزی سے وائرل ہو گیا ہے۔ اس ویڈیو میں ہمایوں کبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا اور دیکھا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کو بیوقوف بنانا بہت آسان ہے۔ اس کیلئے انہیں پیسے کی ضرورت تھی۔ انہوں نے بی جے پی سے 1000 کروڑ روپئے کا سودا کیا ہے تا کہ مسلمانوں کو ترنمول کانگریس سے دور کرتے ہوئے بنگال میں ممتا بنرجی کو اقتدار سے بیدخل کر سکیں۔ اس ویڈیو میں ہمایوں کبیر یہ بھی کہتے ہوئے دکھائی دئے ہیں کہ ان کے سینئر بی جے پی قائدین ہیمنتا بسوا سرما اور سوویندو ادھیکاری سے بہت قریبی تعلقات ہیں۔ یہ درحقیقت ترنمول کانگریس کا ایک ایسا دھما کہ رہا ہے جس نے بنگال کی سیاست میں ہی ایک طرح سے بھونچال پیدا کر دیا ہے اور اس کے اثرات ملک کی دوسری ریاستوں میں بھی محسوس کئے جا رہے ہیں۔ مجلس اتحاد المسلمین نے بنگال میں ہمایوں کبیر کی پارٹی کے ساتھ انتخابی مفاہمت کی تھی اور ساتھ مل کر مقابلہ کیا جا رہا تھا تاہم اس ویڈیو کے وائرل ہوتے ہیں مجلس نے ہمایوں کبیر کی پارٹی سے اتحاد ختم کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ ترنمول نے 1000 کروڑ کی معاملت کا حوالہ دیتے ہوئے ای ڈی کے ذریعہ تحقیقات کروانے کا مطالبہ کیا تھا جبکہ ہمایوں کبیر کا کہنا ہے کہ یہ ویڈیو فرضی ہے اور مصنوعی ذہانت سے تیار کیا گیا ہے۔ ہمایوں کبیر کی جانب سے تردید تو سمجھ میں آتی ہے تاہم بی جے پی بھی اس ویڈیو کو فرضی قرار دے رہی ہے۔ خود ملک کے وزیر داخلہ امیت شاہ کا کہنا ہے کہ ممتا بنرجی اس طرح کے دو ہزار ویڈیو تیار کروا سکتی ہیں۔ بی جے پی اور خود امیت شاہ کی جانب سے اس ویڈیو کو فرضی قرار دیا جانا معنی خیز اور اہمیت کا حامل ہی کہا جا سکتا ہے۔ ہمایوں کبیر کے تعلق سے ترنمول کانگریس نے جو پردہ فاش کیا ہے اس پر زیادہ یقین اسلئے بھی کیا جا سکتا ہے کہ ہمایوں کبیر بی جے پی کا حصہ رہے ہیں۔ ہمایوں کبیر نے 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کے ٹکٹ پر لوک سبھا کیلئے مقابلہ کیا تھا لیکن وہ ناکام رہے تھے جس کے بعد وہ ترنمول کانگریس میں شامل ہو گئے اور رکن اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ اس طرح یہ بات تو واضح رہے کہ وہ بی جے پی سے قریبی تعلقات رکھتے ہیں اور بی جے پی ان کیلئے کوئی شجر ممنوعہ نہیں کہی جا سکتی۔ بی جے پی سے ان کے کھلے تعلقات اور بی جے پی ٹکٹ پر مقابلہ کرنے کے باوجود جن جماعتوں نے ان کی پارٹی سے اتحاد کیا تھا خود ان کا رول بھی مشکوک ہی نظر آتا ہے۔ جہاں تک بی جے پی کی بات ہے تو یہ حقیقت سارا ملک جانتا ہے کہ بی جے پی انتخابات جیتنے کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔ بی جے پی کوئی بھی حربہ اور ہتھکنڈہ اختیار کرتے ہوئے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ وہ کسی کو بھی خریدنے سے گریز نہیں کرتی اور کسی کو بھی خریدنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ بی جے پی نے کامیاب ہو چکے ارکان اسمبلی اور ارکان پارلیمنٹ تک کو خریدا ہے اور عوام کی منتخبہ حکومتوں کو زوال کا شکار کیا ہے تو ہمایوں کبیر جیسے افراد کو خریدنا یا انہیں پیسہ فراہم کرتے ہوئے مسلمانوں کے ووٹوں کو تقسیم کروانا بی جے پی کیلئے کوئی مشکل کام یا بڑا مسئلہ ہرگز نہیں تھا۔ بی جے پی کیلئے ہمایوں کبیر بھی ایک اچھا ذریعہ بن سکتے تھے اور اسی لئے شائد بی جے پی نے انہیں استعمال کیا ہے۔ ترنمول کانگریس نے تاہم جو اسٹنگ آپریشن کرتے ہوئے پردہ فاش کیا ہے اس نے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے۔ ہمایوں کی حقیقت کو ریاست اور ملک کے عوام کے سامنے آشکار کر دیا ہے اور اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ ہمیں یہ پہچاننے کی ضرورت ہے کہ ماری صفوں میں کتنے ہمایوں کبیر موجود ہیں۔ بی جے پی کی جانب سے ویڈیو کو فرضی قرار دیا جانا شبہات کو مزید تقویت دینے کیلئے کافی ہے۔ اس ویڈیو کی جانچ کرواتے ہوئے اس میں کئے گئے انکشافات کی تحقیقات ہونی چاہئے۔ جو معاملتیں ہوئی ہیں ان کو منظر عام پر لاتے ہوئے تمام ڈوغلے چہروں کے نقاب عوام کے سامنے الٹے جانے چاہئیں۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

نئی قیادت، بڑے فیصلے: نیپال میں تیز رفتار تبدیلی کا آغاز

اُدھو پیا کوریل

نیپال کی نئی حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی سخت اور غیر معمولی فیصلے کیے، جن میں سابق رہنماؤں کی گرفتاری اور اصلاحات شامل ہیں۔ مگر معاشی اہداف، سماجی توازن اور خارجہ پالیسی بڑے چیلنج بن کر سامنے ہیں۔ نیپال کی نئی حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے پہلے ہی ہفتے میں ایسے فیصلے کیے ہیں جنہوں نے سب کو حیران کر دیا ہے۔ 27 مارچ 2026 کو نیپال کے سب سے کم عمر وزیر اعظم بالیندر عرف بالین شاہ (36 سال) نے حلف اٹھایا اور اگلے ہی دن حکومت نے سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی اور سابق وزیر داخلہ رمیش لیکھک کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ ان پر ستمبر 2025 کے نوجوانوں کے احتجاج کو دبانے کے دوران مجرمانہ لاپروائی اور اموات میں کردار ادا کرنے کے الزامات ہیں۔ گرفتاری کے اعلان کے وقت وزیر داخلہ سُدان گرونگ نے سوشل میڈیا پر سخت پیغام دیتے ہوئے لکھا: "آپ نے غلط نسل سے ٹکر لے لی ہے۔" 29 مارچ کو ایک اور سابق وزیر کو منی لانڈرنگ کے الزام میں گرفتار کیا گیا، جبکہ اولی سمیت تین سابق وزرائے اعظم کے خلاف بدعنوانی کی تحقیقات شروع کر دی گئیں۔ اقتدار سنبھالتے ہی حکومت نے 100 نکاتی اصلاحاتی ایجنڈا بھی پیش کیا۔ اس کے تحت سرکاری اور نجی اسپتالوں کو فوری طور پر 10 فیصد بستر غریب مریضوں کے لیے مخصوص کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اس کے علاوہ احتجاج کے دوران جاں بحق ہونے والے تقریباً 70 افراد کے اہل خانہ کو قومی بجلی ادارے میں نوکری دینے کی پیشکش بھی کی گئی۔

حکومت نے ایک اور اہم قدم اٹھاتے ہوئے سیاسی جماعتوں سے وابستہ تمام طلبہ تنظیموں کو ختم کرنے کا حکم دیا، جو کہ ایک نوجوان قیادت والی حکومت کے لیے حیران کن فیصلہ سمجھا جا رہا ہے۔ مزید یہ کہ سرکاری افسران، اساتذہ اور دیگر ریاستی ملازمین پر سیاسی جماعتوں سے براہ راست یا بالواسطہ وابستگی پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ مختلف بورڈز میں سیاسی بنیادوں پر تعینات افراد کو استعفیٰ دینے کے لیے کہا گیا ہے، اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو حکومت تقریباً 1200 افراد کو برطرف کرنے کے لیے تیار دکھائی دیتی ہے۔ ایک نیا بل بھی پیش کیا گیا ہے، جس میں نجی اسکولوں کو غیر منافع بخش اداروں کے طور پر تسلیم کرنے کی تجویز شامل ہے۔ 2022 میں قائم ہونے والی نیشنل انڈیپنڈنٹ پارٹی (آر ایس پی) کی زبردست کامیابی کے بعد عوامی جوش و خروش اس قدر بڑھ گیا ہے کہ نجی شعبے اور بیوروکریسی کی تنقید پس منظر میں چلی گئی ہے۔ نوجوانوں کی قیادت میں ہونے والے احتجاج نے محض چھ ماہ میں حکومت کو اقتدار سے باہر کر دیا، اور آج نیپال اس کامیابی کے اثرات میں ڈوبا ہوا ہے۔ تاہم نئی حکومت کے سامنے بڑے چیلنجز بھی موجود ہیں۔ انتخابی وعدوں میں معیشت کی شرح نمو کو 7 فیصد تک لے جانا، 12 لاکھ نئی ملازمتیں پیدا کرنا، اور پانچ سال میں نیپال کو 100 ارب ڈالر کی معیشت اور آئی ٹی مرکز بنانا شامل ہے۔ ایک زمینی طور پر محدود اور جزوی طور پر بند معیشت رکھنے والے ملک کے لیے یہ اہداف حاصل کرنا آسان نہیں ہوگا۔ حکومت کو عوام کی بڑھتی توقعات، فوری تبدیلی کی خواہش اور نئے معاشی مواقع کے درمیان توازن قائم کرنا ہوگا۔

وزیر اعظم بالیندر شاہ اس عہدے پر پہنچنے والے پہلے مدھیسی رہنما بھی ہیں۔ انہیں ایک طرف طاقتور 'کھس-آریہ' گروہوں اور

دوسری طرف مدھیسی، دلت اور دیگر پسماندہ طبقات کے مطالبات کے درمیان توازن پیدا کرنا ہوگا۔ نیپال کی سیاست اور حکمرانی پر طویل عرصے سے 'کھس-آریہ' طبقے کا غلبہ رہا ہے، جو عدلیہ اور بیوروکریسی پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ مدھیسی، جو آبادی کا تقریباً 20 فیصد ہیں اور ثقافتی طور پر ہندوستان کے قریب سمجھے جاتے ہیں، اکثر شک کی نظر سے دیکھے جاتے رہے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے سیاسی نمائندگی اور وفاقی نظام کے ذریعے اختیارات کی تقسیم کا مطالبہ کیا۔ اگرچہ ان مطالبات کو آئینی طور پر تسلیم کیا گیا، لیکن ان پر مکمل عمل درآمد نہیں ہوا۔ 2015 کے آئین میں صوبوں کی تقسیم اور شہریت کے قوانین پر مدھیسیوں نے شدید احتجاج کیا، جبکہ حکمران طبقے نے ان مظاہروں کو بیرونی اثر، خاص طور پر ہندوستان، سے جوڑا۔ وزیر خارجہ شیشیر کھنال نے واضح کیا ہے کہ نیپال اپنی غیر جانبدار خارجہ پالیسی برقرار رکھے گا اور قومی خودمختاری کا تحفظ کرے گا۔ ان کے مطابق حکومت کی تبدیلی سے خارجہ پالیسی متاثر نہیں ہوگی۔ چونکہ وزیر اعظم اور کئی وزراء نے ہندوستان میں تعلیم حاصل کی ہے، اس لیے ماہرین کو امید ہے کہ ہندوستان کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں گے۔ ماضی میں شاہ کو یہ ثابت کرنے میں کافی محنت کرنا پڑی کہ وہ کسی ایک ملک کے جھکاؤ کے حامل نہیں۔ انہوں نے آر ایس ایس کے 'اکھنڈ ہندوستان' نقشے کے جواب میں اپنے دفتر میں 'بڑا نیپال' کا نقشہ بھی آویزاں کیا تھا۔

بالیندر شاہ کا سیاسی سفر غیر معمولی رہا ہے۔ کھٹمنڈو کے میئر کے طور پر تین سال گزارنے کے بعد وہ جنوری 2026 میں آر ایس پی میں شامل ہوئے، اور مارچ میں پارٹی کو زبردست کامیابی دلائی۔ ایک گلوکار اور ریپر کے طور پر مقبول شاہ نے بنگلور سے اسٹرکچرل انجینئرنگ میں ماسٹرز کیا ہے۔ ان کی کابینہ میں 14 اراکین شامل ہیں، جن میں پانچ خواتین ہیں اور زیادہ تر پیشہ ورانہ پس منظر رکھتے ہیں۔ وزیر خزانہ ڈاکٹر سورنم واگلے ایک معروف ماہر معاشیات ہیں، جبکہ زیادہ تر وزراء کی عمر 40 سال سے کم ہے۔ 1959 کے بعد پہلی بار نیپال میں کسی پارٹی کو اتنی بڑی کامیابی ملی ہے۔ آر ایس پی نے 275 میں سے 182 نشستیں حاصل کیں۔ تاہم اس بڑی کامیابی کے ساتھ ایک چیلنج بھی ہے بی جذباتی اور پُرجوش حامیوں کو قابو میں رکھنا۔ سوشل میڈیا پر ایک واقعہ میں جب ایشا پراجلولی نے اولی کی گرفتاری کو غیر آئینی قرار دیا تو انہیں شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ صورتحال آزادی اظہار اور میڈیا کی خودمختاری کے حوالے سے سوالات اٹھاتی ہے۔ ماضی میں سخت پابندیوں کے باوجود میڈیا حکومتی پالیسیوں پر تنقید کرنے کی ہمت رکھتا تھا، مگر آج کا میڈیا زیادہ محتاط دکھائی دیتا ہے۔ اسے خدشہ ہے کہ کہیں اسے 'اندھا حامی' قرار دے کر نشانہ نہ بنایا جائے۔ نوجوانوں کی تحریک زیادہ تر سوشل میڈیا کے ذریعے چلائی گئی، جس میں روایتی میڈیا کو تقریباً نظرانداز کر دیا گیا۔ لیکن نیپال میں اب بھی تقریباً 40 فیصد افراد کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت نہیں، جس کی وجہ سے ڈیجیٹل طرز حکمرانی پر انحصار عوام میں تشویش پیدا کر رہا ہے۔

کھٹمنڈو کے میئر کے طور پر شاہ کا انداز بعض اوقات سخت اور یکطرفہ سمجھا جاتا تھا۔ انہوں نے غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائیاں کیں، تجاوزات ہٹائیں اور مختلف طبقات کی مخالفت کا سامنا کیا۔ ان کے بعض پرانے سوشل میڈیا بیانات، جن میں سخت زبان استعمال کی گئی تھی، بھی زیر بحث رہے۔ اب ملک کو ایک مشکل دور میں رہنمائی کی ضرورت ہے، اور یہ ذمہ داری ایک سابق ریپر، ایک سابق ڈی جے اور ایک سابق ٹی وی میزبان پر ہے۔ جہاں لاکھوں افراد کو اس نئی قیادت سے امیدیں وابستہ ہیں، وہیں تجزیہ کار یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آیا بالیندر شاہ نریندر مودی کی طرز حکمرانی اپنائیں گے یا اروند کیجریوال کی۔

نیپال ان دنوں بڑے سیاسی بحران سے گزر رہا ہے۔ وزیر اعظم کے پی اولی کو اچانک استعفیٰ دینا پڑا اور فوج کی حمایت سے سشیلا کارکی کی عبوری حکومت قائم ہوئی۔ اس تیز رفتار پیش رفت نے شکوک و شبہات کو جنم دیا ہے کہ اس کے پیچھے امریکہ کا خفیہ کردار تو نہیں ہے۔ امریکہ پر ماضی میں نیپال میں مداخلت کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ نیپال کی تاریخ اور حالیہ واقعات پر نظر ڈالیں تو کئی سیاسی گلیاروں میں یہ بات زیر بحث ہے کہ اقتدار کی منتقلی کا GenZ اسکرپٹ واشنگٹن نے لکھا تھا۔

نیپال کے وزیر اعظم کے پی اولی کو بڑے پیمانے پر مظاہروں کے درمیان صرف دو دن میں استعفیٰ دینا پڑا۔ حکومت کی جانب سے مقبول سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پابندی لگانے اور اچانک پرتشدد ہونے کے بعد مظاہرے شروع ہوئے۔ اس ہنگامے میں 70 افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے۔ اس تحریک کی قیادت بنیادی طور پر نیپال کے جنرل زیڈ (18 سے 28 سال) کے نوجوانوں نے کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اولی حکومت نے "آزادی اظہار" کا گلا گھونٹ دیا ہے اور فوج کو عام شہریوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ غصہ کھٹمنڈو سے بڑے شہروں تک پھیل گیا اور حالات بے قابو ہو گئے۔ بھارتی فوج کے ایک ریٹائرڈ افسر میجر جنرل جی ڈی بخشی کا خیال ہے کہ اولی حکومت کا اچانک گرنا صرف اندرونی مخالفت کا نتیجہ نہیں ہوسکتا۔ ان کا کہنا ہے کہ نیپال میں سی آئی اے کی چھاپ پہلے بھی دیکھی جا چکی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ سرد جنگ کے دوران امریکہ نے نیپال کو چین کے خلاف اپنی خفیہ کارروائیوں کا حصہ بنایا تھا۔ انٹیلی جنس اکٹھا کرنا، ڈس انفارمیشن اور نیم فوجی سرگرمیاں یہ سب امریکی حکمت عملی کا حصہ تھے۔ 1971 میں نکسن حکومت کی خفیہ دستاویزات سے یہ بات سامنے آئی۔ 1960 کی دہائی میں، امریکہ نے نیپال میں تبتی مہاجرین کو اسلحہ اور تربیت فراہم کی۔ اس کی وجہ سے مستنگ گوریلا فورس کی تشکیل ہوئی، جو چین مخالف سرگرمیوں میں مصروف تھی۔ لیکن جب امریکہ اور چین کے تعلقات بہتر ہوئے تو امریکہ نے یہ طاقت چھوڑ دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نیپال کو سفارتی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔

2001 میں امریکہ پر حملے کے بعد، اس نے "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کے نام پر نیپال میں اپنی موجودگی بڑھا دی۔ ماؤنواز باغیوں کو دہشت گرد قرار دیا گیا اور نیپال کو ہزاروں M-16 رائفلیں اور فوجی امداد دی گئی۔ امریکی سفارت خانے میں دفاعی تعاون کا دفتر بھی کھولا گیا۔ 2005 تک، نیپالی فوج کا حجم امریکی حمایت سے تقریباً دوگنا ہو چکا تھا۔ بخشی کہتے ہیں کہ یہ تحریک بھی اسی "پلے بک" کا حصہ ہے، جو پہلے عوام کو بھڑکاتی ہے، پھر حکومت کو کمزور کرتی ہے اور آخر میں طاقت بدلتی ہے۔

جب اپنے ہی نظام پر اعتماد نہ رہا اداروں کیلئے لمحۂ فکریہ

کبھی کبھی وقت کے وسیع صحرا میں چند لمحے ایسے ابھرتے ہیں جو برسوں کے مشاہدے کو ہیچ کر دیتے ہیں، انسان دیکھتا بہت ہے، سنتا بہت ہے، بولتا بھی بہت ہے، مگر محسوس کم کرتا ہے، اور جب احساس مرجائے تو علم محض الفاظ کا بوجھ بن کر رہ جاتا ہے کہ چند لمحوں کی رفاقت انسان کے برسوں کے مشاہدے پر بھاری پڑ جاتی ہے۔ نگاہیں بہت کچھ دیکھتی ہیں مگر دل کم ہی متاثر ہوتا ہے؛ لیکن جب اخلاص، سادگی اور سچی خدمت ایک ہی جگہ جمع ہوجائیں تو وہ منظر محض یاد نہیں رہتا بلکہ ضمیر کو جھنجھوڑ دیتا ہے۔ کلکتہ کی اسی سرزمین پر ایک ایسی ہی بیدارکن ملاقات نے یہ احساس تازہ کیا کہ ابھی اس امت میں خیر باقی ہے بس پہچاننے والی آنکھ درکار ہے۔

اے آر گیلانی، سمستی پور

کبھی کبھی وقت کے وسیع صحرا میں چند لمحے ایسے ابھرتے ہیں جو برسوں کے مشاہدے کو ہیچ کر دیتے ہیں، انسان دیکھتا بہت ہے، سنتا بہت ہے، بولتا بھی بہت ہے، مگر محسوس کم کرتا ہے، اور جب احساس مرجائے تو علم محض الفاظ کا بوجھ بن کر رہ جاتا ہے کہ چند لمحوں کی رفاقت انسان کے برسوں کے مشاہدے پر بھاری پڑ جاتی ہے۔ نگاہیں بہت کچھ دیکھتی ہیں مگر دل کم ہی متاثر ہوتا ہے؛ لیکن جب اخلاص، سادگی اور سچی خدمت ایک ہی جگہ جمع ہو جائیں تو وہ منظر محض یاد نہیں رہتا بلکہ ضمیر کو جھنجھوڑ دیتا ہے۔ کلکتہ کی اسی سرزمین پر ایک ایسی ہی بیدار کن ملاقات نے یہ احساس تازہ کیا کہ ابھی اس امت میں خیر باقی ہے بس پہچاننے والی آنکھ درکار ہے۔

یہ خوش نصیبی تھی کہ ملت ایجوکیشن کے قائم مقام ناظم تعلیمات مولانا صغیر الدین اشاعتی صاحب کی معیت حاصل ہوئی۔ ان کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات نے واضح کر دیا کہ وہ محض ایک منتظم نہیں بلکہ ایک دردمند معلم اور فکرمند رہنما ہیں۔ ان کی گفتگو میں تصنع نہیں، بلکہ سچائی کی وہ حرارت تھی جو سیدھی دل میں اترتی ہے۔ وہ تعلیم کو ملازمت نہیں بلکہ ذمہ داری سمجھتے ہیں، اور یہی فرق کسی ادارے کو زندہ یا مردہ بنا دیتا ہے۔

اسی رفاقت میں خضرپور کے قدیم ادارہ "محمود العلوم" کا دیدار نصیب ہوا۔ یہ ادارہ بظاہر سادہ، مگر حقیقت میں علم و اخلاص کا ایک خاموش قلعہ ہے۔ یہاں نہ شور ہے نہ دعویٰ، مگر ایک ایسی سنجیدگی ہے جو بتاتی ہے کہ یہاں تعلیم دکھاوے کے لیے نہیں، بلکہ نسلوں کی تعمیر کے لیے دی جا رہی ہے۔ یہ وہی روایت ہے جو کبھی ہمارے اکابر نے قائم کی تھی جہاں مدرسہ ایک عمارت نہیں بلکہ ایک فکر ہوتا تھا۔

مگر اصل انقلاب دل میں اُس وقت برپا ہوا جب جامعہ دار ارقم کے مہتمم سے ملاقات ہوئی۔ وہ ہستی واقعی اس دور میں ایک استثنا معلوم ہوئی۔ نہ کوئی تعارف کی ضرورت، نہ کسی لقب کی خواہش مگر جو دیکھا، وہ خود ایک مکمل تعارف تھا۔ سادگی ایسی کہ دل جھک جائے، انکساری ایسی کہ زبان خاموش ہوجائے، اور اخلاص ایسا کہ آنکھیں نم ہو جائیں۔ ان کو مولانا وستانوی ثانی" کہنا محض ایک تعریف نہیں بلکہ ایک حقیقت کا اظہار ہے۔ جس طرح ایک دور میں تعلیم کو نئی سمت دینے والے لوگ پیدا ہوئے، اسی طرح یہ

شخصیت بھی ایک خاموش انقلاب کی بنیاد رکھتی نظر آتی ہے۔ ان کا ادارہ، ان کا نظام، ان کا انداز سب کچھ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اگر نیت درست ہو تو وسائل کی کمی رکاوٹ نہیں بنتی۔ جامعہ دار ارقم کا معائنہ کیا تو حیرت اور خوشی دونوں ساتھ ساتھ چلتی رہیں۔ یہاں دینی علوم اپنی اصل روح کے ساتھ موجود ہیں، اور عصری تعلیم اپنے مکمل وقار کے ساتھ پڑھائی جا رہی ہے۔ انگریزی میڈیم کے ذریعے جدید مضامین کی تدریس اس بات کا ثبوت ہے کہ یہاں کے ذمہ داروقت کی ضرورت کو سمجھتے ہیں۔ یہ وہ امتزاج ہے جس کے فقدان نے ہماری نسلوں کو یا تو صرف دنیا دار بنا دیا یا محض روایتوں کا اسیر۔ طلبہ کے ساتھ جو برتاؤ دیکھا، وہ آج کے تعلیمی نظام کے لیے ایک چیلنج ہے۔ یہاں استاد محض پڑھانے والا نہیں بلکہ سنوارنے والا ہے۔ بچوں کے ساتھ شفقت، ان کی تربیت میں خلوص، اور ان کے مستقبل کے لیے فکرمندی یہ سب کچھ اس انداز میں موجود ہے کہ انسان بے اختیار کہہ اٹھتا ہے: یہی اصل تعلیم ہے۔

اور پھر وہ منظر، جو اس پورے سفر کا نچوڑ بن گیا مہتمم صاحب کا اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر پیش کرنا۔ یہ کوئی رسمی مہمان نوازی نہ تھی، بلکہ ایک پیغام تھا۔ ایک ایسا پیغام جو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اصل عظمت عہدوں میں نہیں، بلکہ جھک جانے میں ہے۔ یہ وہ سبق ہے جو کتابوں میں نہیں ملتا، مگر ایک عمل پوری زندگی بدل دیتا ہے۔ ادارے کی سہولیات کا جائزہ لیا جائے تو ہر پہلو میں ایک خاموش محنت نظر آتی ہے۔ طلبہ کے لیے آرام دہ ماحول، معیاری تعلیم، منظم نظام سب کچھ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں کام دکھاوے کے لیے نہیں بلکہ دل سے کیا جا رہا ہے۔ حیرت کی بات یہ کہ اتنی خوبیاں ہونے کے باوجود یہاں کوئی تشہیر نہیں، کوئی بینر نہیں، کوئی شور نہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں دل مجبور ہو کر موازنہ کرتا ہے اور یہ موازنہ بہت تلخ ہے۔

کلکتہ ہی میں کئی ایسے ادارے موجود ہیں جہاں ایک معمولی کامیابی کو بھی اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے کوئی عظیم کارنامہ انجام دیا گیا ہو۔ ایک بچہ حافظ بن جائے تو اشتہارات، جلسے، مقررین کی بھیڑ، چندہ مہمات گویا تعلیم نہیں، ایک نمائش ہو رہی ہو۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ سب اخلاص کے لیے ہے یا کسی اور مقصد کے لیے؟ سب سے زیادہ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ انہی اداروں کے ذمہ دار اپنے بچوں کو دوسرے معیاری اداروں میں بھیجتے ہیں۔ اگر ان کا اپنا نظام اتنا ہی مضبوط ہے تو یہ عدم اعتماد کیوں؟ اور اگر اعتماد نہیں تو پھر عوام سے اعتماد کا مطالبہ کس بنیاد پر؟ یہ وہ سوالات ہیں جن سے فرار ممکن نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کچھ اداروں نے تعلیم کو ذریعۂ روزگار بنا لیا ہے۔ بچوں کے نام پر چندہ، دین کے نام پر تجارت، اور خدمت کے نام پر مفاد یہ وہ زخم ہیں جو قوم کے جسم پر لگ چکے ہیں۔

ایسے حالات میں جامعہ دار ارقم جیسے ادارے اور "مولانا وستانوی ثانی" جیسی شخصیات امید کی کرن ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ راستہ ابھی بند نہیں ہوا، چراغ ابھی بجھے نہیں، اور اگر ہم چاہیں تو اصلاح کا سفر آج بھی شروع ہوسکتا ہے۔ یہ ملاقات محض ایک واقعہ نہیں بلکہ ایک پیغام ہے ایک سخت، سچا اور ضروری پیغام۔ یہ ہمیں جھنجھوڑتی ہے، ہمیں آئینہ دکھاتی ہے، اور ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ ہم کس سمت جا رہے ہیں۔ اگر ہم نے اب بھی اخلاص کو نہ اپنایا، اگر ہم نے تعلیم کو عبادت نہ سمجھا، تو تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔

جب عوام کا اپنے ہی نظام اور اداروں پر اعتماد ختم ہو جائے تو یہ کسی بھی ریاست کے لیے سب سے بڑا لمحۂ فکریہ ہوتا ہے۔ جب ادارے اپنی ساکھ کھو دیتے ہیں، تو معاشرے میں انارکی، مایوسی اور پولرائزیشن (تقسیم) جنم لیتی ہے۔ کسی بھی نظام کی بنیاد قانون کی حکمرانی پر ہوتی ہے۔ اگر عوام کو یہ احساس ہو کہ قانون صرف کمزور کے لیے ہے اور طاقتور اس سے بالاتر ہے، تو نظام سے جڑی امیدیں دم توڑ دیتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق، عدلیہ کی آزادی اور شفافیت کی بحالی ہی عوامی اعتماد کی واپسی کا پہلا قدم ہے۔ نظام کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے کہ تمام ریاستی ادارے اپنے آئینی دائرہ کار میں رہ کر کام کریں۔ جب ادارے ایک دوسرے کے کام میں مداخلت کرتے ہیں، تو انتظامی ڈھانچہ کمزور پڑ جاتا ہے اور عوام میں بے چینی پھیلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچ دیکھنے، سچ کہنے اور سچ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

غزل

جنت سی چاندنی کی پناہوں میں آگئے
فرصت ملی تو آپ کی باہوں میں آگئے

ان سے کہا جو آپ تو سب سے حسین ہیں
زہرہ جبیں کی ہم بھی نگاہوں میں آگئے

خواب و خیال میں بھی جو آیا نہیں کبھی
اس گم شدہ حیات کی راہوں میں آگئے

ہم نے تو جان کی طرح رکھا سنبھال کر
پھر کس طرح حریف کی آہوں میں آگئے

تھوڑا بھی مسکرانے کی مہلت نہیں ہے اب
وہ درد زندگی کے کراہوں میں آگئے

ان وحشتوں کے درمیاں راقم ہمیں لگا
دشت طلب کے چشم براہوں میں آگئے

عمران راقم

نتیش کمار ایک عہد، ایک احساس، اور بہار کی بدلتی تقدیر

سید آصف امام کاکوی

کبھی کبھی تاریخ کے اوراق پر کچھ نام ایسے ابھرتے ہیں جو صرف لکھے نہیں جاتے، بلکہ محسوس کیے جاتے ہیں جو صرف سنے نہیں جاتے بلکہ دلوں میں اتر جاتے ہیں۔ بہار کی سیاست میں بھی ایک ایسا ہی نام ہے Nitish Kumar۔ یہ صرف ایک سیاستدان کا نام نہیں، بلکہ ایک سفر کی کہانی ہے ایک ایسے سفر کی جس میں مایوسی امید میں بدلی، اندھیرے اجالوں میں ڈھلے، اور بکھرا ہوا اعتماد پھر سے جڑنے لگا۔ جب حالات نے بہار کو کمزور کر دیا تھا، جب خواب دیکھنا بھی مشکل لگتا تھا، تب ایک قیادت نے جنم لیا ایسی قیادت جس نے صرف حکومت نہیں کی بلکہ ایک احساس جگایا کہ تبدیلی ممکن ہے، نظام سنبھل سکتا ہے، اور سیاست صرف اقتدار نہیں بلکہ خدمت بھی ہوسکتی ہے۔ یہ وہی احساس ہے جو آج بھی بہار کے گلی کوچوں میں سانس لیتا ہے، وہی یقین ہے جو لوگوں کے دلوں میں دھڑکتا ہے اور یہی وہ کہانی ہے جسے لفظوں میں قید کرنا آسان نہیں، مگر محسوس کرنا بہت آسان ہے۔ بہار کی سرزمین نے ہمیشہ ایسے رہنما پیدا کیے ہیں جو وقت کے دھارے کے ساتھ بہہ نہیں جاتے بلکہ خود وقت کا رخ موڑ دیتے ہیں۔ انہی عظیم شخصیات میں ایک نام ہے Nitish Kumar ایک ایسا نام جو صرف سیاستدان نہیں بلکہ ایک مکمل عہد، ایک احساس اور ایک زندہ تاریخ بن چکا ہے۔ آج جب ان کی سیاسی زندگی ایک نئے موڑ پر کھڑی ہے، تو یہ محض ایک عہدے کی تبدیلی نہیں بلکہ ایک پورے دور کی رخصتی کا منظر پیش کر رہی ہے۔ ایک ایسا دور جس نے بہار کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی راہوں پر گامزن کیا، مایوسی کو امید میں بدلا، اور بکھرے ہوئے اعتماد کو پھر سے جوڑ دیا اندھیروں کا وہ زمانہ وہ بھی ایک وقت تھا جب بہار کا نام سنتے ہی ذہن میں خوف، بدحالی اور پسماندگی کی تصویر ابھرتی تھی۔ ٹوٹی سڑکیں، بجلی کا بحران، تعلیمی زوال، کمزور قانون و انتظامیہ عوام صرف جینے کی جدوجہد میں مصروف تھی، ترقی کا خواب بھی دور کا خواب لگتا تھا۔ پھر وقت نے کروٹ لی، اور ایک قیادت سامنے آئی نتیش کمار نے اقتدار سنبھالا، مگر انہوں نے صرف حکومت نہیں بنائی، بلکہ نظام کو سنبھالا، سمت دی اور ایک نئی سوچ پیدا کی۔ انہوں نے منصوبوں کو کاغذ سے نکال کر زمین پر اتارا۔ سڑکوں کا جال بچھا، دیہات شہروں سے جڑے، تجارت کو نئی راہیں ملیں، اور زندگی آسان ہوتی چلی گئی۔ بہار جو کبھی اندھیروں کی پہچان تھا، آج روشنی کی مثال بن گیا۔ ہر گھر بجلی پہنچنا صرف ایک اسکیم نہیں تھی بلکہ عزتِ زندگی کی بحالی تھی۔ تعلیم اور بیٹیوں کی اڑان" سائیکل اسکیم" ایک خاموش انقلاب ثابت ہوئی۔ جب ایک بیٹی سائیکل پر اسکول جاتی ہے، تو وہ صرف تعلیم حاصل نہیں کرتی بلکہ ایک سماج کی سوچ کو بدل دیتی ہے۔ یہ وہ لمحہ تھا جب بہار نے اپنی بیٹیوں کو پرواز دی۔ پنچایتوں میں 50 فیصد ریزرویشن دے کر خواتین کو فیصلہ سازی میں شامل کیا گیا۔ یہ قدم صرف ایک پالیسی نہیں بلکہ ایک سماجی انقلاب تھا جس نے بہار کے ڈھانچے کو بدل دیا۔ ہر طبقے کے لیے یکساں سوچ نتیش کمار کی سیاست کی سب سے بڑی پہچان یہی رہی کہ انہوں نے ہر طبقے کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کی۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی نوجوان، بزرگ، کسان، مزدور سب کے لیے کام ہوا، سب کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کی گئی۔ اقلیتوں کے لیے اسکالرشپ، مدرسوں کی جدید کاری، ہنر مندی پروگرام یہ سب صرف پالیسیاں نہیں بلکہ اعتماد کا پیغام تھے۔ اردو زبان کو مقام دینا شناخت کو عزت دینے کے مترادف تھا۔ جب ملک کے کئی حصوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھی، تب بہار میں امن کا ماحول قائم رہا۔ یہ کسی اتفاق کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک سوچ اور نیت کا عکس تھا۔ مندر بھی، درگاہ بھی، افطار بھی، چھٹھ بھی یہی وہ تصویر تھی جس نے بہار کو جوڑنے کا کام کیا۔ نتیش کمار کے دور میں بہار نے ہر میدان میں ترقی کی سڑکیں اور پل بجلی، پانی اور بنیادی سہولیات اسپتال اور تعلیمی ادارے کھیل کے میدان اور جدید اسٹیڈیم سیاحت کے فروغ کے لیے رامائن سرکٹ اور صوفی سرکٹ یہ سب ایک ایسے وژن کی عکاسی کرتے ہیں جس میں بہار کو ایک مضبوط، خودکفیل ریاست بنانے کا خواب شامل تھا۔ دس بار وزیر اعلیٰ کے عہدے کی حلف برداری یہ صرف ایک ریکارڈ نہیں بلکہ عوام کے اعتماد کی سب سے بڑی مثال ہے۔ نتیش کمار کی سیاست میں اتحاد بدلتے رہے کبھی Lalu Prasad Yadav کے ساتھ، کبھی Narendra Modi کے ساتھ۔ یہ سب سیاسی حکمت عملی تھی یا وقت کی ضرورت؟ یہ فیصلہ آنے والی نسلیں کریں گی۔ سوال جو آج بھی باقی ہیں ہر کامیابی کے ساتھ کچھ سوال بھی جنم لیتے ہیں: کیا ہر موقع پر مضبوط موقف اختیار کیا گیا؟ کیا اقلیتوں کا اعتماد مکمل طور پر بحال ہوسکا؟ کیا کچھ فیصلوں نے ایک طبقے میں بے چینی پیدا کی؟ یہ وہ سوالات ہیں جو آج بھی بہار کی فضا میں گونج رہے ہیں۔ آج جب ان کے راجیہ سبھا جانے کی باتیں ہو رہی ہیں، تو یہ صرف ایک سیاسی تبدیلی نہیں بلکہ ایک عہد کا اختتام محسوس ہوتا ہے۔ سب سے بڑا سوال اب آگے کیا؟ کیا وہی توازن برقرار رہے گا؟ کیا ترقی کی رفتار جاری رہے گی؟ کیا کوئی نیا لیڈر اسی اعتماد کو قائم رکھ پائے گا؟ ایک خلا جو محسوس ہوگا کچھ لوگ صرف لیڈر نہیں ہوتے، وہ ایک نظام ہوتے ہیں۔ نتیش کمار بھی ایک ایسا ہی نظام تھے ایک پل، جو طبقات کو جوڑتا تھا ایک سایہ، جو تحفظ دیتا تھا ایک امید، جو دلوں میں زندہ تھی۔ واضح رہے کہ ایک بار ریاست بہار کے وزیرِ اعلیٰ نتیش کمار کی جانب سے ایک سرکاری تقریب کے دوران ایک مسلمان خاتون ڈاکٹر کا حجاب زبردستی اُتارنے کے معاملے پر اپوزیشن جماعتیں اُنھیں آڑے ہاتھوں لے رہی ہیں۔ حزبِ اختلاف کی جماعت انڈین نیشنل کانگریس نے اس معاملے پر وزیرِ اعلیٰ کے استعفے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ نتیش کمار نے پیر کو وزیرِ اعلیٰ آفس میں ڈاکٹرز کو نوکری کے تقرری نامے دینے کی تقریب میں شرکت کی۔ نتیش کمار کے ایکس اکاؤنٹ پر اس تقریب کی تصاویر لگائی گئی ہیں، تاہم جس خاتون کا حجاب اُتارنے کا معاملہ زیرِ بحث ہے، ان تصاویر میں وہ شامل نہیں ہے۔ اپوزیشن جماعت راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کی جانب سے جاری کیے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ 'نتیش کمار، کی ذہنی حالت اب قابلِ رحم حالت میں پہنچ چکی ہے۔' آر جے ڈی کے ترجمان اعجاز احمد نے انڈین اخبار 'دی ہندو' کو بتایا کہ، انڈیا کا آئین تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنی مذہبی روایات اور رسومات پر چلنے کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ جب بہار کے وزیرِ اعلیٰ سے متعلق کوئی تنازع کھڑا ہوا ہو۔ اس سے قبل بھی وہ کئی مواقع پر تنازعات کی زد میں آتے رہے ہیں۔ اگست میں نتیش کمار نے ایک مدرسے میں ہونے والی تقریب میں ٹوپی پہننے سے انکار کر دیا تھا، جس پر مسلم کمیونٹی کی جانب سے برہمی کا اظہار کیا گیا تھا۔ چند ماہ قبل نتیش کمار ایک تقریب میں شریک تھے اور اس دوران اُنھیں ایک سرکاری افسر کی جانب سے ایک چھوٹا سے گملہ پیش کیا گیا۔ لیکن نتیش کمار نے اسے وصول کرنے کے بعد اسے اس افسر کے سر پر ہی رکھ دیا۔ 'دی ہندو' کی رپورٹ کے مطابق مہاتما گاندھی کی 77 ویں برسی کی تقریب کے دوران اُنھیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے، نتیش کمار نے اچانک تالیاں بجانا شروع کر دی تھیں۔ جبکہ ایک موقع پر قومی ترانے کے دوران وہ اپنے سکریٹری کے ساتھ خوش گپیاں کر رہے تھے۔ گذشتہ برس اُنھیں، اپوزیشن جماعتوں نے اُس وقت 'بے بس' وزیرِ اعلیٰ قرار دیا تھا، جب اُنھوں نے ایک تقریب کے دوران وزیرِ اعظم نریندر مودی کے پاؤں چھونے کی کوشش کی تھی۔

جدید ترقی اور ثقافت کا تحفظ ایک دوسرے کے متضاد نہیں

بلکہ ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں: نائب صدر جمہوریہ

نئی دہلی: نائب صدر جمہوریہ جناب سی پی رادھا کرشنن نے آج نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں ''سائنس اور تکنالوجی کے استعمال سے قبائلی زندگیوں کا تغیر-زبان، عقیدے اور ثقافت کا تحفظ'' کے موضوع پر ایک کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس کانفرنس کا اہتمام حکومت ہند کے محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے نارتھ ایسٹ سینٹر فار ٹیکنالوجی ایپلی کیشن اینڈ ریچ (این ای سی ٹی اے آر) اور آئی ٹی آئی ٹی آئی دون سنسکرت اسکول، دہرادون کے اشتراک سے کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر نے روشنی ڈالی کہ کانفرنس نے روایتی علم کے ساتھ مل کر سائنسی مزاج اور تکنیکی ترقی کی طاقت کو خوبصورتی سے ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب جدید سائنس زبان، عقیدے اور ثقافت کے ساتھ ہم آہنگی میں کام کرتی ہے تو یہ تحفظ اور اختیار دہی کے لیے ایک بڑی قوت بن جاتی ہے۔ قبائلی برادریوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے نائب صدر نے کہا کہ ہندوستان میں تقریباً 1.4 لاکھ قبائلی گاؤں ہیں جو کہ ملک کی آبادی کا تقریباً 9 فیصد ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قبائلی برادریوں کے پاس انمول روایتی علم ہے جو حیاتیاتی تنوع اور جنگلاتی وسائل کے پائیدار استعمال کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدیوں سے ان برادریوں نے ہندوستان کی قدیم ثقافت، عقیدے اور تہذیبی ورثے کو محفوظ رکھا ہے۔ نائب صدر جمہوریہ نے مشاہدہ کیا کہ قبائلی علاقے سبز معاشی ترقی کے بے پناہ امکانات پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے ڈیزائن، ٹیکسٹائل اور رنگوں کے امتزاج میں قبائلی برادریوں کی غیر معمولی مہارتوں پر بھی تبصرہ کیا، جو نسل در نسل محفوظ ہیں۔ انہوں نے وکست بھارت 2047 کی تصوریت کا حوالہ دیا، اور زور دیتے ہوئے کہا کہ جدید ترقی اور روایات کا تحفظ ایک دوسرے کے متضاد نہیں بلکہ ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں، اس سلسلے میں انہوں نے ''وکاس بھی، وراثت بھی'' کو رہنما اصول بتایا۔ 12 ویں اور 13 ویں لوک سبھا کے رکن کے طور پر اپنے دور کو یاد کرتے ہوئے نائب صدر نے کہا کہ انہوں نے چھتیس گڑھ، اتراکھنڈ اور جھارکھنڈ کی ریاستوں کے قیام کی حمایت کی تھی، جس نے قبائلی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے قبائلی امور کی وزارت کے قیام کے لیے سابق وزیر اعظم جناب اٹل بہاری واجپئی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اسے قبائلی برادریوں کے لیے انصاف، وقار اور مواقع کے لیے اخلاقی وابستگی کے طور پر بیان کیا۔ نائب صدر جمہوریہ نے بھگوان برسا منڈا کی جائے پیدائش جھارکھنڈ کے اولیہاتو میں اپنے دوروں کے بارے میں بھی بات کی اور وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی کوششوں کی تعریف کی، جن میں قبائلی آزادی کے جنگجوؤں کے تعاون کو قومی شعور کے سامنے لانے میں مدد ملی۔ آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ حال ہی میں بھارت کے نائب صدر جمہوریہ، جگدیپ دھنکھڑ نے مختلف مواقع پر اس بات پر زور دیا ہے کہ ترقی اور ثقافت کا آپس میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ نائب صدر کے مطابق، ایک جدید ملک وہی ہے جو معاشی اور تکنیکی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنی جڑوں اور روایات سے جڑا رہے۔ ان کا ماننا ہے کہ ثقافت کسی بھی قوم کی پہچان ہوتی ہے، اور اگر ہم اپنی تہذیب کو محفوظ نہیں رکھیں گے تو مادی ترقی اپنی روح کھو دے گی۔ وہ اکثر یہ کہتے ہیں کہ ہماری قدیم ثقافت میں ماحولیات اور سماجی ہم آہنگی کا جو درس ملتا ہے، وہی آج کی جدید دنیا کے مسائل کا حل ہے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا ہے کہ وہ جدید تعلیم حاصل کریں لیکن اپنی مادری زبان، اقدار اور ورثے پر فخر کرنا نہ بھولیں۔ مختصر یہ کہ، نائب صدر کا وژن ''ترقی بھی، ورثہ بھی'' کے اصول پر مبنی ہے، تاکہ بھارت ایک عالمی طاقت بننے کے ساتھ ساتھ اپنی ہزاروں سال پرانی شناخت کو بھی برقرار رکھ سکے۔

مغربی بنگال میں مودی اور ممتا کی ریلیاں، ایک دوسرے پر نشانہ

مودی نے کہا کہ بنگال کے لوگ ٹی ایم سی کا گھمنڈ چکنا چور کر دیں گے، ممتا نے بی جے پی کو بنگال مخالف قرار دیا

مغربی بنگال اسمبلی انتخابات سے قبل وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی ریلیاں زور وشور سے جاری ہیں جن میں دونوں لیڈروں نے ایک دوسرے کو نشانہ بنایا ہے اور چیلنج کیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے سنیچر کو مغربی بنگال کے مشرقی وردھمان ضلع کے کٹوا اور مرشد آباد ضلع کے جنگی پور میں انتخابی ریلیوں سے خطاب کیا جبکہ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ضلع جھارگرام میں انتخابی جلسے سے مخاطب ہوئیں۔ مشرقی وردھمان میں وزیر اعظم نے کہا ''بنگال تبدیلی کیلئے تیار ہے۔ مودی کی گارنٹی ٹی ایم سی کی بے رحم حکومت کے خوف کو بھروسے سے بدلنے کی ہے۔'' مرشد آباد میں مودی نے کہا ''آزادی کے بعد سے جس نے بنگال کو چیلنج کرنے کی ہمت کی، اس کا تکبر چکنا چور ہو گیا۔ پہلے انگریزوں کا گھمنڈ، پھر کانگریس کا غرور اور آخر میں بائیں بازو کا۔ اب بنگال کے لوگ ٹی ایم سی کے گھمنڈ کو چکنا چور کر دیں گے۔'' مودی نے کہا 'ماں، مٹی، مانش' کے نعرے سے متاثر بنگال کے لوگوں نے بڑی امید اور جوش کے ساتھ ٹی ایم سی کو موقع دیا، لیکن اقتدار میں آتے ہی ٹی ایم سی بائیں بازو کی کاربن کاپی بن گئی۔ وزیر اعظم نے کہا ''بائیں بازو سے وابستہ تمام غنڈے اور گینگ ترنمول میں شامل ہو گئے ہیں۔ ٹی ایم سی نے اب ہر چیز پر قبضہ کر لیا ہے، ہتھیاروں، منشیات اور مویشیوں کی اسمگلنگ سے لے کر کٹوتیوں اور کمیشنوں تک، جو کبھی بائیں بازو کی پہچان ہوا کرتے تھے۔ دوسری طرف وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے جھارگرام میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا ''بی جے پی بنگال مخالف اور باہری لوگوں کے خلاف ہے، انہیں اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دیں۔'' مغربی مدناپور کے کیشیاری میں ایک انتخابی ریلی کے دوران، وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے کہا ''بھوانی پور سے میری امیدواری رد کرنے کیلئے دو جھوٹے حلف نامے داخل کیے گئے، وہ ایسا نہیں کر سکے، لیکن تصور کریں کہ اگر وہ میرے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں تو دوسروں کے ساتھ کیا نہیں کر سکتے۔'' وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے اسٹیج پر موجود پارٹی لیڈروں سے ووٹنگ مشینوں کو چیک کرنے کی بھی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ووٹنگ سے پہلے ای وی ایم کی جانچ کی جانی چاہئے اور اگر کوئی مشین خراب نظر آتی ہے تو اسے فوری طور پر تبدیل کرنے کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ ممتا نے بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ایس آئی آر کے دوران ۲۵۰ رافراد کی موت ہوئی اور ۹۰ رلاکھ نام ہٹائے گئے، بی جے پی بنگال مخالف ہے۔ اس دوران وزیر داخلہ امیت شاہ نے مغربی بنگال کے بانکورہ اور ڈیبرا میں عوامی ریلیوں سے خطاب کیا اور وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نیز ترنمول کانگریس پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے آر جی کر واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس نے پوری دنیا کی نظروں میں بنگال کی شبیہ کو داغدار کیا ہے۔ برسوں سے، ٹی ایم سی کے غنڈے سندیش کھالی (شمالی ۲۴ پرگنا) میں خواتین کا استحصال کر رہے ہیں۔ ان دراندازوں نے خواتین کا استحصال کیا لیکن ممتا بنرجی نے آنکھیں موند لیں اور خاموش رہیں۔ ممتا دیدی شکار کا کارڈ کھیل رہی ہیں۔ کبھی وہ پیروں پر پٹی باندھتی ہیں، کبھی سر پر۔ ممتا دیدی، آپ جہاں چاہیں اپنے پیروں پر، بازو یا سر پر پٹی باندھ سکتی ہیں لیکن بنگال کے لوگ آپ کو ووٹ نہیں دیں گے۔ شاہ نے کہا کہ پچھلے کچھ سال میں بی جے پی کے ۳۰۰ رسے زیادہ کارکنوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔

پرواز سے عین قبل دبئی جانے والے

طیارہ سے ۵۴ رمسافروں کو لکھنؤ ایئرپورٹ پر اتارا گیا

مسافر سعودی ایئر لائنس کی پرواز نمبر ایس وی 893 میں سوار تھے، جو لکھنؤ سے جدہ کے لیے پرواز بھرتی ہے۔ ان مسافروں کو دبئی جانا تھا، لیکن سعودی عرب سے دبئی جانے والی اگلی پرواز منسوخ ہو گئی تھی۔ مغربی ایشیا میں کشیدہ صورتحال کے باعث ہندوستان میں فضائی خدمات متاثر ہو رہی ہیں۔ اسی سلسلے میں اتوار (12 اپریل) کو لکھنؤ ایئرپورٹ پر ایک طیارہ سے 54 مسافروں کو اتار دیا گیا۔ یہ مسافر سعودی ایئر لائنس کی پرواز نمبر ایس وی 893 میں سوار تھے، جو لکھنؤ سے جدہ کے لیے پرواز بھرتی ہے۔ ذرائع کے مطابق ان مسافروں کو دبئی جانا تھا، لیکن سعودی عرب سے دبئی جانے والی اگلی پرواز منسوخ ہو گئی تھی۔ اس وجہ سے مسافروں کو لکھنؤ میں ہی اتارنا پڑا۔ ایئرپورٹ سے منسلک ذرائع نے بتایا کہ سعودی عرب سے دبئی جانے والی پرواز منسوخ ہونے کی وجہ سے مسافروں کو طیارے سے اتارا گیا۔ یہی نہیں، ریفنڈ سے متعلق معلومات نہ ملنے پر مسافر مایوس نظر آئے۔ اس سے قبل لکھنؤ ایئرپورٹ پر دبئی سے کاٹھمنڈو جا رہی ایک بین الاقوامی پرواز کی ایمرجنسی لینڈنگ کرائی گئی۔ ایئرپورٹ ذرائع کے مطابق طیارے میں ایندھن کم ہونے کی وجہ سے یہ ایمرجنسی فیصلہ لیا گیا تھا۔ رپورٹس کے مطابق 'فلائی دبئی' کی پرواز نمبر ایف زیڈ 1133 نے شام 8:22 بجے لکھنؤ ایئرپورٹ پر بحفاظت ہنگامی لینڈنگ کی۔ اس طیارے میں کل 154 مسافر سوار تھے۔ واضح رہے کہ لکھنؤ ایئرپورٹ پر حالیہ دنوں میں اس طرح کے کئی واقعات پیش آئے ہیں۔ 31 مارچ کو دہلی جا رہی ایئر انڈیا ایکسپریس کی ایک پرواز کو دھوئیں کی وارننگ ملنے کے بعد لکھنؤ میں اتارنا پڑا تھا۔ پائلٹ نے صورتحال کی سنگینی بتانے کے لیے 'پین-پین' کال بھی کی تھی۔ اس کے علاوہ پیر (30 مارچ) کی شام کو باگڈوگرا سے دہلی جانے والی ایئر انڈیا ایکسپریس کی ایک اور پرواز کی ہنگامی لینڈنگ ہوئی تھی۔ اس طیارے کے الیکٹرانک سسٹم والے حصے (ایویونکس بے) میں دھواں دیکھا گیا تھا۔ اس وقت طیارے میں 148 مسافر اور عملے کے 6 اراکین سوار تھے۔ پائلٹ نے حفاظت کے پیش نظر فوری لینڈنگ کا فیصلہ کیا تھا۔

یوپی: ایس آئی آر کی حتمی فہرست کی اشاعت کے بعد بی جے پی کی پریشانیاں بڑھیں

شہری علاقوں کی بی جے پی کے اثر والی سیٹوں میں ۲۰ رفیصد جبکہ مسلم اکثریتی علاقوں میں رائے دہندگان میں ۱۰ رسے ۱۲ رفیصد تک ہی کمی

شہری علاقوں کی بی جے پی کے اثر والی سیٹوں میں ۲۰ رفیصد جبکہ مسلم اکثریتی علاقوں میں رائے دہندگان میں ۱۰ رسے ۱۲ رفیصد تک ہی کمی۔ اتر پردیش میں ایس آئی آر کے بعد فائنل ووٹر لسٹ کی اشاعت کے بعد تقریباً ۲ رکروڑ ۴ رلاکھ لوگوں کے نام کٹے ہیں جس میں سب سے زیادہ شہری علاقوں کے ووٹرس شامل ہیں جبکہ مسلم اکثریتی سیٹوں پر دس سے بارہ فیصد ہی نام کم ہوئے ہیں۔ راجدھانی لکھنؤ، غازی آباد، پریاگ راج، کانپور میں ۲۰ رسے ۲۳ رفیصد جبکہ بجنور، سہارنپور، مرادآباد، سنبھل اور شاملی جیسے اضلاع میں ۱۰ رسے ۱۲ رفیصد ہی نام کٹے ہیں۔ ان اضلاع کا شمار مسلم اکثریتی علاقوں کے طور پر ہوتا ہے۔ اتر پردیش میں جامع خصوصی نظر ثانی مہم (ایس آئی آر) کی ابتدا میں ہی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ایس آئی آر پر توجہ دینے کی بات کہی تھی، لیکن اسکے باوجود بی جے پی خیمہ میں ایس آئی آر کے تعلق سے زیادہ جوش نہیں دکھائی دیا۔ اب جبکہ فائنل ووٹر لسٹ کی اشاعت میں دو کروڑ چار لاکھ ووٹرس کے نام کٹ گئے ہیں تو اب بی جے پی کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اسی لسٹ کی بنیاد پر آئندہ سال اتر پردیش میں اسمبلی الیکشن کرائے جائیں گے۔ جاری کی گئی لسٹ میں سب سے زیادہ راجدھانی لکھنؤ میں تقریباً ۲۳ رفیصد، غازی آباد میں ۲۰ رفیصد، کانپور، آگرہ، نوئیڈا اور میرٹھ میں تقریباً ۱۹ رفیصد ووٹرس پہلے کے مقابلہ کم ہوئے ہیں۔ ان سبھی شہری علاقوں میں بی جے پی کا کافی اثر تھا، انھیں ووٹروں کی وجہ سے گزشتہ کئی سالوں سے یہاں کی اسمبلی اور لوک سبھا سیٹوں پر پارٹی قابض تھی۔ وہیں، مسلم غلبہ والے اضلاع میں بجنور، مرادآباد، سہارنپور، مظفرنگر، سنبھل اور شاملی میں ۱۰ رسے ۱۲ رفیصد ہی نام ہٹائے گئے ہیں۔ جبکہ ایس آئی آر سے قبل بی جے پی اور اس کی حامی پارٹیوں کا دعویٰ تھا کہ مسلم اکثریت والے علاقوں میں بڑی تعداد میں نام ہٹائے جائیں گے کیونکہ ان علاقوں میں بڑی تعداد میں دراندازوں کے نام شامل ہیں۔ گزشتہ روز چیف الیکشن افسر نودیپ رنوا نے لوک بھون میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے ان تمام باتوں کی جانکاری دینے کے علاوہ بتایا تھا کہ ایس آئی آر میں شفافیت کو پوری طرح سے برقرار رکھا گیا تھا۔ بغیر مقررہ ضابطے کے کسی بھی ووٹر کا نام لسٹ سے نہیں ہٹایا گیا۔ واضح رہے کہ ابھی حال کے دنوں میں الیکشن کمیشن کی جانب سے جن ریاستوں میں ایس آئی آر کرایا گیا ہے، اس میں گجرات میں ۱۳٫۴۰ فیصد کے بعد اتر پردیش دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ ووٹروں کے نام ہٹانے والی ریاست بن گئی ہے۔

اساتذہ کرام کے مختلف مسائل کو لیکر

اساتذہ سنگھ کی اہم نشست، ہر بلاک میں کانفرنس کرنے کا فیصلہ

حاجی پور: بہار راجیہ پرارمبھک شکچھک سنگھ ضلع شاخ ویشالی کی ایک اہم میٹنگ شرومنی مارکیٹ، دِگھی حاجی پور میں واقع سمراٹ اشوک سینا کے مرکزی دفتر میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع سکریٹری پنکج کشواہا نے معاہدہ اساتذہ (نیوجیت اساتذہ) کی ترقی مخصوص اساتذہ کی بقایا تنخواہ، اسکول اساتذہ کی واجب الادا تنخواہوں اور ہیڈ ماسٹروں کی تنخواہ کے تعین جیسے اہم موضوعات پر گفتگو کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی بنائی ہوئی قواعد و ضوابط کے مطابق نیوجیت اساتذہ کو ترقی نہ دے کر اساتذہ کی کارکردگی اور حوصلے کو کمزور کر رہی ہے۔ اس مسئلے سے مقامی عوامی نمائندوں کو بھی آگاہ کیا جائے گا۔ ضلع صدر اُتکل کانت نے اپنے خطاب میں کہا کہ آئندہ ہفتے اساتذہ کا ایک وفد ضلع تعلیم افسر (ویشالی) سے ملاقات کرے گا اور اساتذہ کے تمام مسائل کو مضبوطی کے ساتھ پیش کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی تمام بلاکس میں بلاک سطحی کانفرنسوں کا بھی انعقاد کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بلاک سطح سے لے کر ضلع سطح تک وصولی (اُگاہی) کا ایک سلسلہ چل رہا ہے جس میں اساتذہ متاثر ہو رہے ہیں۔ میٹنگ کے اختتام پر مشہور گلوکارہ آشا بھوسلے کے انتقال پر دو منٹ کی خاموشی اختیار کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ آج کی میٹنگ میں نائب صدر رانا ابھیے کمار، خزانچی روندر کمار، بلاک صدر یوگیندر رائے، محمد اکبر علی، وکیل رائے، اشرفی داس، بلاک سکریٹری ارون کمار، خزانچی راگھویندر کشواہا، امیت کمار، سنیل کمار، سنجیت کمار، روی کمار سمیت درجنوں افراد شریک ہوئے۔

ہندوستان۔برطانیہ ایف ٹی اے کا نفاذ مئی کے دوسرے ہفتے میں متوقع

نئی دہلی: ہندوستان-برطانیہ آزاد تجارتی معاہدہ، جس پر گزشتہ سال جولائی میں دستخط ہوئے تھے، ایک اہلکار کے مطابق، مئی کے دوسرے ہفتے سے نافذ ہونے کا امکان ہے۔ بھارت اور برطانیہ نے 24 جولائی 2025 کو جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدے (CETA) پر دستخط کیے، جس کے تحت 99 فیصد بھارتی برآمدات برطانوی مارکیٹ میں صفر ڈیوٹی پر داخل ہوں گی، جب کہ برطانوی مصنوعات، جیسے کاروں اور وہسکی پر محصولات بھارت میں کم کیے جائیں گے۔ عہدیدار نے کہا کہ ہم توقع کر رہے ہیں کہ معاہدہ مئی کے دوسرے ہفتے سے نافذ ہو جائے گا۔'' دونوں ممالک نے ڈبل کنٹری بیوشن کنونشن معاہدے پر بھی دستخط کیے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ عارضی ملازمین کو کسی بھی ملک میں سماجی محصولات کی نقل نہیں کرنی پڑے گی۔ عہدیدار نے کہا کہ دونوں معاہدوں پر متوازی طور پر عمل درآمد ہونے کا امکان ہے۔ CETA کا مقصد 2030 تک دونوں معیشتوں کے درمیان 56 بلین ڈالر تجارت کو دوگنا کرنا ہے۔ جب کہ ہندوستان نے اپنی مارکیٹ کو مختلف اشیائے خورد و نوش کے لیے کھول دیا ہے، بشمول چاکلیٹ، بسکٹ اور کاسمیٹکس، اسے برآمدی مصنوعات، جیسے ٹیکسٹائل، جوتے، جواہرات اور زیورات، کھیلوں کے سامان اور کھلونوں تک زیادہ رسائی حاصل ہوگی۔ اس معاہدے کے تحت، اسکاچ وہسکی پر ٹیرف فوری طور پر 150 فیصد سے کم کر کے 75 فیصد کر دیا جائے گا، اور 2035 تک اسے مزید کم کر کے 40 فیصد کر دیا جائے گا۔ آٹوموبائل پر، ہندوستان بتدریج آزاد کوٹہ سسٹم کے تحت، پانچ سالوں میں درآمدی ڈیوٹی کو 10 فیصد تک کم کر دے گا، جو موجودہ شرح سے 110 فیصد تک کم ہو جائے گا۔ بدلے میں، ہندوستانی مینوفیکچررز کوٹہ فریم ورک کے اندر الیکٹرک اور ہائبرڈ گاڑیوں کے لیے یو کے مارکیٹ تک رسائی حاصل کریں گے۔

22 ممالک کے نمائندوں کا بھارت کے انتخابی عمل کو سراہنا

نئی دہلی: بھارت کے انتخابی عمل کو عالمی سطح پر سراہا گیا ہے، جہاں 22 ممالک سے آئے بین الاقوامی نمائندوں نے انتخابات کے انعقاد کو ایک مثالی جمہوری عمل قرار دیا۔ رپورٹس کے مطابق، 38 بین الاقوامی مندوبین نے کیرالہ، آسام اور پڈوچیری میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کا مشاہدہ کیا، جہاں ووٹنگ کی بلند شرح، مؤثر منصوبہ بندی اور ہموار انتظامات نے انہیں متاثر کیا۔ یہ دورہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے انٹرنیشنل الیکشن وزیٹرز پروگرام (IEVP) 2026 کے تحت کیا گیا، جس کا مقصد عالمی سطح پر انتخابی طریقہ کار کے تجربات کا تبادلہ اور تعاون کو فروغ دینا ہے۔ مندوبین نے بھارت کے انتخابی نظام کو ''جمہوریت کا تہوار'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ووٹرز کا جوش و خروش، شفافیت اور بڑے پیمانے پر انتخابات کا کامیاب انعقاد دیگر ممالک کے لیے سیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے پولنگ اسٹیشنز پر فراہم کی گئی سہولیات جیسے ریمپس، وہیل چیئرز، رضا کاروں کی موجودگی اور خواتین و معذور افراد کے زیر انتظام خصوصی بوتھس کو بھی سراہا، جنہیں شمولیت کی بہترین مثال قرار دیا گیا۔ الیکشن کے دوران 100 فیصد ویب کاسٹنگ، سی سی ٹی وی نگرانی اور منظم لاجسٹکس کو شفافیت کا اہم ستون قرار دیتے ہوئے مندوبین نے کہا کہ بھارت نے بڑے پیمانے پر انتخابات کے انعقاد میں ایک عالمی معیار قائم کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق، اس طرح کی عالمی پذیرائی نہ صرف بھارت کے انتخابی نظام پر اعتماد کو ظاہر کرتی ہے بلکہ اسے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر مزید مضبوط بناتی ہے۔

اکھلیش یادو کا بی جے پی حکومت پر حملہ

کسان نظرانداز، بارش و ژالہ باری سے فصلیں تباہ'

اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ غیر موسمی بارش اور ژالہ باری سے فصلیں تباہ ہو گئیں مگر کسانوں کو نہ معاوضہ ملا نہ راحت۔ حکومت صرف دعوے کر رہی ہے جبکہ کسان شدید مالی بحران کا شکار ہیں۔ اکھلیش یادو نے اتر پردیش میں برسر اقتدار بی جے پی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ ریاست میں کسانوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور حالیہ غیر موسمی بارش، آندھی اور ژالہ باری سے ہونے والے نقصانات کے باوجود انہیں کوئی مناسب راحت فراہم نہیں کی گئی۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر نے اتوار کے روز جاری ایک بیان میں کہا کہ ریاست کے متعدد اضلاع میں فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے مین پوری، قنوج، بارہ بنکی، سیتاپور، ہاتھرس، ایودھیا، میرٹھ، پیلی بھیت، متھرا، ہردوئی، سون بھدر اور شراوستی سمیت کئی علاقوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بارش کی وجہ سے گندم کی فصل بھیگ کر خراب ہو گئی ہے جبکہ کئی جگہوں پر فصلیں گر کر مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں۔ اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ اس بڑے نقصان کے باوجود کسانوں کو ابھی تک نہ تو معاوضہ دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی مؤثر راحتی اقدامات کیے گئے ہیں۔ ان کے مطابق ریاستی حکومت کے وزراء صرف اعلانات اور ہوائی جائزوں تک محدود ہیں، جبکہ زمینی سطح پر کسانوں کو کوئی حقیقی مدد نہیں مل رہی۔ انہوں نے کہا کہ کسان پہلے ہی بڑھتی ہوئی لاگت کاشت سے پریشان ہیں اور اب قدرتی آفات نے ان کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک طرف کھاد، بیج اور دیگر زرعی اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے، دوسری جانب فصلوں کی تباہی نے کسانوں کو شدید مالی بحران میں دھکیل دیا ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ نے یہ بھی الزام لگایا کہ کسانوں کی فصلوں کی خریداری مناسب طریقے سے نہیں ہو رہی اور انہیں اپنی پیداوار کا صحیح دام بھی نہیں مل رہا۔ خاص طور پر آلو کے کسانوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہیں اپنی محنت کا مناسب معاوضہ نہیں ملا، جس کے باعث انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اکھلیش یادو نے منڈی نظام کو لے کر بھی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کے مطابق موجودہ حکومت نے منڈیوں کے نظام کو کمزور کر دیا ہے، جبکہ ان کی حکومت کے دور میں نئی منڈیوں کی تعمیر اور بہتری پر کام جاری تھا۔ انہوں نے کہا کہ منڈی نظام کی کمزوری کا براہ راست اثر کسانوں کی آمدنی پر پڑ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حکومت صنعت کاروں کے مفاد میں کام کر رہی ہے اور کسانوں کے مسائل کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش کا کسان آنے والے 2027 کے اسمبلی انتخابات میں اس رویے کا جواب دے گا اور سماجوادی پارٹی اقتدار میں واپس لائے گا۔

امریکہ اور بھارت دفاعی تعاون کو آگے بڑھانے کیلئے مصروف

امریکی اور ہندوستانی فضائیہ کے سربراہوں نے دفاعی تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے آرلنگٹن میں اعلیٰ سطحی ملاقاتیں کیں

آرلنگٹن (امریکہ): امریکی اور ہندوستانی فضائیہ کے سربراہوں نے دفاعی تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے آرلنگٹن میں اعلیٰ سطحی ملاقاتیں کیں، ہندوستانی فضائیہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ مصروفیات دیگر چیزوں کے علاوہ باہمی تعاون اور مشترکہ تربیت کو بڑھانے پر مرکوز تھیں۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، ہندوستانی فضائیہ نے کہا ''امریکی اور ہندوستانی فضائیہ کے سربراہوں نے دفاعی تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے 08 اپریل کو آرلنگٹن میں اعلیٰ سطحی ملاقاتیں کیں۔ امریکی فضائیہ کے چیف آف اسٹاف، جنرل کینتھ ولزباچ نے فضائیہ کے سربراہ، ائیر چیف مارشل اے پی سنگھ کی میزبانی کی، جنھیں ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے مکمل طور پر اعلیٰ قیادت سے نوازا تھا۔ انٹر آپریبلٹی کو بڑھانے، مشترکہ تربیت، صلاحیتوں کی نشوونما اور مشترکہ سیکھنے کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی گئی، اس دورے میں پیٹرسن اسپیس فورس بیس اور نیلس ایئر فورس بیس پر ایک F-15EX میں واقفیت کی پرواز بھی شامل تھی۔'' اس سے قبل 9 اپریل کو، فضائیہ کے سربراہ، ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ، ریاستہائے متحدہ کے سرکاری دورے پر، پیٹرسن اسپیس فورس بیس کا دورہ کر کے اعلیٰ سطحی اسٹریٹجک بات چیت میں شامل ہوئے۔ دورے کے دوران ایئر چیف مارشل نے امریکی نارتھ کام کے کمانڈر جنرل گریگوری ایم گیلوٹ سے بات چیت کی۔ اس دورے کی نشاندہی کرتے ہوئے، ہندوستان میں امریکی سفیر، سرجیو گور نے ایکس پر ایک پوسٹ میں اپنے خیر مقدم کا اشتراک کرتے ہوئے کہا ''ہم ائیر چیف مارشل اے پی سنگھ کو امریکہ میں خوش آمدید کہتے ہیں اور ہندوستان کے ساتھ بڑھتے ہوئے تعاون کے منتظر ہیں۔'' اس ملاقات نے دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے فوجی تعاون پر زور دیا۔ ہندوستانی فضائیہ نے نوٹ کیا کہ رہنماؤں نے ''پیچیدہ آپریشنل طریقوں پر نقطہ نظر کا نتیجہ خیز تبادلہ کیا جو دو طرفہ دفاعی شراکت کی بڑھتی ہوئی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایئر چیف مارشل کی 6 اپریل کو امریکہ آمد نے ان اعلیٰ سطحی بات چیت کا مرحلہ طے کیا، جس کا مقصد ہندوستان-امریکہ دفاعی شراکت داری کو مزید مضبوط کرنا ہے۔

جموں و کشمیر میں ۶۰ رسالہ کسان نے چھ کنال کو سیب کے پھلتے پھولتے مرکز میں تبدیل کر دیا

مرکزی اور یونین ٹیریٹری باغبانی کے اقدامات کے تحت فروغ دی جانے والی اعلی کثافت والے سیب کی قسمیں ایک سال کے اندر پھل دینا شروع کر دیتی ہیں

سری نگر: ادھم پور کی چنانی تحصیل کے دور افتادہ کٹوالٹ گاؤں کا ایک 60 سالہ کسان، سنسار چند، اپنی چھ کنال اراضی کو فروغ پزیر اعلیٰ کثافت والے سیب کی کاشت کے یونٹ میں تبدیل کر کے دیہی صنعت کاری کی ایک مثال بن کر ابھرا ہے۔ سیب کے روایتی باغات کے برعکس جنہیں پیداوار شروع کرنے میں تقریباً 8-10 سال لگتے ہیں، مرکزی اور یونین ٹیریٹری باغبانی کے اقدامات کے تحت فروغ دی جانے والی اعلی کثافت والے سیب کی قسمیں ایک سال کے اندر پھل دینا شروع کر دیتی ہیں، جس سے کسانوں کو تیزی سے منافع اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ یوٹی کاپیکس اور مرکزی حکومت کی اسکیموں کے تحت 50 فیصد سبسڈی کی مدد سے، سنسار چند کے باغ کو 166 پودوں کی فی کنال تخمینہ کثافت کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی سے بات کرتے ہوئے، کسان سنسار چند نے کہا کہ روایتی سیب کی کاشت کے لیے طویل انتظار کا وقت درکار ہوتا ہے، جب کہ نئی اعلی کثافت والی اقسام نے حمل کے دورانیے کو نمایاں طور پر کم کیا ہے اور پیداوار میں بہتری آئی ہے۔ ''ہم نے روایتی کاشتکاری کے طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے جو سیب کے درخت لگائے ہیں ان کو پھل آنے میں 8-10 سال لگیں گے۔ تاہم، مرکزی حکومت کی یہ اسکیم، جو کہ نئے، زیادہ کثافت والے پودے متعارف کراتی ہے، اگلے سال پھل دیتی ہے۔ اس لیے، میں نے سیب کے چھ کنال کے درخت لگائے ہیں، اور وہ تمام اچھی قسم کے ہیں۔ نوجوانوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس کام کو آگے بڑھائیں، حکومتی اسکیم سے اس نئی ٹیکنالوجی کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے۔ ژالہ باری اور پھل کھانے والے طوطوں سے بچاؤ کے لیے وہ ہمیں ہماچل پردیش کے دورے پر لے گئے تاکہ وہاں باغبانی کیسے کی جاتی ہے۔ باغبانی کے چیف آفیسر برج ولبھ گپتا نے ادھم پور میں اعلی کثافت والے سیب اور کیوی کاشتکاری کو کامیابی کے ساتھ اپنانے کے لیے 60 سالہ کسان سنسار کی تعریف کی، جو نوجوان نسل کے لیے ایک تحریک ہے۔ گپتا نے کہا کہ علاقے کی آب و ہوا باغبانی کی توسیع کے لیے موزوں ہے اور جدید کاشتکاری تکنیک کو فروغ دینے میں محکمہ کی کوششوں پر روشنی ڈالی۔'' یہ ادھم پور ضلع کا ایک دور دراز علاقہ ہے، اور یہاں سیب کی کاشت کے لیے سازگار ماحول ہے۔ ہم لوگوں کو اس طریقے سے آگاہ کرتے رہے تھے، اور آج ہم نے کامیابی حاصل کی ہے۔ ہمارے ایک کسان، سنسار نے 6 کنال زیادہ کثافت والے سیب اور 4 کنال کیوی لگائے۔ اس کی عمر 60 سال ہے۔ اس عمر میں بھی وہ ایک سرکاری کام کر رہا ہے۔ نوجوان نسل کے لیے اس طریقہ کو اپنانے کی مثال۔ کٹوالٹ گاؤں کے ایک مقامی رہائشی کلدیپ کمار نے بھی محکمہ باغبانی کے اقدامات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ فیلڈ لیول سپورٹ سے کسانوں کو جدید تکنیکوں کو مؤثر طریقے سے اپنانے میں مدد ملی ہے۔ محکمہ باغبانی ان دنوں جو کام کر رہا ہے اسے دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔ ان کے افسران ذاتی طور پر گاؤں کا دورہ کرتے ہیں، باغات کا معائنہ کرتے ہیں، اور خندقیں کھودنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اب جو درخت لگائے جا رہے ہیں وہ زیادہ کثافت والے درخت ہیں۔ وہ ایک سال کے اندر پھل اور پھول آنا شروع کر دیتے ہیں۔ حکومت ہند کا بہت بہت شکریہ۔ انہوں نے ناقابل یقین طریقے سے کہا، حکومت نے ان کی مدد کی ہے، اور حکومت نے ان کی ناقابل یقین مدد کی ہے۔

1.53 لاکھ کروڑ روپئے کے 100 پروجیکٹوں کو منظوری دی

جھارکھنڈ اور اڈیشہ میں متعدد راہداریوں کے ساتھ چھتیس گڑھ میں روگھاٹ-جگدل پور لائن جیسے تاریخی اقدامات، بازاروں، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور روزگار کے مواقع تک رسائی کو یقینی بنائیں گے

نئی دہلی: آخری میل کو جوڑتے ہوئے اور غریب ترین اور غیر محفوظ علاقوں کی خدمت کرتے ہوئے، ہندوستانی ریلوے پی ایم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان کے تحت ایک تبدیلی کی توسیع کا کام کر رہی ہے۔ جامع ترقی اور قومی انضمام پر مضبوط توجہ کے ساتھ، مالی سال 2025-26 میں ریلوے کے 100 منصوبوں کو منظوری دی گئی ہے جن میں نئی لائنیں، ڈبلنگ، ملٹی ٹریکنگ اور دیگر کام شامل ہیں۔ یہ بے مثال پیش قدمی ہندوستانی ریلوے کے اعلیٰ صلاحیت والے، مستقبل کے لیے تیار نیٹ ورک کی بنیاد رکھتے ہوئے، بہتر کنیکٹیویٹی کے ذریعے متنوع قوم کو متحد کرنے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ ان پروجیکٹوں میں کل 53.1 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی گئی ہے، جس میں 000,6 کلومیٹر سے زیادہ ریلوے نیٹ ورک شامل ہے۔ یہ ریلوے کی توسیع میں ایک تاریخی سنگ میل ہے۔ مالی سال 2024-25 کے مقابلے میں، جہاں 800,2 کلومیٹر پر محیط 869,72 کروڑ روپے مالیت کے 64 پروجیکٹوں کی منظوری دی گئی تھی، پروجیکٹ کی منظوریوں میں 56 فیصد اضافہ ہوا ہے، روٹ کوریج میں 114 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے، اور مالی عزم میں 1 فیصد سے زیادہ کا نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ منظور شدہ 100 منصوبوں میں نئی لائنیں، ڈبلنگ اور ملٹی ٹریکنگ کے کام کے ساتھ ساتھ بائی پاس لائنز، فلائی اوور اور کورڈ لائنیں شامل ہیں۔ ان کا مقصد سٹریٹجک طور پر سنترپت راستوں کو کم کرنا، وقت کی پابندی کو بہتر بنانا، اور مسافروں کے تجربے کو بڑھانا ہے جب کہ ان علاقوں میں کنیکٹیوٹی کو بڑھانا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ ان اقدامات سے آپریشنل کارکردگی میں نمایاں بہتری آئے گی اور پورے نیٹ ورک میں سفر کے وقت میں کمی آئے گی۔ یہ پروجیکٹ تقریباً تمام بڑی ریاستوں میں پھیلے ہوئے ہیں، جو ریلوے نیٹ ورک کی متوازن اور جامع توسیع کو یقینی بناتے ہیں۔ مہاراشٹرا (17 پروجیکٹس)، بہار (11)، جھارکھنڈ (10)، اور مدھیہ پردیش (9) اہم توجہ والی ریاستوں کے طور پر ابھرتے ہیں، جو مال بردار راہداریوں، صنعتی کنیکٹیویٹی، اور مسافروں کی طلب میں ان کے اہم کردار کو دیکھتے ہوئے ہیں۔ ان خطوں میں سرمایہ کاری کا پیمانہ مسافر اور مال بردار خدمات دونوں کو نمایاں طور پر بڑھانے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر، بہار، جھارکھنڈ اور مدھیہ پردیش جیسی ریاستوں میں پروجیکٹوں کا ارتکاز مال بردار راہداریوں کو مضبوط کرے گا، صنعتی روابط کو فروغ دے گا، اور مسافروں کی نقل و حرکت کو بہتر بنائے گا۔ یہ ریاستیں ہندوستان کے لاجسٹکس نیٹ ورک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں، اور یہاں بہتر کنیکٹیویٹی سے پوری معیشت میں بڑے فوائد حاصل ہوں گے۔ پی ایم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان کے ساتھ منسلک، یہ پروجیکٹس بنیادی ڈھانچے کی تخلیق سے آگے بڑھتے ہیں تاکہ سماجی تبدیلی کو ممکن بنایا جا سکے۔ قبائلی اور دور دراز علاقوں میں ریل رابطے کو وسعت دینے پر بڑی توجہ دی گئی ہے۔ جھارکھنڈ اور اڈیشہ میں متعدد راہداریوں کے ساتھ چھتیس گڑھ میں روگھاٹ-جگدل پور لائن جیسے تاریخی اقدامات، بازاروں، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور روزگار کے مواقع تک رسائی کو یقینی بنائیں گے، جس سے محروم آبادی کو قومی ترقی کے مرکزی دھارے میں شامل کیا جائے گا۔ وزارت ریلوے نے مالی سال 2025-26 کے لیے 53.1 لاکھ کروڑ روپے کی لاگت سے 100 نئے ریلوے پروجیکٹوں کی منظوری دی ہے۔ اتوار، 12 اپریل 2026 کو جاری کردہ اطلاعات کے مطابق، یہ پروجیکٹ ملک بھر میں ریلوے نیٹ ورک کو وسعت دینے اور جدید بنانے کی ایک بڑی کوشش کا حصہ ہیں۔

عالمی سست روی کے درمیان

ہندوستان میں اے آئی سپر پاور بننے کی رفتار ہے: ریکٹر

نئی دہلی: جیسا کہ دنیا ایک بہترین طوفان کے چیلنجوں سے نمٹ رہی ہے- جنگ، توانائی کے بحران، اور آنے والے AI بحران- ہندوستان ایک دوسری صورت میں اداس عالمی منظر نامے میں ایک روشن مقام کے طور پر ابھرتا ہے۔ ورلڈ اکنامک فورم کے سابق ڈائریکٹر اور ہوراسس کے چیئرمین فرینک۔ جرگن ریکٹر کا خیال ہے کہ ہندوستان کے پاس اے آئی اور مینوفیکچرنگ میں عالمی لیڈر بننے کی رفتار ہے۔ بھارتی خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں، ریکٹر نے کہا کہ یورپ نے اپنی AI صلاحیتوں اور خودمختار AI کو قائم کرنے کے معاملے میں بس کھو دی ہے۔ یورپ پیچھے ہے، یورپ میں بے روزگاری ہے؛ ہوسکتا ہے اس نے اپنی AI صلاحیتوں اور اپنی خودمختار AI قائم کرنے کے معاملے میں بس کھو دی ہو۔ اس کے برعکس، ہندوستان AI، آئی ٹی، مینوفیکچرنگ، اور زراعت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، صحیح سمت میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ریکٹر نے فروری میں دہلی میں AI امپیکٹ سمٹ میں ہندوستان کے جرات مندانہ بیان کی طرف اشارہ کیا، جہاں وزیر اعظم مودی نے اعلان کیا کہ ہندوستان کو مستقبل کی AI سپر پاور ہونا چاہیے۔ "فی الحال، ہمارے پاس دو سپر پاور ہیں- امریکہ اور چین۔ چینی اپنی AI کرتے ہیں، امریکہ سے آزاد ہیں... ہندوستان اسی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے اور مینوفیکچرنگ میں AI کو لاگو کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انڈسٹری 0.4 سپر پاور بننے کے لیے ہندوستان کی کوششیں زور پکڑ رہی ہیں، حکومت سرخ فیتہ اور بدعنوانی کو کم کرنے میں اہم پیش رفت کر رہی ہے۔ ریکٹر نے کہا، جب سے یہ حکومت برسراقتدار ہے، بہت سی چیزیں بدل گئی ہیں۔ سرخ فیتہ کی بدعنوانی کم سے کم ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں یہ کاروبار قائم کرنے میں بہت مثبت تبدیلی ہے۔ اس ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے، ریکٹر نے ہندوستان کو براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کا خیر مقدم جاری رکھنے اور تحفظ پسندی سے بچنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا، "میرے خیال میں ہندوستان کو اسی طرح جاری رہنا چاہیے اور ایف ڈی آئی کا خیر مقدم کرنا چاہیے، اور تحفظ پسند نہیں ہونا چاہیے۔" جیسا کہ دنیا ہندوستان کو گلوبلائزیشن کے ایک نئے انجن کے طور پر دیکھ رہی ہے، ریکٹر نے مزید کہا کہ وہ ملک کے مستقبل کے بارے میں پرامید ہیں۔ میں ہندوستان میں بہت پراعتماد ہوں، لیکن مجموعی تناظر میں، بلکہ مایوسی کا شکار ہوں۔

ہندوستانی فوج کا دستہ ہند-ازبیکستان کی مشترکہ فوجی مشقوں کیلئے روانہ

یہ مشق مشترکہ آپریشنز کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کیلئے دونوں دستوں کے کمانڈ اینڈ کنٹرول ڈھانچے کے درمیان ایک متحد آپریشنل الگورتھم بھی قائم کرے گی

نئی دہلی: ہندوستانی فوج کا دستہ ہندوستان-ازبیکستان کی مشترکہ فوجی مشقوں کے لیے روانہ ہندوستانی فوج کا دستہ آج ہندوستان-ازبکستان مشترکہ فوجی مشق دستلک کے ساتویں ایڈیشن کے لئے روانہ ہوا۔ یہ مشق گرومسرے فیلڈ ٹریننگ ایریا، نامنگم، ازبکستان میں 12 سے 25 اپریل 2026 تک منعقد ہونے والی ہے۔ دستلک مشق ایک سالانہ تقریب ہے جو متبادل طور پر ہندوستان اور ازبکستان میں منعقد کی جاتی ہے۔ آخری ایڈیشن اپریل 2025 میں فارن ٹریننگ نوڈ، آندھ (پونے) میں منعقد کیا گیا تھا۔ 60 اہلکاروں پر مشتمل ہندوستانی مسلح افواج کے دستے کی نمائندگی ہندوستانی فوج کے 45 اہلکار کر رہے ہیں، جن میں زیادہ تر مہار رجمنٹ کی بٹالین اور ہندوستانی فضائیہ کے 15 اہلکار ہیں۔ ازبکستان کا دستہ بھی تقریباً 60 اہلکاروں پر مشتمل ہے، جو ازبکستان کی فوج اور فضائیہ کے ہیں۔ دستلک مشق کا مقصد نیم پہاڑی خطوں میں مشترکہ کارروائیوں کو انجام دینے کے لیے فوجی تعاون کو فروغ دینا اور مشترکہ صلاحیتوں کو بڑھانا ہے۔ یہ اعلیٰ درجے کی جسمانی فٹنس، مشترکہ منصوبہ بندی، مشترکہ حکمت عملی کی مشقوں اور خصوصی ہتھیاروں کی مہارت کی بنیادی باتوں پر توجہ مرکوز کرے گا۔ یہ مشق مشترکہ آپریشنز کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے لیے دونوں دستوں کے کمانڈ اینڈ کنٹرول ڈھانچے کے درمیان ایک متحد آپریشنل الگورتھم بھی قائم کرے گی۔ جن اہم آپریشنل پہلوؤں پر عمل کیا جائے گا ان میں زمینی نیویگیشن، دشمن کے ٹھکانوں پر اسٹرائیک مشن اور دشمن کے زیر قبضہ علاقوں پر قبضہ کرنا شامل ہے۔ ہندوستانی دستہ ازبکستان کی مسلح افواج کے آپریشنل طریقہ کار اور مشقوں سے خود کو واقف کرنے اور ازبک دستے کے ساتھ اپنے آپریشنل تجربات کا اشتراک کرنے کا موقع لے گا۔ مشترکہ تربیت 48 گھنٹے کی توثیق کی مشق پر اختتام پذیر ہوگی جس کا مقصد مشترکہ آپریشنز کے لیے حکمت عملی کی مشقوں کی توثیق کرنا ہے، جو کہ غیر قانونی مسلح گروہوں کو غیر موثر بنانے کے لیے مشترکہ خصوصی آپریشنز کی تیاری اور عمل درآمد پر زور دینا ہے۔ دستلک مشق دونوں فریقوں کو حکمت عملیوں، تکنیکوں اور مشترکہ کارروائیوں کے طریقہ کار میں اپنے بہترین طریقوں کا اشتراک کرنے کے قابل بنائے گی اور دستوں کے درمیان باہمی تعاون، آپریشنل ہم آہنگی اور مشترکہ کمانڈ اینڈ کنٹرول کوآرڈینیشن کو مزید مضبوط کرے گی۔ یہ مشق دونوں ممالک کے فوجیوں کے درمیان دوستی اور دوستی کو فروغ دینے میں سہولت فراہم کرے گی۔ اس سے دفاعی تعاون کی سطح میں بھی اضافہ ہوگا اور دونوں دوست ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید فروغ ملے گا۔

غیر ملکی مواد تخلیق کار نے ہندوستان کی صحت کی دیکھ بھال کی تعریف کی

ایک اب وائرل ہونے والی انسٹاگرام ویڈیو میں، ڈیوڈ نیبل، جو گزشتہ نو سالوں سے دنیا کا سفر کر رہے ہیں

نئی دہلی: ہندوستان بھر میں سفر کرنے والے ایک جرمن مواد تخلیق کار نے ایک سرکاری اسپتال میں مفت علاج کے بعد ملک کے صحت کی دیکھ بھال کے نظام کی تعریف کی ہے۔ ایک اب وائرل ہونے والی انسٹاگرام ویڈیو میں، ڈیوڈ نیبل، جو گزشتہ نو سالوں سے دنیا کا سفر کر رہے ہیں، نے تفصیل سے بتایا کہ انہیں ایک کتے نے کاٹا اور وہ سورت، گجرات کے ایک سرکاری ہسپتال میں علاج کرایا، جہاں ان سے اس طریقہ کار کے لیے ایک پیسہ بھی نہیں لیا گیا۔ نیبل نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ اگر کسی غیر ملکی کو اپنے آبائی وطن جرمنی میں ایسا ہی انجام ہوا تو وہ مفت علاج نہیں کریں گے۔ نیبل نے کلپ میں کہا، گزشتہ رات مجھے سڑک پر ایک کتے نے کاٹ لیا۔ مجھے ریبیز کے لیے کچھ احتیاطی تدابیر اختیار کرنی ہیں۔ اس لیے، میں یہاں ہندوستان کے ایک سرکاری اسپتال میں گیا، اور میں کافی حیران رہ گیا۔ مجھے مفت علاج ملا۔ جرمن مسافر نے کہا کہ وہ اس پورے تجربے سے مثبت طور پر حیران ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ فراہم کردہ سروس تیز اور صاف تھی۔ نیبل نے کہا، مجھے چار انجکشن لگوانے کی ضرورت ہے، یہ قدرے پریشان کن ہے۔ لیکن پھر بھی، میں واقعی حیران تھا کہ سروس کتنی تیز اور صاف تھی اور ہاں، یہ بہت اچھا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ واقعی مثبت طور پر حیرانی ہوئی۔ آخری اپ ڈیٹ کے مطابق، ویڈیو کو 3.3 لاکھ سے زیادہ آراء اور سیکڑوں تبصرے مل چکے ہیں کیونکہ سوشل میڈیا صارفین نے نشاندہی کی کہ بیرونی ملک میں اس طرح کے سلوک پر ایک خوش قسمتی لاگت آئے گی۔ ایک صارف نے کہا، ہندوستان میں، اگر آپ کو بلی، کتے یا بندر نے کاٹ لیا یا نوچ لیا، تو ہمیشہ سرکاری ہسپتال جائیں۔ جبکہ دوسرے نے مزید کہا امریکہ میں، آپ کی پانچ سال کی بچت ختم ہو جاتی۔ ایک تیسرے نے تبصرہ کیا: "اسے ہلکے سے نہ لیں اور خوراکیں پوری کریں۔ خاص طور پر جب آپ کو آوارہ کتوں نے کاٹ لیا ہو۔ اگر آپ کو بخار، چکر وغیرہ محسوس ہوں تو براہ کرم ڈاکٹروں سے رجوع کریں۔ چوتھے نے کہا: میری خواہش ہے کہ مجھے جرمنی میں اسی سطح کی طبی امداد ملے۔ میں طویل انتظار کے بعد اپنی سرجری کے لیے ہندوستان واپس آیا ہوں۔

ہندوستان کی پیٹنٹ فائلنگ

مالی سال ۲۶ میں ریکارڈ 1.43 لاکھ تک پہنچ گئی: پیوش گوئل

نئی دہلی: ہندوستان کے پیٹنٹ فائلنگ نے مالی سال 2025-26 میں 43.1 لاکھ سے زیادہ کی ریکارڈ بلندی کو چھو لیا، جو پچھلے سال کے مقابلے میں 2.30 فیصد کے اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ سنگ میل کو اجاگر کرتے ہوئے مرکزی وزیر تجارت پیوش گوئل نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ہندوستان کا اختراعی انجن رک نہیں سکتا! مالی سال 2025-26 میں ہماری پیٹنٹ فائلنگ تاریخی 43.1 لاکھ+ تک پہنچ گئی، جو پچھلے سال کے مقابلے میں 2.30 فیصد زیادہ ہے۔ وزیر کی طرف سے اشتراک کردہ تازہ ترین اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پیٹنٹ کی کل درخواستیں مالی سال 2025-26 میں 729,43,1 تک پہنچ گئیں، جو کہ مالی سال 2024-25 میں 375,10,1 سے زیادہ ہیں، جو گزشتہ دہائی کے دوران مسلسل اوپر کی جانب رجحان کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ پیٹنٹ فائلنگ مالی سال 2015-16 میں 000,50 سے کم سے نمایاں طور پر بڑھی ہے، جو اختراعی سرگرمیوں میں مسلسل ترقی کی نشاندہی کرتی ہے۔ وزیر نے گھریلو اختراع کاروں کے بڑھتے ہوئے تعاون پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا، 69 فیصد سے زیادہ پیٹنٹ مقامی طور پر دائر کیے گئے ہیں۔ ہم دنیا کو دکھا رہے ہیں کہ میڈ ان انڈیا انوینٹڈ ان انڈیا سے طاقت رکھتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، مالی سال 26 میں گھریلو فائلنگز 721,99 تھیں، جو کل درخواستوں کا تقریباً 4.69 فیصد بنتی ہیں، جب کہ غیر ملکی فائلنگز 44,008 تھیں۔ یہ ملک کے اندر سے ایک مضبوط دباؤ کی عکاسی کرتا ہے، بشمول اسٹارٹ اپس، ایم ایس ایم ایز اور تعلیمی ادارے، جو مل کر فائلنگ میں اہم حصہ ڈالتے ہیں۔ ریاست کے لحاظ سے، تمل ناڈو سب سے زیادہ پیٹنٹ فائلنگ کے ساتھ چارٹ میں سرفہرست ہے، اس کے بعد کرناٹک اور مہاراشٹر ہیں۔ دیگر اہم شراکت داروں میں پنجاب، اتر پردیش اور تلنگانہ شامل ہیں۔ گوئل نے ہندوستان کے عالمی سطح پر بہتر ہوتے ہوئے موقف کو مزید نوٹ کیا، ہم دنیا کے چھٹے سب سے بڑے پیٹنٹ فائلر ہیں، جو ایک پراعتماد ہندوستان کو عالمی جدت طرازی کا پاور ہاؤس بننے کی عکاسی کرتا ہے۔ اعداد و شمار اس بات پر بھی روشنی ڈالتے ہیں کہ ہندوستان نے لگاتار پانچ سالوں سے پیٹنٹ فائلنگ میں مسلسل اضافہ ریکارڈ کیا ہے، جس کی حمایت اسٹارٹ اپ انڈیا جیسے پالیسی اقدامات اور تحقیق اور ڈیجیٹل اختراع پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

ہندوستانی بحریہ نئی دھلی میں کمانڈرز

کانفرنس ۲۰۲۶ کے پہلے ایڈیشن کی میزبانی کرے گی

نئی دہلی: ہندوستانی بحریہ کی دو سالہ کمانڈرز کانفرنس 2026 کا پہلا ایڈیشن 14 اپریل سے 16 اپریل 2026 تک نوسینا بھون، نئی دہلی میں تین دنوں کی مدت میں شیڈول ہے۔ اعلیٰ سطح کی کانفرنس بحریہ کے آپریشنل کرنسی کا جامع جائزہ لینے کے لیے ایک اسٹیج پیش کرتی ہے تاکہ قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے بحریہ کے آپریشنل کرنسی، قومی سلامتی کی صلاحیتوں اور بحری صلاحیتوں کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ مقاصد یہ ایڈیشن بحر ہند کے علاقے میں کثیر قومی افواج کے اتحاد کے ساتھ مغربی ایشیا میں جاری تنازعات کے درمیان، ہندوستان کی توانائی کی حفاظت کے لیے تیز رفتار بحری تعیناتیوں کی روشنی میں اہم اہمیت رکھتا ہے۔ کانفرنس بحریہ کے آپریشنل نظریے، انٹر سروسز کوآرڈینیشن اور ٹکنالوجی سے چلنے والے رسپانس میکانزم کے بعد 'آپریشن سندور' کی تصدیق میں بھی نمایاں اہمیت رکھتی ہے۔ کانفرنس میں چیف آف ڈیفنس اسٹاف اور سیکریٹری داخلہ کے خطابات اور بحریہ کی سینئر قیادت کے ساتھ بات چیت شامل ہے۔ تعاملات کا مقصد باہمی تعاون اور جوڑ کو بڑھانا ہے، اور مستقبل کے سمندری چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے قومی استحکام، سلامتی کے ڈھانچے، اور باہمی تعاون پر مبنی نقطہ نظر کو حاصل کرنا ہے۔ یہ فورم قومی قیادت کے ساتھ قریبی رابطے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے، بحریہ کے منصوبوں کے لیے ایک اسٹریٹجک سمت متعین کرتا ہے۔ چیف آف دی نیول اسٹاف آپریشنل کمانڈرز اور بحریہ کی سینئر قیادت کے ساتھ موجودہ جیو اسٹریٹجک ماحول میں کثیر جہتی چیلنجوں سے نمٹنے کے منصوبوں کا جائزہ لیں گے اور ان کا جائزہ لیں گے۔ سیکورٹی کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ، بات چیت میں فیصلہ کن آپریشنل کامیابی کے حصول، نیلے پانی کی صلاحیتوں کو بڑھانے، تربیت، انسانی وسائل کے انتظام، پائیدار بحالی کے طریقوں، غیر ساختہ نظاموں کے موثر روزگار، آپریشنل لاجسٹکس، اور پلیٹ فارمز کی جنگی تیاری کے لیے دیگر اہم اہل کاروں پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ چین نیوی کے حل کے لیے مصنوعی ذہانت کے روڈ میپ اور بغیر کسی رکاوٹ کے آپریشنز کے لیے ڈیٹا سے چلنے والی ٹیکنالوجیز کے نفاذ کا جائزہ لینے کے لیے بھی بات چیت کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

ہندوستان کا مقصد 2-3 سالوں میں

مکمل ای وی بیٹری ایکو سسٹم بنانا ہے: مائنز سکریٹری

نئی دہلی: ہندوستان اگلے دو سے تین سالوں میں ایک مکمل الیکٹرک وہیکل (ای وی (بیٹری ایکو سسٹم بنانے کا پراعتماد ہے۔ مائنز سکریٹری پیوش گوئل نے جمعہ کو کہا، جس میں لیتھیم سورسنگ، پروسیسنگ، عالمی حصول اور کان کنی کے شعبے میں اصلاحات کا احاطہ کرنے والی ایک جامع حکمت عملی کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ گوئل نے نامہ نگاروں کے ساتھ بات چیت کے دوران کہا، "ہم نے جو حکمت عملی بنائی ہے، ہمیں یقین ہے کہ ای وی بیٹری چین کا پورا ماحولیاتی نظام اگلے دو سالوں میں، یا 2-3 سالوں میں تیار ہو جائے گا۔" انہوں نے کہا کہ لیتھیم ہندوستان کی صاف توانائی کی منتقلی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، خاص طور پر ای وی بیٹریوں کے لیے، جہاں لیتھیم آئن ٹیکنالوجی کا غلبہ ہے۔ جبکہ گھریلو لتیم کی دستیابی محدود ہے، خاص طور پر جنوبی امریکہ میں پائے جانے والے نمکین پانی پر مبنی ذخائر، ملک عالمی سطح پر خام مال کو محفوظ کرنے اور گھریلو پروسیسنگ کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ اسپوڈومین میں، لیتھیم کا مواد تقریباً 1-6٪ ہے۔ اسپوڈومین کو درآمد کیا جا سکتا ہے اور اس پر مزید کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کے لیے ٹیکنالوجی آج ہماری کمپنیوں کے پاس دستیاب ہے۔ تاہم، اس نے گھریلو ویلیو چین میں فرق کو واضح کیا۔ "اگر لتیم لایا جاتا ہے، تو پیمانے پر تبدیلی کا کوئی منصوبہ نہیں ہے، اس لیے اس کی اکثر بیرون ملک تجارت ہوتی ہے۔ انہوں نے بیٹری کے درجے کے مواد میں بہاو پروسیسنگ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے نوٹ کیا۔

خلیج سے مضبوط تعلقات اور ایران سے رابطہ۔ بھارت کی متوازن حکمت عملی پر زور

نئی دہلی: مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان ماہرین نے بھارت کی خارجہ پالیسی میں توازن برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا ہے، جس میں خلیجی ممالک کے ساتھ قریبی تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ ایران کے ساتھ روابط کو بھی برقرار رکھنا شامل ہے۔ تجزیے کے مطابق، موجودہ علاقائی بحران نے بھارت کے لیے ایک پیچیدہ سفارتی صورتحال پیدا کر دی ہے، جہاں اسے اپنے توانائی، تجارتی اور اسٹریٹجک مفادات کے تحفظ کے لیے بیک وقت مختلف طاقتوں کے ساتھ تعلقات کو سنبھالنا پڑ رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ خلیجی ممالک بھارت کے لیے توانائی کی فراہمی، سرمایہ کاری اور بھارتی تارکین وطن کے حوالے سے انتہائی اہم ہیں، اس لیے ان کے ساتھ تعلقات کو مزید مستحکم کرنا ضروری ہے۔ دوسری جانب، ایران کے ساتھ روابط بھی خطے میں رابطہ کاری، توانائی اور جغرافیائی اہمیت کے باعث ناگزیر ہیں۔ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بھارت کو کسی ایک فریق کے ساتھ مکمل وابستگی کے بجائے اپنی روایتی "اسٹریٹجک خودمختاری" کی پالیسی کو جاری رکھنا چاہیے، تاکہ وہ بدلتے ہوئے عالمی منظر نامے میں اپنی سفارتی گنجائش کو برقرار رکھ سکے۔ یہ بھی نشاندہی کی گئی کہ 2026 کے ایران سے متعلق علاقائی تنازع نے نہ صرف توانائی کی عالمی سپلائی بلکہ خلیج کے استحکام کو بھی متاثر کیا ہے، جس کے براہ راست اثرات بھارت جیسے درآمدی معیشت پر پڑ سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق، بھارت کے لیے بہترین راستہ یہی ہے کہ وہ خلیجی شراکت داری کو گہرا کرے، ایران کے ساتھ عملی روابط برقرار رکھے اور ایک متوازن، کثیر جہتی سفارتکاری کے ذریعے اپنے مفادات کا تحفظ کرے۔

دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان کا بھارتی طلبہ کو خراجِ تحسین

دوبئی: دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان بن محمد المختوم نے یو اے ای کے قومی ترانے کی منفرد اور جذباتی پیشکش کرنے والے بھارتی طلبہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، دبئی میں مقیم بھارتی طلبہ کی جانب سے روایتی ہندوستانی موسیقی کے آلات کے ذریعے یو اے ای کا قومی ترانہ پیش کیا گیا، جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو گئی۔ اس ویڈیو کو خود شیخ حمدان نے اپنی انسٹاگرام اسٹوری پر شیئر کرتے ہوئے "Thank you" کا پیغام دیا۔ یہ پیشکش دبئی کے ایک پرفارمنگ آرٹس ادارے کی جانب سے تیار کی گئی تھی، جس میں 13 طلبہ نے ہارمونیم، طبلہ، ستار، سرود اور بانسری سمیت مختلف روایتی آلات استعمال کیے۔ طلبہ سفید لباس اور یو اے ای کے پرچم کے رنگوں والے اسکارف میں ملبوس تھے، جس نے اس منظر کو مزید متاثر کن بنا دیا۔ اس ثقافتی امتزاج کو دونوں ممالک کے درمیان ہم آہنگی اور باہمی احترام کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ ویڈیو کو نہ صرف اماراتی شہریوں بلکہ تارکینِ وطن کمیونٹی میں بھی بھرپور پذیرائی ملی ہے، جہاں اسے اتحاد، شمولیت اور ثقافتی ہم آہنگی کی مثال کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ شیخ حمدان کی جانب سے اظہارِ تشکر کو یو اے ای کی اس پالیسی کی عکاسی قرار دیا جا رہا ہے جو مختلف قومیتوں کے درمیان احترام اور تعاون کو فروغ دیتی ہے۔

ہندوستان کا ۲۰۴۷ ویژن پالیسی میں جڑا ہوا ہے: ونے کواترا

ہندوستان کی 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کا سفر باخبر علمی اور پالیسی گفتگو میں لنگر انداز ہے

واشنگٹن ڈی سی: ہندوستان کے 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کا سفر باخبر علمی اور پالیسی گفتگو میں لنگر انداز ہے۔ امریکہ میں ہندوستان کے سفیر ونے کواترا نے ٹیکساس میں ایک اہم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ کواترا نے یہ ریمارکس افتتاحی آسٹن انڈیا کانفرنس میں اپنے ورچوئل خطاب کے دوران کہے، جس کا موضوع تھا "100 میں ہندوستان: فیصلوں کی دہائیاں"، جس کی میزبانی ٹیکساس یونیورسٹی، آسٹن میں میک کامس اسکول آف بزنس نے کی تھی۔ اسکالرز، طلباء اور پریکٹیشنرز کو اکٹھا کرنے کے لیے منتظمین کی ستائش کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس طرح کے مستقبل کے حوالے سے پیش قدمی ویژن 2047، یا "وکست بھارت" کی طرف ہندوستان کے راستے پر غور کرنے کے لیے اہم ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کی ترقی کو تشکیل دینے والے فیصلوں کی جڑیں گہری پالیسی بات چیت میں ہیں، جو آنے والی دہائیوں میں ملک کی تبدیلی کی پیشرفت کی بنیاد بناتے ہیں۔ ہندوستان کی ترقی اور اختراعی سفر ہندوستان اور امریکہ دونوں کے لئے مشترکہ فوائد پیدا کرے گا، انہوں نے مزید کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک اور اقتصادی ہم آہنگی مزید گہرا ہو رہی ہے۔ ہندوستان کی طویل مدتی ترقی کی رفتار کے تھیم کے تحت منعقد ہونے والی اس کانفرنس نے اسٹیک ہولڈرز کو ملک کی ابھرتی ہوئی پالیسی کے منظر نامے اور ترقی کی ترجیحات کا جائزہ لینے کے لیے اکٹھا کیا۔ ہیوسٹن میں ہندوستان کے قونصل جنرل ڈی سی منجوناتھ نے "دی گروتھ ٹرائینگل" کے عنوان سے ایک الگ سیشن میں کہا کہ ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات حکومت سے حکومت، کاروبار سے کاروبار اور لوگوں سے لوگوں کی مشغولیت سمیت متعدد ستونوں پر مضبوط ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ان تینوں ستونوں نے دوطرفہ تعلقات کے مستحکم اوپر کی سمت کو تقویت دی ہے، جس سے تمام شعبوں میں تعاون کو تقویت ملی ہے۔ ذیلی قومی شراکت داری کی بڑھتی ہوئی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منجوناتھ نے ہندوستان اور ٹیکساس کے درمیان تعاون کو ہندوستان اور امریکہ کے وسیع تر تعلقات کے کلیدی جزو کے طور پر شناخت کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے علاقائی روابط اقتصادی مشغولیت، اختراعات اور ادارہ جاتی تعاون کو آگے بڑھانے میں تیزی سے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس تقریب نے ہندوستان کی پالیسی کے ارتقاء اور ترقی کی ترجیحات کے بارے میں بھی بصیرت فراہم کی، جو ملک کی ترقی کی کہانی میں تعلیمی اور پالیسی دلچسپی میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔ منجوناتھ نے یونیورسٹی آف ٹیکساس، آسٹن کی قیادت اور فیکلٹی کی تعریف کی اور ٹیکساس بھر میں تعلیمی اور تحقیقی اداروں کے ساتھ تعاون کو بڑھانے کے لیے قونصلیٹ کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی شمولیت سے مکالمے کو فروغ دینے، اختراع کو فروغ دینے اور ترقی اور پیشرفت کے مشترکہ وژن کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

لگاتار سات شکست کے بعد چنئی نے پہلی جیت درج کی

دہلی کیپٹلس کو ۲۳/رنز سے ہرایا

چنئی سپر کنگز نے آئی پی ایل 2026 میں دہلی کیپٹلز کو 23 رنز سے شکست دے کر اپنی پہلی جیت درج کی۔ چنئی

کے لیے سنجو سیمسن نے سنچری بنائی۔ چنئی سپر کنگز نے آئی پی ایل 2026 میں جیت کا کھاتہ کھول دیا ہے۔ چنئی نے دہلی کیپٹلز کو 23 رنز سے شکست دی۔ یہ جیت کپتان رتوراج گائیکواڑ کے لیے بھی بہت خاص ہے، کیونکہ یہ مسلسل سات شکست کا سامنا کرنے کے بعد بطور کپتان ان کی پہلی جیت ہے۔ چیپاک اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں سی ایس کے نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 212 رنز بنائے۔ جواب میں دہلی کی ٹیم 189 رنز ہی بنا سکی۔ چنئی کی جیت کے سب سے بڑے ہیرو سنجو سیمسن رہے، انہوں نے 115 رنز کی ناقابل شکست سنچری اسکور کی۔ رتوراج گائیکواڑ کو انڈین پریمئر لیگ میں چنئی سپر کنگز کے کپتان کی حیثیت سے لگاتار سات میچوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ دریں اثنا، چنئی سپر کنگز نے آئی پی ایل 2026 میں لگاتار تین میچ ہارے تھے، راجستھان، پنجاب اور بنگلور سے ہارے تھے۔ آخرکار، آئی پی ایل 2026 کے آغاز کے دو ہفتے بعد، سی ایس کے نے پوائنٹس ٹیبل میں دو قیمتی پوائنٹس حاصل کر لیے ہیں۔ چنئی سپر کنگز کے لیے سنجو سیمسن نے 115 رنز کی سنچری اسکور کی، یہ آئی پی ایل میں کسی بلے باز کی پہلی سنچری تھی۔ نوجوان بلے باز آیوش مہاترے نے 59 رنز بنائے، لیکن ریٹائر ہونے کے بعد ٹیم نے انہیں واپس بلا لیا۔ شیوم دوبے نے 10 گیندوں میں 20 رنز بنائے، جس سے چنئی کو 212 رنز تک پہنچنے میں مدد ملی۔ جب دہلی کیپٹلس ہدف کا تعاقب کرنے کے لیے باہر آئی تو پتھم نسانکا نے 24 گیندوں میں 41 رنز بنائے۔ انہوں نے کے ایل راہل کے ساتھ 61 رنز کی شراکت داری کی۔ دہلی نے صرف 5 اوور میں 61 رن بنائے تھے۔ چنئی کے تیز گیند بازوں نے پھر اگلے 15 رنز میں 4 بلے بازوں کو آؤٹ کر کے دہلی کو بیک فٹ پر کھڑا کر دیا۔ ڈیوڈ ملر نے 17 اور آشوتوش شرما نے 19 رنز بنائے۔ ٹرسٹن اسٹبس کی نصف سنچری دہلی کے کام نہیں آئی۔ انہوں نے 38 گیندوں میں 60 رنز بنائے۔ ایک موقع پر، اسٹبس نے دہلی کی جیت کی امیدیں زندہ رکھی تھیں، لیکن جیمی اوورٹن نے اپنی وکٹ لے کر چنئی کی جیت کو تقریباً یقینی بنا دیا۔

گجرات کا جادو چل گیا:

لکھنؤ کے سپر جائنٹس ڈھیر، ٹائٹنز کی ۷/وکٹوں سے بڑی فتح

پرسدھ کرشنا کی تباہ کن بولنگ کے بعد کپتان شبھ من گل اور جوس بٹلر کی ذمہ دارانہ بیٹنگ کی بدولت گجرات ٹائٹنز نے آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے ۱۹/ویں میچ میں لکھنؤ سپر جائنٹس کو ۸/گیندیں قبل ۷/وکٹوں سے شکست دے دی۔ پرسدھ کرشنا کی تباہ کن بولنگ کے بعد کپتان شبھ من گل اور جوس بٹلر کی ذمہ دارانہ بیٹنگ کی بدولت گجرات ٹائٹنز نے آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے ۱۹/ویں میچ میں لکھنؤ سپر جائنٹس کو ۸/گیندیں قبل ۷/وکٹوں سے شکست دے دی۔ ۱۶۵/رنز کے ہدف کے تعاقب میں گجرات ٹائٹنز نے پراعتماد آغاز کیا۔ سائی سدرشن اور شبھ من گل نے پہلی وکٹ کے لیے ۴۵/رنز جوڑے۔ سدرشن کے آؤٹ ہونے کے بعد جوس بٹلر میدان میں آئے اور کپتان کے ساتھ مل کر اننگز کو تیزی سے آگے بڑھایا۔ شبھ من گل ۴۰/گیندوں پر ۵۶/رنز (۶/چوکے، ایک چھکا) بنا کر آؤٹ ہوئے۔ جوس بٹلر نے ۳۷/گیندوں پر ۱۱/چوکوں کی مدد سے ۶۰/رنز کی جارحانہ اننگز کھیلی۔ واشنگٹن سندر ۱۳/گیندوں پر ۲۱/رنز بنا کر ناقابلِ شکست رہے اور ٹیم کو جیت کی دہلیز پار کرائی۔ گجرات نے مطلوبہ ہدف ۱۸ء۴/ اوورز میں ۳/وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر لیا۔ اس سے قبل گجرات ٹائٹنز نے ٹاس جیت کر لکھنؤ کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی۔ لکھنؤ کی ٹیم مقررہ ۲۰/اوورز میں ۸/وکٹوں پر ۱۶۴/رنز بنا سکی۔ ایڈن مارکرم ۳۰/رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر رہے، جبکہ کپتان رشبھ پنت

نے ۱۸/رنز بنائے۔ لکھنؤ کے بلے باز گجرات کے بولنگ اٹیک کے سامنے مسلسل جدوجہد کرتے نظر آئے اور وقفے وقفے سے اپنی وکٹیں گنواتے رہے۔ گجرات کی جیت میں فاسٹ بالر پرسدھ کرشنا نے کلیدی کردار ادا کیا، جنہوں نے محض ۲۸/رنز دے کر ۴/اہم وکٹیں حاصل کیں۔ اشوک شرما نے دو، جبکہ محمد سراج اور کگیسو ربادا نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ اس جیت کے ساتھ گجرات ٹائٹنز نے ٹورنامنٹ میں اپنی پوزیشن مزید مستحکم کر لی ہے، جبکہ لکھنؤ کو اپنی بالنگ اور بیٹنگ لائن پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ایڈن مارکرم، رشبھ پنت اور نکلس پورن کی ذمہ دارانہ بیٹنگ کی بدولت لکھنؤ سپر جائنٹس نے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کے ۱۹/ویں میچ میں گجرات ٹائٹنز کے خلاف مقررہ ۲۰/اوورز میں ۸/وکٹوں کے نقصان پر ۱۶۴/رنز بنائے۔ گجرات ٹائٹنز نے ٹاس جیت کر پہلے بولنگ کا فیصلہ کیا جو ابتدا میں درست ثابت ہوا۔ لکھنؤ کی پہلی وکٹ محض ۱۴/ر کے مجموعی اسکور پر گری جب مچل مارش (۱۱/رنز) کو کگیسو ربادا نے پویلین بھیج دیا۔ کپتان رشبھ پنت نے جارحانہ آغاز کیا لیکن وہ بھی ۱۸/رنز بنا کر محمد سراج کا شکار بن گئے۔ ایڈن مارکرم نے ٹیم کو سنبھالنے کی کوشش کی اور ۱۵/گیندوں پر ۳۰/رنز کی برق رفتار اننگز کھیلی، جس میں ۵/ چوکے اور ایک چھکا شامل تھا۔ تاہم، پرسدھ کرشنا کی عمدہ بولنگ نے لکھنؤ کے بلے بازوں کو کھل کر کھیلنے کا موقع نہ دیا۔ آخری لمحات میں محمد سمیع نے ۵/گیندوں پر ۱۲/رنز بنا کر ٹیم کو ایک چیلنجنگ اسکور تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ لکھنؤ سپر جائنٹس اور گجرات ٹائٹنز کے درمیان کھیلے گئے حالیہ میچ میں گجرات ٹائٹنز نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھنؤ کو 7 وکٹوں سے شکست دے دی ہے۔ لکھنؤ سپر جائنٹس نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ اوورز میں ایک اوسط اسکور بنایا، جسے گجرات کے گیند بازوں نے قابو میں رکھا۔ گجرات ٹائٹنز کے بلے بازوں نے ہدف کا تعاقب نہایت اعتماد کے ساتھ کیا اور صرف 3 وکٹیں کھو کر میچ اپنے نام کر لیا۔ گجرات کی متوازن گیند بازی اور ٹاپ آرڈر بلے بازوں کی ذمہ دارانہ بیٹنگ نے ٹیم کی جیت میں کلیدی کردار ادا کیا۔

تفریح، سائنس، کھیل کود، پُرلطف تجربات پر مشتمل، نیوارا کریئیٹو کارنیوال کا شاندار آغاز

طلبہ کی ہمہ جہت ترقی اور تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے ان کی موسمِ گرما کی تعطیلات کو مستفیض بنایا گیا

مالیگاؤں: نیوارا انگلش میڈیم اسکول اینڈ جونیئر کالج کے چیئرمین اظہر مہدی اور چیئر پرسن عرفانہ مہدی کی تعلیمی پالیسیوں کے مطابق طلبہ کی ہمہ جہت ترقی اور تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے ان کی موسمِ گرما کی تعطیلات کو مستفیض بنایا گیا۔ طلبا و طالبات کا عبید سر، نذیر سر اور طاہر سر کے ساتھ اور نیوارا کی خاتون اساتذہ نے نہایت خندہ پیشانی سے استقبال کیا۔ اسمبلی میں روٹین کے مطابق اسماء الحسنیٰ، قرآنی سورتوں، ذکر و اذکار وغیرہ کے بعد عمارہ میم نے قرآن کریم میں بیان شدہ ایک واقعہ کو بیان کرتے ہوئے اس کے اہم مقصد کو بیان کیا۔ اس کے بعد سائنسی اصولوں کو استعمال کرتے ہوئے طالبات نے کریٹیو پینٹنگ کے تجربات حاصل کیے۔ الاف میم نے ابیکس کے توسط سے میتھس کے جوابات جلد سے جلد حاصل کرنا سکھایا۔ "ون منٹ شو" میں اچانک دیے گئے موضوع کے مطابق اظہارِ خیال یا گفتگو کرنے کے ہنر کا اظہار طلبا و طالبات نے کیا۔ غالباً اسی لیے کہا جا سکتا ہے کہ شہر کے ممتاز تعلیمی ادارے "نیوارا انگلش میڈیم اسکول اینڈ جونیئر کالج" میں طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لیے نیوارا کریئیٹو کارنیوال چیئرمین اظہر مہدی اور چیئر پرسن عرفانہ مہدی کی ان دور اندیش پالیسیوں کا مظہر ہے جن کا مقصد طلبہ کو صرف نصابی تعلیم تک محدود رکھنے کے بجائے ان کی شخصیت سازی، نظم و ضبط اور خود اعتمادی میں اضافہ کرنا بھی ہے۔ پرنسپل شیبان سر، صبا میم (سوپر وائزر)، ہیڈ مسٹریس رضوانہ میم، آفرین میم (نیوارا اسمی نیٹورک ہیڈ) ادا میم و صبیحہ میم (مارننگ

شفٹ انچارجس) اور اقصیٰ میم (کنوینر کریٹیو کارنیول) اور کی فعال نگرانی و رہنمائی میں اس کارنیوال کو نہایت منظم انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ نیوارا کریٹیو کارنیول کے دوسرے دن کے شیڈول کے مطابق، دن کا آغاز صبح 8:00 بجے اسمبلی سے ہوا، جس کے فوراً بعد طاہر سر نے قرآنی قصے کے ذریعے بچوں کی روحانی و اخلاقی تربیت کی۔ دوسرے دن شیڈول کے مطابق، کیمپ میں تعلیمی و ذہنی مشقیں، ایلاف میم اور نذیر سر کی نگرانی میں ابیکس اور میتھس میجک کے سیشنز منعقد ہوئے تاکہ بچوں کی ریاضیاتی صلاحیتیں بہتر ہوں۔ کھیل کود اور جسمانی چستی کے لیے طلبا نے فٹ بال پینالٹی شوٹ اور طالبات نے تیر اندازی میں بھرپور حصہ لیا۔ کمیونیکیشن اسکلز کے لیے "انگلش فن" سیشن کے تحت طلبا و طالبات کو بغیر کسی جھجک کے انگریزی بولنے کی مشق کرائی گئی، جس میں ٹیچر کے ڈیمو کے بعد طلبہ نے مختلف موضوعات پر اظہارِ خیال کیا۔ ڈیجیٹل لرننگ اور اخلاقیات کے سیشن میں سنیما ٹائم میں تعلیمی ویڈیوز دکھائی گئیں، جبکہ اخلاق ٹائم میں والدین اور اساتذہ کے احترام پر مبنی کہانیاں اور حقیقی زندگی کی مثالیں پیش کی گئیں۔ اس کے علاوہ کریٹیو کارنیول میں فائرلیس کوکنگ، پینٹنگ، ٹیلنٹ شو اور کوئز جیسے مقابلے بھی شامل تھے جو بچوں کو ایک خوشگوار تعلیمی تجربہ فراہم کر رہے تھے۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ تمام ہی طلبہ میں چار مختلف گروپس کے مطابق ٹی شرٹس اور طالبات کے درمیان چار مختلف ہاؤسس کے مطابق اسکارف تقسیم کیے گئے۔ نیوارا کریٹیو کارنیول کا دوسرا دن بھی طلبا و طالبات کے لیے بڑا دلچسپ رہا۔

ایران۔امریکہ مذاکرات ناکام ہونے کے بعد

صدر ڈونالڈ ٹرمپ یو ایف سی ایونٹ میں شریک

امریکہ اور ایران کے درمیان پاکستان میں ہونے والے مذاکرات بے نتیجہ رہے ہیں۔ اس دوران امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ ہفتے کے روز فلوریڈا میں یو ایف سی ایونٹ میں شریک ہوئے۔ ہندوستان میں امریکہ کے سفیر سیر جیو گور نے اس ایونٹ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر شیئر کی۔ امریکہ اور ایران کے درمیان پاکستان میں ہونے والے مذاکرات بے نتیجہ رہے ہیں۔ اس دوران امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ ہفتے کے روز فلوریڈا میں یو ایف سی ایونٹ میں شریک

ہوئے۔ ہندوستان میں امریکہ کے سفیر سیر جیو گور نے اس ایونٹ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر شیئر کی۔ ٹرمپ میامی میں یو ایف سی ۳۲۷ میں پہنچے، جہاں فائٹ دیکھنے کے لیے ایرینا میں داخل ہونے سے پہلے یو ایف سی کے صدر ڈانا وائٹ نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر امریکی صدر کے ساتھ ان کی بیٹی ایوانکا ٹرمپ، پوتی کائی ٹرمپ اور خاندان کے کئی دیگر افراد بھی موجود تھے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور ہندوستان میں امریکی سفیر سیر جیو گور بھی شامل تھے۔ امریکی صدر کی یہ موجودگی ایسے وقت میں ہوئی ہے جب اسلام آباد میں ایران۔امریکہ مذاکرات بغیر کسی نتیجے کے ختم ہو گئے اور دونوں فریقوں کے درمیان بنیادی اختلافات اب بھی حل نہیں ہو سکے۔ اسلام آباد میں امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا کہ طویل مذاکرات کے باوجود واشنگٹن اور تہران کسی معاہدے تک نہیں پہنچ سکے۔ ایسے جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے ماحول میں ٹرمپ کی اس ایونٹ میں شرکت پر شدید تنقید ہو رہی ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ ایک حساس جغرافیائی سیاسی وقت میں بڑے اسپورٹس ایونٹ میں صدر کی موجودگی نے غلط پیغام دیا۔ کئی لوگوں نے بڑھتے ہوئے بین الاقوامی تناؤ کے دوران ایک ہائی انرجی فائٹ نائٹ میں شرکت کے فیصلے پر سوال اٹھائے۔ تنقید کے باوجود، جب ٹرمپ نے ایرینا میں شاندار انٹری کی تو مجمع کے کچھ حصوں نے ان کا بھرپور استقبال کیا۔ انہوں نے الٹیمیٹ فائٹنگ چیمپئن شپ کے ساتھ اپنی پرانی یادیں بھی تازہ کیں۔ یو ایف سی کے کمنٹیٹر جو روگن سمیت معروف شخصیات نے بھی ان کا خیر مقدم کیا، اور پورے ایونٹ کے دوران کیمرے بار بار انہی پر فوکس کرتے رہے۔ ہندوستان میں امریکہ کے سفیر سیر جیو گور نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک ویڈیو پوسٹ کی، جس میں ٹرمپ، روبیو اور گور نظر آ رہے ہیں۔ ٹرمپ کچھ لوگوں سے ہاتھ ملا رہے ہیں۔ ویڈیو کے کیپشن میں انہوں نے لکھا کہ "اس ٹرپ کو ختم کرنے کا یہ بالکل بہترین طریقہ ہے۔ میامی میں صدر ٹرمپ کے ساتھ یو ایف سی! کل ہندوستان واپس آنے کا انتظار ہے۔"

رنویر سنگھ کی آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت سے کی ملاقات

اداکار نے کارکنوں سے بات چیت کی اور آر ایس ایس سے منسلک ثقافتی ادارے چترا بھارتی کے بارے میں سیکھا

بالی ووڈ اداکار رنویر سنگھ نے جمعہ 10 اپریل کو ناگپور کے ایک کم اہم دورے کے دوران راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت سے ملاقات کی۔ وہ ریشم باغ کے ہیڈگیوار اسمرتی مندر میں آر ایس ایس کے بانی کیشو بلیرام ہیڈگیوار اور مادھو سداشیو گولوالکر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ رپورٹس کے مطابق، اداکار نے کارکنوں سے بات چیت کی اور آر ایس ایس سے منسلک ثقافتی ادارے چترا بھارتی کے بارے میں سیکھا۔ رنویر سنگھ نے ممبئی سے چارٹرڈ فلائٹ پر اڑان بھری اور محل میں ہیڈکوارٹر جانے سے پہلے شام 4 بجے کے قریب ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترے، جہاں اس نے بھاگوت سے ملاقات کی۔ اس بات چیت میں مبینہ طور پر ان کی فلم کے بارے میں بات چیت کے ساتھ ساتھ تنظیم کی سرگرمیوں اور خدمت کے اقدامات کے بارے میں بصیرت بھی شامل تھی۔ اس نے میموریل جانے سے پہلے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے ہیڈکوارٹر میں گزارے۔ ملاقات کو بشکریہ ملاقات قرار دیا گیا۔ دھوندھر فلم سیریز کی شاندار کامیابی پر سوار ہو کر، یہ آر ایس ایس کے دفتر میں ان کا پہلا موقع نہیں ہے۔ انہوں نے تنظیم کے صد سالہ سال منانے کے لیے وجے دشمی میں شرکت کی تھی اور امید ظاہر کی کہ یہ مستقبل میں بھی حوصلہ افزائی کرتا رہے گا۔ ان کی حالیہ ریلیز دھوندھر 2، آدتیہ دھر کی ہدایت کاری میں، جس نے 19 مارچ کو ریلیز ہونے کے بعد سے دنیا بھر میں 1000 کروڑ روپے کو عبور کر لیا ہے۔ فلم کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس پر شدید تنقید کی گئی ہے اور اسے ایک پروپیگنڈا فلم کا نام دیا گیا ہے۔

آشا بھوسلے کی فلم 'مائی' میں ادا کیا گیا کردار ناظرین کو رونے پر مجبور کر دیتا تھا

بالی ووڈ کی گلوکارہ آشا بھوسلے کے انتقال سے ان کے چاہنے والے غمزدہ ہیں۔ انہوں نے ۱۲/ہزار سے زیادہ گانے مختلف زبانوں میں گائے ہیں

بالی ووڈ کی گلوکارہ آشا بھوسلے کے انتقال سے ان کے چاہنے والے غمزدہ ہیں۔ انہوں نے ۱۲/ہزار سے زیادہ گانے مختلف زبانوں میں گائے ہیں اور ان کی شہرت بیرونِ ملک تک پھیلی ہوئی ہے، لیکن بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ آشا تائی نے اداکاری کی دنیا میں بھی قدم رکھا تھا۔ بالی ووڈ کی گلوکارہ آشا بھوسلے کے انتقال سے ان کے چاہنے والے غمزدہ ہیں۔ انہوں نے ۱۲/ہزار سے زیادہ گانے مختلف زبانوں میں گائے ہیں اور ان کی شہرت بیرونِ ملک تک پھیلی ہوئی ہے، لیکن بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ آشا تائی نے اداکاری کی دنیا میں بھی قدم رکھا تھا۔ انہوں نے پردے پر ایسا جذباتی کردار ادا کیا کہ ناظرین اشک بہانے پر مجبور ہو گئے۔ گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈز کی جانب سے موسیقی کی تاریخ میں سب سے زیادہ ریکارڈنگ کرنے والی فنکارہ کے طور پر تسلیم کی جانے والی آشا بھوسلے نے مراٹھی فلم 'مائی' میں ایک ماں کا

کردار نبھایا تھا۔ اس فلم میں وہ ایک ایسی ماں بنی تھیں جو الزائمر کی بیماری میں مبتلا ہوتی ہے اور چیزیں یاد نہیں رکھ پاتی۔ فلم میں ان کا بیٹا (رام کپور) انہیں اولڈ ایج ہوم میں چھوڑنے کا فیصلہ کرتا ہے، جبکہ بیٹی (پدمنی کولہاپورے) ان کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ یہ فلم زندگی کے اتار چڑھاؤ اور بزرگوں کے تئیں بچوں کے بدلتے رویے کو خوبصورتی سے پیش کرتی ہے۔ یہ فلم آشا تائی کے لیے بہت خاص تھی کیونکہ یہ ان کی ڈیبیو فلم تھی اور کہانی اتنی متاثر کن تھی کہ انہوں نے گلوکاری کے ساتھ ساتھ اداکاری کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ انہوں نے ۲۰۱۳ء میں دیے گئے ایک انٹرویو میں بتایا تھا کہ 'مائی' کا کردار انہیں بہت جذباتی لگا اور یہ کردار ان کی حقیقی زندگی کے کافی قریب بھی تھا۔ خاص بات یہ تھی کہ آشا جی نے فلم کے کسی بھی جذباتی سین میں رونے کے لیے گلیسرین کا استعمال نہیں کیا تھا، بلکہ ان کی آنکھوں میں خود بخود آنسو آ جاتے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ کردار میں خود کو اس قدر ڈبو دیتی تھیں کہ جذبات خود ہی ابھر آتے تھے۔ فلم 'مائی' سے پہلے ان کی بیٹی نے ۲۰۱۲ء میں خودکشی کر لی تھی، اور وہ ابھی اس صدمے سے نکل بھی نہیں پائی تھیں کہ ۲۰۱۵ء میں ان کے بیٹے کا کینسر کے باعث انتقال ہو گیا۔ چوکھے چوکھے کوتا بولو' اور'' گنجنے ڈولے جے بھومر'' جیسے گیتوں نے بنگالی سامعین کے دل جیت لیے۔ ان نغموں میں انہوں نے جس خوبصورتی سے الفاظ کے جذبات کو ادا کیا، وہ ان کی ہمہ جہت صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے۔ جنوبی ہندوستانی زبانوں میں بھی آشا بھوسلے کا جادو سر چڑھ کر بولا۔ تمل میں ''ویتیلا ویتیلا'' اور ''نی پارتھا پاروائی'' جیسے گیتوں کے ذریعے انہوں نے اپنی پہچان بنائی۔

ایک آواز، بے شمار زبانیں: ہندوستانی موسیقی کی عظیم گلوکارہ آشا بھوسلے کی لازوال گلوکاری

آشا بھوسلے نے 20 سے زائد زبانوں میں ہزاروں گیت گا کر موسیقی کی دنیا میں انمٹ نقوش چھوڑے۔ ان کی آواز نے ہر نسل اور ہر زبان کے دلوں کو چھوا اور ان کا فن ہمیشہ زندہ رہے گا

آشا بھوسلے نے 20 سے زائد زبانوں میں ہزاروں گیت گا کر موسیقی کی دنیا میں انمٹ نقوش چھوڑے۔ ان کی آواز نے ہر نسل اور ہر زبان کے دلوں کو چھوا اور ان کا فن ہمیشہ زندہ رہے گا۔ آشا بھوسلے ہندوستانی موسیقی کی عظیم گلوکارہ آشا بھوسلے اب ہمارے درمیان موجود نہیں رہیں، لیکن ان کی آواز آج بھی ہر زبان، ہر لے اور ہر دل میں زندہ ہے۔ 92 برس کی عمر میں ان کے انتقال کی خبر نے پورے ملک کو غمزدہ کر دیا۔ وہ فن کی ایسی مثال تھیں جنہوں نے اپنی آواز کے ذریعے زبانوں کی حدیں مٹا دیں۔ اپنے طویل کیریئر کے دوران آشا بھوسلے نے 20 سے زیادہ ہندوستانی اور غیر ملکی زبانوں میں 12 ہزار سے زائد گیت گائے، جو اپنے آپ میں ایک غیر معمولی کارنامہ ہے۔ اسی نمایاں کامیابی کے سبب ان کا نام گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈز میں بھی درج کیا گیا۔ آشا بھوسلے نے صرف ہندی ہی نہیں بلکہ کئی زبانوں میں اپنی آواز کا جادو جگایا۔ ہندی میں ان کے گائے ہوئے ''پیا تو اب تو آجا''، ''دم مارو دم''، ''یہ میرا دل'' اور ''چرا لیا ہے تم نے'' جیسے نغمے آج بھی ہر نسل میں مقبول ہیں۔ ان گیتوں میں ان کی توانائی اور منفرد انداز صاف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ مراٹھی، جو ان کی مادری زبان تھی، میں بھی انہوں نے کئی یادگار گیت پیش کیے۔ ''بگڈی ماجی سانڈلی'' اور ''ماجھے بھاؤلا'' جیسے نغموں نے انہیں نئی شناخت دی اور علاقائی موسیقی میں ان کا مقام مستحکم کیا۔ بنگالی زبان میں بھی ان کی خدمات قابلِ ذکر رہیں۔ ''چوکھے چوکھے کوتا بولو'' اور ''گنجنے ڈولے جے بھومر'' جیسے گیتوں نے بنگالی سامعین کے دل جیت لیے۔ ان نغموں میں انہوں نے جس خوبصورتی سے الفاظ کے جذبات کو ادا کیا، وہ ان کی ہمہ جہت صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے۔ جنوبی ہندوستانی زبانوں میں بھی آشا بھوسلے کا جادو سر چڑھ کر بولا۔ تمل میں ''ویتیلا ویتیلا'' اور ''نی پارتھا پاروائی'' جیسے گیتوں کے ذریعے انہوں نے اپنی پہچان بنائی۔ اسی طرح تیلگو اور ملیالم میں بھی انہوں نے متعدد فلموں کے لیے گیت گائے اور اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ان کی آواز ہر زبان میں اس قدر فطری لگتی تھی کہ سننے والا یہ محسوس ہی نہیں کرتا تھا کہ وہ اس زبان کی اصل گلوکارہ نہیں ہیں۔ آشا بھوسلے کے کچھ مقبول بھوجپوری گیت بھی رہے، جن میں ''مورے ہوتھوا سے نقضیا''، ''گور کی پتر کی رے'' اور ''راجا توری بگیا سے'' شامل ہیں، جنہوں نے علاقائی موسیقی میں بھی انہیں نمایاں مقام دیا۔ اردو اور غزل کے میدان میں بھی ان کا کردار بے حد اہم رہا۔ ''دل چیز کیا ہے''، ''ان آنکھوں کی مستی کے'' اور ''یہ کیا جگہ ہے دوستو'' جیسے گیتوں نے انہیں ایک منفرد مقام عطا کیا اور ان کے فن کو نئی بلندیوں تک پہنچایا۔ آشا بھوسلے کی سب سے بڑی خوبی ان کی ہمہ جہت صلاحیت تھی۔ انہوں نے پاپ، بھجن، غزل، قوالی اور کلاسیکی موسیقی کے ہر انداز میں خود کو منوایا۔ ''رادھا کیسے نہ جلے'' اور ''کمبخت عشق'' جیسے جدید گیتوں

سے لے کر روایتی بھجن تک، ہر صنف میں انہوں نے اپنی الگ پہچان قائم کی۔ ان کی آواز نہ صرف موسیقی بلکہ ثقافتوں کے درمیان ایک مضبوط پل تھی، جو ہمیشہ زندہ رہے گی۔ معروف گلوکارہ آشا بھوسلے اب ہمارے درمیان نہیں رہیں۔ 92 سال کی عمر میں انہوں نے اس دنیا کو الوداع کہہ دیا ہے۔ تقریباً 7 دہائیوں تک فلمی دنیا میں اپنی سریلی آواز کا جادو چلانے والی گلوکارہ کو ہفتہ (11 اپریل) کو طبیعت خراب ہونے کے باعث اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال کے ایمرجنسی میڈیکل سروسز یونٹ میں ان کا علاج چل رہا تھا۔ پوری دنیا میں موجود ان کے مداح دعائیں کر رہے تھے، مگر اتوار کے روز گلوکارہ نے دنیا کو الوداع کہہ دیا۔ ان کے بیٹے آنند بھوسلے نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے موت کی خبر کی تصدیق کی۔ واضح رہے کہ ہفتہ کو آشا بھوسلے کی طبیعت بگڑنے کی خبر آئی تھی۔ گلوکارہ کی پوتی زنائی بھوسلے نے 'انسٹاگرام' پوسٹ کے ذریعے ان کی صحت کے بارے میں بتاتے ہوئے لکھا تھا کہ ''شدید تھکن اور سینے میں انفیکشن کی وجہ سے انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری پرائیویسی کا احترام کریں۔ ان کا علاج چل رہا ہے اور امید ہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا''۔ گلوکارہ کی طبیعت خراب ہونے کے بعد اسپتال کے باہر مداحوں کی بھیڑ جمع ہونے لگی تھی، ساتھ ہی آشا بھوسلے کی رہائش گاہ کے باہر بھی ان کے چاہنے والے اکٹھے ہونے لگے تھے۔ سب کو امید تھی کہ گلوکارہ صحت یاب ہو کر لوٹیں گی، مگر مداحوں کی یہ امید ٹوٹ گئی۔ آشا بھوسلے کی آخری رسومات پیر (13 اپریل) کو ادا کی جائیں گی۔ گلوکارہ کے جسد خاکی کو صبح 11 بجے لوئر پرل میں واقع ان کی رہائش گاہ پر آخری دیدار کے لیے رکھا جائے گا۔ شام 4 بجے دادر کے شیواجی پارک میں ان کی آخری رسومات ادا کی جائیں گی۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں ان کی بہن لتا منگیشکر کی بھی آخری رسومات ادا کی گئی تھیں۔ قابل ذکر ہے کہ 8 ستمبر 1933 کو آشا بھوسلے کی پیدائش موسیقی سے وابستہ ایک خاندان میں ہوئی۔ ان کے والد پنڈت دینا ناتھ منگیشکر ایک اداکار اور کلاسیکی گلوکار تھے۔ آشا بھوسلے معروف گلوکارہ لتا منگیشکر کی چھوٹی بہن تھیں۔ جب آشا بھوسلے محض 9 سال کی تھیں، تبھی ان کے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ان کا خاندان پونے سے کولہاپور اور بعد میں ممبئی آ گیا۔ بڑی بہن لتا منگیشکر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہ بھی موسیقی کی دنیا میں آ گئیں۔ آشا بھوسلے نے پہلا گانا مراٹھی فلم 'ماجھا بال' (1943) میں 'چلا چلا ناؤ والا' گایا تھا، جبکہ بالی ووڈ میں ان کا پہلا گانا فلم 'چُنریا' (1948) میں 'ساون آیا' تھا۔ یہاں سے شروع ہونے والا موسیقی اور گیتوں کا سفر 5 دہائیوں سے زیادہ عرصے تک جاری رہا اور دیکھتے ہی دیکھتے آشا بھوسلے ہندوستانی موسیقی کی عظیم شخصیات میں شامل ہو گئیں۔